

دیگر نسخوں میں پانی جانے والی کثیر اغلاط سے پاک

116

# کتاب الصوفی

تألیف

حافظ عبدالرحمن امرتسری مرحوم

مکتبہ قاسمیہ

۱۷- اردو بازار لاہور



دیگر نسخوں میں باقی جانے والی کثیر اغلاط سے پاک



# کتاب الضرف

تألیف

حافظ عبدالرحمن امرتسری مرحوم

مکتبہ قاسمیہ

۱۷- اردو بازار لاہور



# فہرست مضامین

60037

| صفحہ | مضامین                | صفحہ | مضامین              |
|------|-----------------------|------|---------------------|
| ۲۸   | اسم فاعل و اسم مفعول  | ۲    | تقریفات             |
| ۲۸   | صفت مشبہ              | ۲    | ماضی کا بیان        |
| ۲۸   | مبالغہ و اسم تفضیل    | ۸    | صیغوں کی شناخت      |
| ۲۸   | اسم آلہ و اسم ظرف     | ۹    | امثله مشتقیہ        |
| ۲۸   | ابنیہ کی بحث          | ۱۰   | ماضی مجہول کا بیان  |
| ۲۸   | ثلاثی مجرد کی بحث     | ۱۱   | مضارع کا بیان       |
| ۲۸   | ثلاثی مزید فیہ کی بحث | ۱۳   | صیغوں کی شناخت      |
| ۲۸   | ابواب ثلاثی مزید فیہ  | ۱۴   | امثله مشتقیہ        |
| ۲۸   | ملحق بر باعی کا بیان  | ۱۵   | مضارع مجہول کا بیان |
| ۲۸   | ہفت اقسام کا بیان     | ۱۶   | ماضی کی قسمیں       |
| ۲۸   | تصرفات لفظ کا بیان    | ۱۶   | مضارع کے تغیرات     |
| ۲۸   | مثال کی بحث           | ۱۸   | نفی مضارع           |
| ۲۸   | مثال ابواب مزید فیہ   | ۲۰   | نون تاکید           |
| ۲۸   | اجوف کی بحث           | ۲۳   | امر کا بیان         |
| ۲۸   | مضارع معروف           | ۲۵   | نہی کا بیان         |
| ۲۸   | مضارع مجہول           | ۲۶   | اسم کی بحث          |



| صفحہ | مضامین                         | صفحہ | مضامین | صفحہ                                 |
|------|--------------------------------|------|--------|--------------------------------------|
| ۹۷   | خواص ابواب ثلاثی مزید فیہ      | ۵۹   | ۶۱     | ۳۶ تاکید                             |
| ۹۹   | بقیہ خواص ابواب ثلاثی مزید فیہ | ۶۱   | ۶۲     | ۳۷ امر نہی                           |
| ۱۰۰  | بقیہ خواص                      | ۶۲   | ۶۳     | ۳۸ اسم فاعل و اسم مفعول              |
| ۱۰۱  | بقیہ خواص                      | ۶۳   | ۶۴     | ۳۹ اجوف کے ابواب مزید فیہ و سوالات   |
| ۱۰۲  | بقیہ خواص                      | ۶۴   | ۶۵     | ۴۰ ناقص کی بحث                       |
| ۱۰۳  | خواص ابواب رباعی               | ۶۵   | ۶۶     | ۴۱ ماضی مجہول                        |
| ۱۰۴  | اسم جامد کے اوزان              | ۶۶   | ۶۷     | ۴۲ مضارع معروف                       |
| ۱۰۵  | مصدر کا بیان                   | ۶۷   | ۶۸     | ۴۳ مضارع مجہول                       |
| ۱۰۶  | مصدر کا بیان                   | ۶۸   | ۶۹     | ۴۴ تاکید وغیرہ                       |
| ۱۰۷  | تائید کا بیان                  | ۶۹   | ۷۰     | ۴۵ امر و نہی وغیرہ                   |
| ۱۱۰  | تشنیہ و جمع کا بیان            | ۷۰   | ۷۱     | ۴۶ لطف کی بحث                        |
| ۱۱۲  | جمع کے اوزان                   | ۷۱   | ۷۲     | ۴۷ ناقص کے ابواب مزید فیہ            |
| ۱۱۴  | نسبت کا بیان                   | ۷۲   | ۷۳     | ۴۸ مضاعف کی بحث                      |
| ۱۱۶  | تفسیر کا بیان                  | ۷۳   | ۷۴     | ۴۹ تاکید وغیرہ                       |
| ۱۱۹  | عرفہ و نکرہ کا بیان            | ۷۵   | ۷۵     | ۵۰ مضاعف کے ابواب                    |
| ۱۲۱  | بقیہ ضماائر                    | ۷۶   | ۷۶     | ۵۱ مزید فیہ اور سوالات               |
| ۱۲۲  | اسمائے اشارہ و موصولات         | ۷۷   | ۷۷     | ۵۲ ہمزہ کی بحث                       |
| ۱۲۳  | اسمائے اعداد کا بیان           | ۷۸   | ۷۸     | ۵۳ ہمزہ کے ابواب مجرد                |
| ۱۲۵  | حرف کی بحث                     | ۸۰   | ۸۰     | ۵۴ ہمزہ کے ابواب مزید فیہ اور سوالات |
| ۱۲۶  | حرف غیر عاملہ                  | ۸۱   | ۸۱     | ۵۵ مرکبات کی بحث                     |
|      | کا بیان                        | ۸۱   | ۸۲     | ۵۶ خواص ابواب ثلاثی مجرد             |
|      | قیمت بالخیر                    |      | ۹۶     | ۵۸ بقیہ خواص الالبواب                |

# کتاب القصر

## سبق نمبر

صرف کی تعریف - صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کر کے کلمہ کی تعریف اور تقسیم، جو لفظ یا معنی اور مفرد ہو اس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی مستقبل اور حال میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد) جَمَارٌ (گدھا)۔

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دو سے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔ جیسے مِنْ (سے) اِلَى (تک)۔

اسم فعل اور حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں سمجھی جاسکتی ہے اَمَّنْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اسمیں "آمنت" فعل "ب" حرف "اللہ" اسم ہے۔

تنبیہ فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں بالکل نہیں چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔



# فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر۔  
ماضی وہ فعل ہے جس سے کام کا زمانہ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے

جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا)

مضارع وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ آئندہ میں

ہونا سمجھا جائے، جیسے یَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے۔

اَكْتُبْ (لکھ)

تنبیہ: بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم نہی کو قرار دیا ہے۔

یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے جیسے لَا تَكْتُبْ (مت لکھ) مگر حقیقت

میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے۔ (دیکھو صفحہ ۲۵)

لازم و متعدی۔ جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے اُسے

لازم کہتے ہیں جیسے۔ ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی

ضرورت ہو اسے متعدی جیسے شَرِبَ زَيْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)

معروف مجہول اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے معروف

کہیں گے جیسے خَلَقَ اللهُ (اللہ نے پیدا کیا) يَخْلُقُ اللهُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کریگا)

اور اگر مفعول کی طرف ہو تو مجہول کہلائے گا، جیسے۔ فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا

گیا) يَفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا)۔

مثبت و منفی۔ اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اس کو مثبت کہیں

گے جیسے خَلَقَ وَ يَخْلُقُ ورنہ منفی جیسے۔ مَا خَلَقَ وَلَا يَخْلُقُ۔ (نہیں پیدا کیا اس

نے اور نہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا وہ)



# سبق نمبر ۲

## ماضی کا بیان!

فعل ماضی کے جتنے صیغے اردو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ان کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس زیادت کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا یا متکلم ہوگا یا مخاطب یا غائب پھر اس میں سے ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع کرنا بھی ضروری ہے پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں جس کے متعلق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضروری تھے۔

- ۳ صیغے مذکر متکلم کے لئے
- ۳ صیغے مؤنث متکلم کے لئے
- ۳ صیغے مذکر مخاطب کے لئے
- ۳ صیغے مؤنث مخاطب کے لئے
- ۳ صیغے مذکر غائب کے لئے
- ۳ صیغے مؤنث غائب کے لئے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آتے ہیں، چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں ان کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔

## تنبیہ

سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے۔





# بحث اثبات فعل فاعلی معروف

| معنی                              | صیغہ         | گردان       |
|-----------------------------------|--------------|-------------|
| کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں | مذکر<br>مؤنث | فَعَلَ      |
| کیا ان دو مردوں نے                |              | فَعَلَا     |
| کیا ان سب مردوں نے                |              | فَعَلُوا    |
| کیا اس ایک عورت نے                | مذکر<br>مؤنث | فَعَلَتْ    |
| کیا ان دو عورتوں نے               |              | فَعَلَتَا   |
| کیا ان سب عورتوں نے               |              | فَعَلْنَ    |
| کیا تو ایک مرد نے                 | مذکر<br>مؤنث | فَعَلْتُ    |
| کیا تم دو مردوں نے                |              | فَعَلْتُمَا |
| کیا تم سب مردوں نے                |              | فَعَلْتُمْ  |
| کیا تو ایک عورت نے                | مذکر<br>مؤنث | فَعَلْتِ    |
| کیا تم دو عورتوں نے               |              | فَعَلْتُمَا |
| کیا تم سب عورتوں نے               |              | فَعَلْتُنَّ |
| کیا میں ایک مرد                   | مذکر<br>مؤنث | فَعَلْتُ    |
| یا ایک عورت نے                    |              |             |
| کیا ہم دو مردوں                   | مذکر<br>مؤنث | فَعَلْنَا   |
| یا دو عورتوں یا سب مردوں          |              |             |
| یا سب عورتوں نے                   |              |             |

فَعَلْتُمَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔  
 فَعَلْتُ یہ صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔  
 فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مؤنث اور جمع مذکر مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

# سبق نمبر

## صیغوں کی شناخت اور علامتیں

سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔  
 میں "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔  
 میں "و" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔  
 میں "ت" ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔  
 میں "ا" علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور "ت" علامت تانیث ہے۔  
 میں "ن" مفتوح علامت جمع مؤنث غائب و ضمیر فاعل ہے۔  
 میں "ت" مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے۔  
 میں "تُمَا" کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مؤنث مخاطب ہوتی ہے۔  
 میں "تَم" علامت ضمیر جمع مذکر مخاطب ہے۔  
 میں "ت" مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مؤنث مخاطب ہے۔  
 میں "تُنَّ" ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث مخاطب ہے۔  
 میں "ت" مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔  
 میں "نا" ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔  
 فَعَلَ اور فَعَلْتَ کا فاعل کبھی انکے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے فَعَلَ زَيْدٌ اور فَعَلْتَ هَيْدٌ اور کبھی پوشیدہ جیسے زَيْدٌ فَعَلَ اے هُوَ وَ هَيْدٌ فَعَلْتَ۔ اے هِيَ۔

فَعَلَ  
 فَعَلَا  
 فَعَلُوا  
 فَعَلْتُ  
 فَعَلْنَا  
 فَعَلْنَ  
 فَعَلْتُ  
 فَعَلْتُمَا  
 فَعَلْتُمْ  
 فَعَلْتُ  
 فَعَلْتُمَا  
 فَعَلْتُنَّ  
 فَعَلْتُ  
 فَعَلْنَا  
 فائدة

فَعَلُوا کے آخر میں جوائف لکھا جاتا ہے وہ واو جمع اور واو عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے۔

# سبق نمبر

امثلہ مشتقہ ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم جیسے فَعُلَ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں، ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو۔

فَعَلَ کی مثالیں - فَتَحَ (اس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا)

اَكَلَ (اس نے کھایا) غَسَلَ (اس نے دھویا) ذَهَبَ

(وہ گیا) ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی)

شَرِبَ (اس نے پیا) لَبَسَ (اس نے پہنا) سَمِعَ (اس نے سنا)

عَلِمَ (اس نے جانا) جَهَدَ (اس نے زحمانا)

شَهِدَ (اس نے گواہی دی) فَوِّهَ (اس نے سمجھا)

حَسِبَ (اس نے گمان کیا)

بَعُدَ (وہ دور ہوا) قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) كَثُرَ (وہ زیادہ ہوا)

كُرُمَ (وہ بزرگ ہوا) شَرُفَ (وہ شریف ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا)

كَبُرَ (وہ بزرگ ہوا) ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا)

سوالیات (۱) جَلَسَتْ . دَخَلْتُمَا . أَكَلْنَا . شَرِبْنَا . کیا کیا صیغے

ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں -

(۲) سَمِعْتُ . سَمِعْتِ . سَمِعْتُ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟ -

(۳) كَثُرُوا . كَثُرْنَ . كَثُرْتَنِ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب سَمِعَ سے تشبیہ مؤنث غائب کُرُمَ سے تشبیہ

منکلم کیا ہوگا؟

(۵) عسری میں ترجمہ کرو۔

اس عورت نے گواہی دی میں نے سنا وہ مرد بزرگ ہوا تم سب نے کیا تھا۔

# سبق نمبر ۵

ماضی مجہول کا بیان ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زبرد بجائے اور تیسرا حرف اپنی اصلی حالت پر رہے گا جیسے فَعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی۔

## بحث اثبات ماضی مجہول

| واحد      | تثنیہ       | جمع         | قسم فاعل          |
|-----------|-------------|-------------|-------------------|
| فَعِلَ    | فَعِلَا     | فَعِلُوا    | مذکر غائب         |
| فَعِلْتَ  | فَعِلْتَا   | فَعِلْتُمْ  | مؤنث غائب         |
| فَعِلْتِ  | فَعِلْتُمَا | فَعِلْتُمْ  | مذکر مخاطب        |
| فَعِلْتِ  | فَعِلْتُمَا | فَعِلْتُنَّ | مؤنث مخاطب        |
| فَعِلْتُو | فَعِلْتُمَا | فَعِلْتُمْ  | مذکر و مؤنث متکلم |

امثلہ مشتقہ ماضی معروف کے دو سکر حرف کو فتح کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں، مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ پس مجہول میں یوں کہیں گے "فَعِلَ" (وہ کھولا گیا) فَعِلْتَ (تو کھولا گیا) فَعِلْتِ (تو کھولا گیا) فَعِلْتِ (تو کھولا گیا) فَعِلْتِ (تو کھولا گیا)۔

یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے، جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا جیسے جَلَسَ - خَرَجَ - كَرُمَ - بَعُدَ وغیرہ۔

ماؤلا کا استعمال - یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ ماتنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ رَأْسُنِي (میں نے نہیں کیا) اور لاکے واسطے مکرر آنا لازم ہے جیسے لَأَصْدُقَ وَلَا أَصْلَحَ - نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

ماضی کے دیگر اقسام یعنی قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ ۱۶ میں دیکھو۔



# سبق نمبر ۶

## مضارع کا بیان

مضارع بنانے کا قاعدہ:- مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا، ت، ی، ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے۔

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب۔  
ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور چھ مذکر مؤنث مخاطب۔

۱۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم۔

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔

اعراب:- مضارع کا حرف آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے، واحد مذکر غائب

اور واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر۔

چار تثنیوں کے آخر میں ن مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد

مؤنث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو نون اعرابی

کہتے ہیں۔

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے مگر اسکو

نون ضمیر کہتے ہیں، یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں، چنانچہ اس کی تفصیل گردان

صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی۔

۱۔ یہ چاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اکتین ہوتا ہے۔

۲۔ نون اعرابی کہتے ہیں کہ یہ نون بروض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے۔

# بحث اثبات فعل مضارع معروف

| معنی  | صیغہ         | گردان                |
|---|--------------|----------------------|
| کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد اب یا آئندہ<br>کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد<br>کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد<br>کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت<br>کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں<br>کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں | مذکر<br>مؤنث | یَفْعَلُ واحد        |
|   |              | یَفْعَلَانِ تثنیہ    |
|   |              | یَفْعَلُونَ جمع      |
|   |              | تَفْعَلُ واحد        |
|   |              | تَفْعَلَانِ تثنیہ    |
|   |              | تَفْعَلْنَ جمع       |
| کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد اب یا آئندہ<br>کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد<br>کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد<br>کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت<br>کرتی ہو یا کرو گی تم دو عورتیں<br>کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں         | مذکر<br>مؤنث | تَفْعَلُ واحد        |
|   |              | تَفْعَلَانِ تثنیہ    |
|   |              | تَفْعَلُونَ جمع      |
|   |              | تَفْعَلِينَ واحد     |
|   |              | تَفْعَلَانِ تثنیہ    |
|   |              | تَفْعَلْنَ جمع       |
| کرتا ہوں یا کروں گا میں<br>ایک مرد یا ایک عورت  | مؤنث<br>مذکر | أَفْعَلُ واحد        |
|   |              | تَفْعَلُ تثنیہ و جمع |
| کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد<br>یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد<br>یا ہم سب عورتیں۔ اب یا آئندہ  | مؤنث<br>مذکر | تَفْعَلُ             |
|   |              | تَفْعَلُ             |

تَفْعَلُ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَفْعَلَانِ یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

أَفْعَلُ میں مذکر مؤنث واحد متکلم اور تَفْعَلُ میں تثنیہ و جمع اور نیز مذکر مؤنث متکلم مشترک ہے۔

# سبق نمبر

## صیغوں کی شناخت اور علامتیں

|             |   |
|-------------|---|
| یَفْعَلُ    | میں ہی حرف مضارع اور علامتِ غائب ہے۔  |
| يَفْعَلَانِ | میں ہی حرف مضارع اور نیز علامتِ غیبت ہے اور علامتِ تشنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔  |
| يَفْعَلُونَ | میں ہی حرف مضارع اور علامتِ غیبت ہے اور علامتِ جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔        |
| تَفْعَلُ    | میں ت حرف مضارع و علامتِ غیبت ہے۔   |
| تَفْعَلَانِ | میں ت حرف مضارع و علامتِ غیبت اور علامتِ تشنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔              |
| يَفْعَلُنَّ | میں ی حرف مضارع اور علامتِ غیبت اور نون ضمیر جمع مؤنث فاعل ہے۔                                  |
| تَفْعَلُ    | میں ت حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے  |
| تَفْعَلَانِ | میں ت حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور علامتِ تشنیہ   |
| تَفْعَلُونَ | میں ت حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور و ن مثل یفعلون کے  |
| تَفْعَلِينَ | میں ت حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور ی علامتِ واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔ |
| تَفْعَلَانِ | میں ت حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور الف و نون مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ہے۔                    |
| تَفْعَلُنَّ | میں ت حرف مضارع اور علامتِ خطاب اور نون مثل یفعلن کے  |
| أَفْعَلُ    | میں ا حرف مضارع اور علامتِ واحد متکلم۔  |
| نَفْعَلُ    | میں ن حرف مضارع اور علامتِ متکلم مع الغیر۔  |

# سبق نمبر

امثلہ مشقیہ۔ مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے **يَفْعَلُ** اور کبھی مکسور جیسے **يَفْعَلُ** اور کبھی مضموم جیسے **يَفْعَلُ** امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں، ان کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو۔

**يَفْعَلُ** کی مثالیں۔ **يَذُھِبُ** (وہ جاتا ہے یا جائیگا) **يَفْتَحُ** (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) **يَشْرَبُ** (وہ پیتا ہے یا پیے گا) **يَسْمَعُ** (وہ سنتا ہے یا سنے گا) **يَفْعَلُ** کی مثالیں۔ **يَجْلِسُ** (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا) **يَضْرِبُ** (وہ مارتا ہے یا مارے گا) **يَغْسِدُ** (وہ دھوتا ہے یا دھوئیگا) **يَحْسِبُ** (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا) **يَفْعَلُ** کی مثالیں۔ **يَدْخُلُ** (وہ اندر آتا ہے یا آئے گا) **يَاكُلُ** (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا) **يَنْصُرُ** (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا) **يَكْرُمُ** (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا)۔

سوالات (۱) **يَجْلِسُونَ**۔ **تَدْخُلُونَ**۔ **تَاكْلِبِينَ**۔ **يَشْرَبُونَ**۔ کیا

کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں ؟

(۲) **تَفْتَحَانِ** کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ؟

(۳) **يَضْرِبُونَ**۔ **تَضْرِبِينَ**۔ **أَضْرِبُ** کیا کیا صیغے ہیں ؟

اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں ؟

(۴) **ضَرَبَ** سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور **سَمِعَ** سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا ؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو :-

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤں گا۔ وہ دونوں جاتی ہیں۔ ہم سب مار رہے ہیں تو سنی ہے ؟



# سبق نمبر

مضارع مجہول کا بیان :- مضارع مجہول مضارع معروف سے بتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا۔ جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے وہ کیا جائے گا)۔  
گردان اس طرح آئے گی

## بحث اثبات فعل مضارع مجہول

| واحد        | تثنیہ       | جمع         | قسم فاعل   |
|-------------|-------------|-------------|------------|
| يَفْعَلُ    | يُفْعَلَانِ | يُفْعَلُونَ | مذکر غائب  |
| تُفْعَلُ    | تُفْعَلَانِ | تُفْعَلْنَ  | مؤنث غائب  |
| تُفْعَلُ    | تُفْعَلَانِ | تُفْعَلُونَ | مذکر مخاطب |
| تُفْعَلِينَ | تُفْعَلَانِ | تُفْعَلْنَ  | مؤنث مخاطب |
| أُفْعَلُ    |             |             | مذکر ومؤنث |
|             |             | تُفْعَلُ    | متکلم      |

امثلہ مشتقیہ :- مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتح کسرہ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اس لیے مجہول میں اس طرح کہا جائے گا۔  
يُفْعَلُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)۔  
يُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا) يُعْطَى (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)۔  
یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے۔

ماو لا کا استعمال :- مضارع پر جب حرف نفی لا یا ما زیادہ کیا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بنتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا جیسے لَا يَفْعَلُ۔ مَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا یا نہیں کریگا) لَا يَفْعَلُ

مَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)۔

# سبق نمبر

عربی صرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے، جو ماضی مطلق کے معنی دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانے چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق بنیں گے

(۱) ماضی قریب - جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے، جیسے قَدْ شَرَبَ (اس نے مارا ہے) قَدْ شَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور رہتا ہے، کوئی تغیر اس میں نہیں ہوتا۔

(۲) ماضی بعید و استمراری - ماضی مطلق کے ابتدا میں گانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے، گردان کرنے میں جس طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے، اسی طرح گانَ میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو گانَ کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں۔

گانَ - گانا - گانُوا - گانتَ - گانتَا - کنَّ - کنتَ - کنتَا -  
کنتم - کنتِ - کنتَا - کنتُنَّ - کنتِ - کنتَا -

پس ماضی بعید یوں آئے گی گانَ شَرَبَ (اُس نے پیا تھا) کنتَ شَرَبْتُ (میں نے پیا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی - گانَ - يَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کنتَ اشْرَبُ (میں پیتا تھا)

## سوالات

- (۱) جلس سے ماضی بعید اور اکل سے ماضی استمراری کی گردان کرو؟
- (۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو گانَ شَرَبْتُ - گانُوا سَمِعَ كُنَّ كَرُمْتُنَّ -
- (۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ؟
- گانتَ - يجلسُ - کنتِ - شَرَبْتُ - کنتُم - اكلَا،
- (۴) عربی میں ترجمہ کرو۔

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی تھیں۔ اس مرد نے مدد کی تھی تم کھولا کرتے تھے۔  
میں گمان کیا کرتا تھا۔

# سبق کا نصاب

## مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اس کا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتداء میں بعض خاص حروف کے آنے سے کبھی معنی میں اور کبھی معنی اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) تغیرات معنوی۔ لام مفتوح۔ زمانہ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ (البتہ مجھے غم میں ڈالتا ہے) اور سَیَأْتِیْكَ زَمَانٌ مُّسْتَقْبَلٌ كَ سَاثِحٌ جِیسے سَیَقْرَأُ (تھوڑی دیر میں پڑھے گا)۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ س مستقبل قریب کے لئے آتا ہے، اور سَیَ مستقبل

بعید کے لئے۔ (۲) تغیرات لفظی و معنوی۔ تین قسم کے حروف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں۔

ناصب۔ جازم۔ نون تاکید پہلی دونوں قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حرف سے مل کر۔ ہر ایک کا تغیر حسب ذیل ہے۔ (۱) لَنْ۔ یہ حرف ناصب ہے۔ مضارع کے آخر کو ناصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے جیسے۔ لَنْ یَفْعَلُ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید بَلَنْ کہتے ہیں۔

(۲) لَمْ۔ لام امر۔ لاءِ نہی یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے۔ لَمْ یَفْعَلْ (اُس نے نہیں کیا) اس کو نفی جزم بَلَمْ کہتے ہیں۔ لام امر اور لاءِ نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہوتا ہے جیسے۔ لَیَفْعَلْ (اس کو کرنا چاہیے) (اس کو نہ کرنا چاہیے)۔

۱۔ فعل مضارع نواصب لَنْ کے سوا تین حرف اور ہیں۔ اَنْ۔ كِیْ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے۔

۲۔ فعل مضارع کے جوازم لَمْ لام امر۔ لاءِ نہی کے سوا دس حرف اور ہیں۔ اِنْ لَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں۔

پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دو سکے کو مضارع بہ لا نہیں کہتے ہیں، لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

(۳) نون تاکید :- یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ "نون مضارع کے آخر حرف کو فتح اور معنی تاکید مع خصوصیت زمانہ مستقبل کے دیتا ہے جیسے۔ لَيَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کرے گا) اس کو مضارع موكد بلام تاکيد و نون تاکيد کہتے ہیں :-

فائدہ :- لام امر اور لائے نہیں کے تغیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنی کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے اس لئے ان دونوں کا بیان امر کے بعد کیا جائے گا۔

## سبق نمبر

نفي تاکيد نلن - جب مضارع پر حرف لن آتا ہے تو واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

نفي حجد بلم - لم جب مضارع پر آتا ہے تو ان تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرف لن نے نصب دیا تھا، اگر ان صیغوں کے آخر میں حرف علت ہو تو گر جاتا ہے جیسے لَمْ يَدْعُ لَمْ يَكْرِهْ لَمْ يَجْشْ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ يَدْعُو يَكْرِهُ يَجْشُ تھا۔ لم کے آنے سے حرف علت گر گیا۔ باقی صیغوں میں لم کا عمل بعینہ لن کا سا ہوتا ہے۔

اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی "اَنا" بھی آجاتا ہے۔ جیسے :- اِمَّا يَبْلُغَنَّ اِمَّا تَرَيْنَّ :-

لہ حرف علت تین ہیں۔ وَاو۔ الف۔ يَا۔ ان کے مفصل احکام باب التعلیل میں دیکھو۔

بحث نفی تاکید بکن  
فعل مضارع معروف

بحث نفی جحد بکم فعل  
مضارع معروف

| عمل لن          | گردان           | عمل لم  | گردان           |
|-----------------|-----------------|---------|-----------------|
| نصب آخر         | لَمْ يَفْعَلْ   | جزم آخر | لَمْ يَفْعَلْ   |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ يَفْعَلَا  | مثل لن  | لَمْ يَفْعَلَا  |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ يَفْعَلُوا | مثل لن  | لَمْ يَفْعَلُوا |
| نصب آخر         | لَمْ تَفْعَلْ   | جزم آخر | لَمْ تَفْعَلْ   |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ تَفْعَلَا  | مثل لن  | لَمْ تَفْعَلَا  |
| *               | لَمْ يَفْعَلَنْ | *       | لَمْ يَفْعَلَنْ |
| نصب آخر         | لَمْ تَفْعَلْ   | جزم آخر | لَمْ تَفْعَلْ   |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ تَفْعَلَا  | مثل لن  | لَمْ تَفْعَلَا  |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ تَفْعَلُوا | مثل لن  | لَمْ تَفْعَلُوا |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ تَفْعَلِي  | مثل لن  | لَمْ تَفْعَلِي  |
| سقوط نون اعرابی | لَمْ تَفْعَلَا  | مثل لن  | لَمْ تَفْعَلَا  |
| *               | لَمْ تَفْعَلَنْ | *       | لَمْ تَفْعَلَنْ |
| نصب آخر         | لَمْ أَفْعَلْ   | جزم آخر | لَمْ أَفْعَلْ   |
| نصب آخر         | لَمْ تَفْعَلْ   | جزم آخر | لَمْ تَفْعَلْ   |

تنبیہ :- مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو۔ نفی تاکید بکن  
مجہول۔ لَمْ يَفْعَلْ۔ لَمْ يَفْعَلَا۔ لَمْ يَفْعَلُوا۔ لَمْ تَفْعَلْ۔ لَمْ تَفْعَلَا۔ لَمْ تَفْعَلُوا۔ لَمْ تَفْعَلِي۔ لَمْ تَفْعَلَا۔ لَمْ تَفْعَلَنْ :- الخ

نفی جحد بکم مجہول :- لَمْ يَفْعَلْ۔ لَمْ يَفْعَلَا۔ لَمْ يَفْعَلُوا۔ لَمْ تَفْعَلْ۔ لَمْ تَفْعَلَا۔ لَمْ تَفْعَلُوا۔ لَمْ تَفْعَلِي۔ لَمْ تَفْعَلَا۔ لَمْ تَفْعَلَنْ :- الخ

# سبق نمبر ۱۳

## نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں، ایک نون ثقیلہ جو مشدد ہوتا ہے، دوسرا نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے، ان دونوں کے احکام حسب ذیل ہیں۔

(۱) نون ثقیلہ کے احکام :- نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آنے سے ساتوں نون اعرابی گر جاتے ہیں جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے حتیٰ بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے پیچھے الف فاصل لایا جاتا ہے، تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہو جاتے ہیں ثقل نہ واقع ہو)۔

نون ثقیلہ کا ما قبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں الف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور۔ اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح :-

(۲) نون خفیفہ کے احکام :- نون خفیفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں نون ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے) اور وہ آٹھ صیغے ہیں ان مقامات پر نون خفیفہ کے ما قبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے۔

## فائدہ

نون ثقیلہ اور خفیفہ (دونوں) سے مضارع کے معنوں میں تاکید پیدا ہونے کے سوا نغظوں میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے، چنانچہ اگلے صفحے کی گردانوں سے بخوبی واضح ہوگا۔

بحث مضارع معروف  
بالام تاکید و نون خفیفه

بحث مضارع معروف  
بالام تاکید و نون ثقیله

گردان تغییرات بیاعت نون ثقیله

| گردان           | تغییرات بیاعت نون ثقیله   | گردان           | تغییرات بیاعت نون خفیفه    |
|-----------------|---------------------------|-----------------|----------------------------|
| لِیْفَعَلَنَّ   | فتحة آخر (وہ ضرور کرے گا) | لِیْفَعَلَنَّ   | مثل ثقیله (وہ ضرور کرے گا) |
| لِیْفَعَلَانِ   | سقوط نون اعرابی           | لِیْفَعَلَانِ   | مثل ثقیله                  |
| لِیْفَعَلُنَّ   | سقوط نون اعرابی و و       | لِیْفَعَلُنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلَنَّ   | فتحة آخر                  | لِتَفْعَلَنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلَانِ   | سقوط نون اعرابی           | لِتَفْعَلَانِ   | مثل ثقیله                  |
| لِیْفَعَلَنَّ   | زیادت الف فاصل            | لِیْفَعَلَنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلَنَّ   | فتحة آخر                  | لِتَفْعَلَنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلَانِ   | سقوط نون اعرابی           | لِتَفْعَلَانِ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلُنَّ   | سقوط نون اعرابی و و       | لِتَفْعَلُنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلِنَّ   | سقوط نون اعرابی و و       | لِتَفْعَلِنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلَاکَنْ | سقوط نون اعرابی           | لِتَفْعَلَاکَنْ | مثل ثقیله                  |
| لِتَفْعَلَنَّ   | زیادت الف فاصل            | لِتَفْعَلَنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لَا فَعَلَنَّ   | فتحة آخر                  | لَا فَعَلَنَّ   | مثل ثقیله                  |
| لِنَفْعَلَنَّ   | فتحة آخر                  | لِنَفْعَلَنَّ   | مثل ثقیله                  |

تنبیہ :- مجہول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے۔ دیکھو۔

مجہول بالون ثقیله | لِیْفَعَلَنَّ - لِیْفَعَلَانِ - لِیْفَعَلُنَّ - لِتَفْعَلَنَّ - لِتَفْعَلَانِ - لِتَفْعَلُنَّ - لِتَفْعَلِنَّ - لِتَفْعَلَاکَنْ - لِتَفْعَلَنَّ - لَا فَعَلَنَّ - لِنَفْعَلَنَّ

مجہول بالون خفیفه | لِیْفَعَلَنَّ x لِیْفَعَلَانِ x لِتَفْعَلَنَّ الخ

# تغیرات مضارع کی مشق

مثلاً ذیل میں مضارع کی حرکت عین کو مد نظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات کے معنی میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس پر غور کرو اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر جاؤ۔

يَفْعَلُ کی مثالیں :- كُنْ يَذْهَبُ . لَمْ يَذْهَبْ . كَيْذُ هَبْنِ . كَيْذُ هَبْنِ . كُنْ يَفْعَلُ . لَمْ يَفْعَلْ . كَيْفَتَحَنْ . كَيْفَتَحَنْ .

كُنْ يَشْرَبُ . لَمْ يَشْرَبْ . كَيْشْرَبْنِ . كَيْشْرَبْنِ .

لَنْ يَسْمَعَ . لَمْ يَسْمَعْ . كَيْسَمَعَنْ . كَيْسَمَعَنْ .

يَفْعَلُ اور يَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق ۵ میں مذکور ہوئی ہیں، طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سوالات :- (۱) كُنْ يَذْهَبْنِ . كُنْ تَشْرَبْنِ . لَنْ أَسْمَعْ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟ (۲) لَمْ تَجْلِسُوا . لَمْ تَضْرِبْنِي . لَمْ تَدْخُلِي . اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) كَيْجَسِبَنَّ . كَيْجَسِبَنَّ . كَيْجَسِبَنَّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَأَنْضُرَنَّ . لَيَأْكُلَنَّ . کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۵) رَبِّي میں ترجمہ کرو۔

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم کبھی نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سنا۔

تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

فائدہ :- مثلاً ذیل سے معلوم ہو گا کہ نون تاکید کے پہلے لام یا اِمَّا کے آنے سے

کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهُ لَا فَعْلَانِ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں ضرور ہی یہ کام کروں گا)

لَنْسُقَّعَابًا النَّاصِيَةَ (البتہ ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے کھینچیں گے)

اِمَّا يَلِيغَنَّ عِنْدَكَ الْكُبْرُ (اگر تیرا سامنے ابھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)

لَمْ لَنْسُقَّعَا اَصْلٌ فِي لَنْسُقَّعَنَّ نَحْنُ. نون خفيف الف کی شکل میں لکھا گیا ہے



# سبق نمبر

## امر کا بیان

امر حاضر معروف - امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر سے بنتے ہیں، اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں

(۱) اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَعَدُّ سے عَدُّ۔

(۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزہ وصل ابتداء میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے تَنْصُرُ سے اَنْصُرُ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصل مکسور ہوگا۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبُ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعُ نون اعرابی ساقط ہو جائے گا۔ اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہے گا۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائے گا جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ تَرْمِيْ سے اِرْمِ تَخْشَى سے اَخْشُ۔

امر غائب و متکلم معروف - بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا نام مضارع بہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیری کی قائمی میں مثل اَمْ کے عمل کرتا ہے جیسے يَنْصُرُ سے لِيَنْصُرُ۔

امر مجہول - امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پر لام امر کے لگانے سے بن جاتا ہے۔ پس اَنْصُرُ سے لِيَنْصُرُ امر مجہول ہوگا۔ اور يَنْصُرُ سے لِيَنْصُرُ امر غائب مجہول ہے۔

نون تاکید - امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ و خفیفہ دونوں لاحق ہوتے ہیں، امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی بالام مکسور۔ جیسے: اَنْصُرَنَّ اَنْصُرَنَّ - لِيَنْصُرَنَّ - لِيَنْصُرَنَّ۔

۱۔ ہمزہ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جائے۔

گرا دان معنی کردان معنی

بخش امر حاضر معزوف

بخش امر غائب و متکلم معزوف

اَفْعَلُ  
اَفْعَلَا  
اَفْعَلُوا  
اَفْعَلِي  
اَفْعَلَا  
اَفْعَلُنَّ

لِيَفْعَلَ  
لِيَفْعَلَا  
لِيَفْعَلُوا  
لِتَفْعَلَ  
لِتَفْعَلَا  
لِيَفْعَلُنَّ  
لَا فَعَلَ  
لِنَفْعَلُ

تو کر (ایک مرد)  
تم کرو (دو مرد)  
تم کرو (سب مرد)  
تو کر (ایک عورت)  
تم کرو (دو عورتیں)  
تم کرو (سب عورتیں)

اس ایک مرد کو کرنا چاہیے  
ان دو مردوں کو کرنا چاہیے  
ان سب مردوں کو  
اس ایک عورت کو  
ان دو عورتوں کو  
ان سب عورتوں کو  
مجھ ایک مرد کو کرنا چاہیے  
(یا)  
مجھ ایک عورت کو  
ہم دو مردوں یا دو عورتوں  
یا سب مردوں یا سب عورتوں کو  
کرنا چاہیے

بخش امر حاضر مجہول

بخش امر غائب و متکلم مجہول

لِتَفْعَلَ  
لِتَفْعَلَا  
لِتَفْعَلُوا  
لِتَفْعَلِي  
لِتَفْعَلَا  
لِتَفْعَلُنَّ

لِيَفْعَلَ  
لِيَفْعَلَا  
لِيَفْعَلُوا  
لِتَفْعَلَ  
لِتَفْعَلَا  
لِيَفْعَلُنَّ  
لَا فَعَلَ  
لِنَفْعَلُ

چاہیے کہ تو کیا جائے  
چاہیے کہ تم کئے جاؤ  
چاہیے تم سب کئے جاؤ  
چاہیے کہ تو کی جائے  
چاہیے کہ تم دو کی جاؤ  
چاہیے کہ تم سب کی جاؤ

چاہیے کہ وہ کیا جائے  
چاہیے کہ وہ دو کئے جائیں  
چاہیے کہ وہ سب کئے جائیں  
چاہیے کہ وہ کی جائے  
چاہیے کہ وہ دو کی جائیں  
چاہیے کہ وہ سب کی جائیں  
چاہیے کہ میں کیا جاؤں  
(یا)  
چاہیے کہ میں کی جاؤں  
چاہیے کہ ہم کئے جائیں  
(یا)  
چاہیے کہ ہم کی جائیں

بالون ثقیلہ اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلَانِ - اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلَانِ - اَفْعَلَانِ - اَفْعَلَانِ  
 بالون خفیفہ اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلُنَّ - اَفْعَلُنَّ  
 بالون تبتیہ لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلَانِ - لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلَانِ - لِيَفْعَلَانِ - لِيَفْعَلَانِ  
 بالون خفیفہ لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلُنَّ - لِيَفْعَلُنَّ

ام حاضر - امر غائب

## سبق نمبر ۱۵

## نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لار نہی لگایا جائے لار نہی آخر مضارع کو جزم دیتا ہے، نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قائمی میں "کم" کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں موثر ہے۔ گردان یوں آئے گی۔

|                                      |  |                            |                     |  |                            |
|--------------------------------------|--|----------------------------|---------------------|--|----------------------------|
| چلیجے کہ تو نہ کیا جائے<br>(ایک مرد) | لَا تَفْعَلْ<br>لَا تَفْعَلَا<br>لَا تَفْعَلُوا<br>لَا تَفْعَلِي<br>لَا تَفْعَلَا<br>لَا تَفْعَلُنَّ     | بجٹ نہی حاضر مجہول         | تو نہ کر (ایک مرد)  | لَا تَفْعَلْ<br>لَا تَفْعَلَا<br>لَا تَفْعَلُوا<br>لَا تَفْعَلِي<br>لَا تَفْعَلَا<br>لَا تَفْعَلُنَّ     | بجٹ نہی حاضر معروض         |
| چاہیے کہ وہ نہ کیا جائے<br>(ایک مرد) | لَا يَفْعَلْ<br>لَا يَفْعَلَا<br>لَا يَفْعَلُوا<br>لَا يَفْعَلَنَّ<br>لَا يَفْعَلَنَّ<br>لَا يَفْعَلَنَّ | بجٹ نہی غائب و متکلم مجہول | اس کو نہ کرنا چاہیے | لَا يَفْعَلْ<br>لَا يَفْعَلَا<br>لَا يَفْعَلُوا<br>لَا يَفْعَلَنَّ<br>لَا يَفْعَلَنَّ<br>لَا يَفْعَلَنَّ | بجٹ نہی غائب و متکلم معروض |

فائدہ:۔ نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

# امروہی کی مشق

## امر حاضر کی مشق

امروہی ہمزہ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح مکسور کے ساتھ مکسور اور مضموم کے ساتھ مضموم۔ سبق ۱۱۱ کے احکام کو مد نظر رکھ کر مثلہ ذیل کی گردان کرو۔

يَفْعَلُ کی مثالیں :- اِذْهَبْ (جا) اِفْتَمْ (کھول) اِشْرَبْ (پی) اِسْمِعْ (سن)

يَفْعِلُ کی مثالیں :- اِجْلِسْ (بیٹھ) اِضْرِبْ (مار) اِعْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ (گمان کر)

يَفْعُلُ کی مثالیں :- اُدْخُلْ (اندرا) اُنْصُرْ (مدد کر) اُكْرِمْ (بزرگ مہم اُقْرِبْ (قریب ہو)

## امر غائب و نہی کی مشق

ان دو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو مضارع میں تھے، مثلہ ذیل پر غور کرو۔

امر غائب کی مثالیں :- لِيَفْتَمْ (چاہیے کہ وہ کھولے) لِيَعْسِلْ (چاہیے کہ وہ دھوئے)

نہی حاضر کی مثالیں :- لَا تَذْهَبْ (مت جا) لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر)

نہی غائب کی مثالیں :- لَا يَفْتَمْ (اسکو نہ کھولنا چاہیے) لَا يَعْسِلْ (اس کو نہ دھونا چاہیے)

## سوالات :-

- (۱) اِذْهَبُوا - اِضْرِبُوا - اُنْصُرْنَا - کیا معنی ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
- (۲) لَا تَسْمَعُ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
- (۳) لِيَشْرَبَنَّ اور لِيَشْرَبَنَّ میں کیا فرق ہے؟

(۴) اس فقرے کے معنی کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو۔  
لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَا تَعْدِلُوْا - اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى :-

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

تم دو عورتیں مارو۔ چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماریں۔ تم مت دھوؤ۔  
چاہیے کہ وہ نہ دھوئے، تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ۔

اے کسی قوم کی دشمنی تمہارے لئے بے انصافی کا باعث نہ ہو۔ انصاف کرو۔ کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے۔

## سبق نمبر ۱۹

## اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔  
 مصدر: وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے  
 ترجمے کے آخر میں "نا" آئے جیسے ضَرَبْتُ (مارنا) قَتَلْتُ (مار ڈالنا)۔  
 مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور  
 اصلیت اس میں باقی رہے صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح  
 برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبُ (مارنے والا) مَضْرُوبُ  
 (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرَبْتُ سے نکلے ہیں۔

جامد: وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو  
 جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)۔

تنبیہ: الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مشتق ہے کہ پہلے اس کی  
 بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان  
 کیا جائے اس واسطے کہ انکو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیر افعال کہلاتے ہیں۔

## اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ (۴)  
 اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف۔

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبْتُ زَيْدٌ بَكَرًا (زید نے بکر کو مارا) اسمیں ضَرَبْتُ کے  
 تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائیگا۔ بکر مَضْرُوبٌ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مَضْرُوبٌ جس جگہ  
 اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے وہ مَضْرُوبٌ پس ضَارِبٌ اسم فاعل ہے مَضْرُوبٌ اسم مفعول  
 مَضْرُوبٌ اسم آلہ مَضْرُوبٌ اسم ظرف۔

صفت مشبہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت  
 کچھ خصوصیتیں سوا پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کے حالات سے معلوم ہوگا۔

# سبق نمبر

## اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل ۱۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے۔ ضارب یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی۔

یہ اسم مادہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دو سکر حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے حرف آخر کو تنوین اور تشنیہ و جمع کی حالت میں علامت تشنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ تین صیغے مذکر، اور تین مؤنث کے واسطے مقرر ہیں، گردان یوں آتی ہے۔

|               |            |               |            |
|---------------|------------|---------------|------------|
| ایک کرنیوالی  | فَاعِلٌ    | ایک کرنے والا | فَاعِلٌ    |
| دو کرنیوالیاں | فَاعِلَانِ | دو کرنے والے  | فَاعِلَانِ |
| سب کرنیوالیاں | فَاعِلُونَ | سب کرنے والے  | فَاعِلُونَ |

## اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول ۲۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی۔

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دو سکر حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے، اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تشنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور گردان یوں کیجاتی ہے۔

|             |              |             |              |
|-------------|--------------|-------------|--------------|
| کی ہوئی     | مَفْعُولٌ    | کیا ہوا     | مَفْعُولٌ    |
| دو کی ہوئیں | مَفْعُولَانِ | دو کئے ہوئے | مَفْعُولَانِ |
| سب کی ہوئیں | مَفْعُولُونَ | سب کئے ہوئے | مَفْعُولُونَ |

۱۔ مادہ لفظ کے مأخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکلا ہے جیسے غَرَبٌ مادہ ہے ضارب کا اکثر تو مصدر ہی انے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے جیسے بَقَالَ کہ اس کا مادہ بَقْلٌ ہے مادہ میں تغیر کرنیے اسکی اصلی حرکت میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فاعل اور مفعول وغیرہ کو پہلی جگہ ع مکسور اور دوسری جگہ ع مضموم ہے۔

اسم فاعل کی مشق :- مثلہ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ۔

فَاتِحٌ (کھولنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) اِكْلٌ (کھانے والا) ذَاهِبٌ (جانے والا) سَامِعٌ

سُنَّعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)

اسم مفعول کی مشق :- مثلہ ذیل کی گردان کرو۔ اور بتاؤ کہ یہ کس لفظ سے بنے ہیں

مَفْتُوحٌ (کھولا ہوا) مَأْكُولٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوعٌ (سنا ہوا) مَعْلُومٌ (جانا ہوا) مَشْرُوبٌ

(پیا ہوا) مَشْرُودٌ (گواہی دیا ہوا) مَنصُورٌ (مدد کیا ہوا) مَجْرُوبٌ (رہ جانا ہوا)۔

تندیہ :- فاعل اور مفعول کے علاوہ فعیل اور فعول دو اوزان مشترک بھی آتے

ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں چنانچہ فعیل کے وزن پر اسم

فاعل سَمِيعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِيحٌ (زخمی) آتا ہے اسی طرح فعول کے وزن پر

اسم فاعل بَنُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا) آتا ہے۔

ماضی مضموم العین اور نیز ان فعلوں سے جن کے فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں

اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ فعیل کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفت مشبہ

اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا۔

ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں۔

مذکر غائب

مؤنث غائب

مذکر مخاطب

مؤنث مخاطب

منتکلم

هُوَ هُمَا هُمُ - هِيَ هُمَاهُنَّ - اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ - اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ - اَنَا هُنَّ

سوالات :- (۱) ذَاهِبَانِ - شَارِبُونَ - مَأْكُولَةٌ کیا صیغے ہیں ؟

(۲) اَنَا عَالِمٌ - اَنْتُمْ مَنصُورُونَ - هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی

بیان کرو۔ ؟

(۳) عربی میں ترجمہ کرو :-

وہ عورتیں اندر آنے والیاں تم سب مرد سننے والے، ہم مدد کئے ہوئے۔

تم سب عورتیں پینے والیاں۔ دو مرد جانے والے، میں مدد کیا ہوا۔

اے ضمیروں کا استعمال :- اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ بالا ضمیریں لگانے سے صیغے

کے معنی غائب یا مخاطب یا منتکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔

# سبق نمبر

## صفت مشبہ کا بیان

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پائیداری کے پائے جائیں۔ جیسے جمیل وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطور پائیداری کے قائم ہے۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں صفت پائیدار پس ضارب کوئی شخص اس وقت کہلائے گا جبکہ ضرب کی صفت اس سے صادر ہو اور جمیل وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کلیہ ان کے واسطے مقرر نہیں مادہ کے دو سکر حرف کے بعد کبھی سی کبھی و کبھی آ زیادہ کیا جاتا ہے، جیسے: شریف (جھلا آدمی) وقور (صاحب وقار) شجاع (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صفر حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے: صعْب (دشوار) جنْب (نایاک) صِفْر (خالی) :

صفت مشبہ عام طور پر مفصلہ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے۔

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ ان میں رنگ یا عیب یا حلیہ کے معنی نہ پائے جائیں جیسے: فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش)

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِيلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمٌ سے کَرِيمٌ (شریف)

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل میں حَقَّقٌ تھا :

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کم تر۔

(۴) جو افعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا حلیہ کے معنی رکھتے ہوں ان سے مذکر کا صیغہ افعل

کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فعلاء کے وزن پر آتا ہے، جیسے: أَحْمَرٌ (مرد سرخ رنگ)

حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرٌ (کانامرد) عَوْرَاءُ (کانی عورت)



أَعْيُنُ (مرد فراخ چشم) عَيْنَاءُ (عورت فراخ چشم)

پہلی مثال رنگ. دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیہ کی ہے :

(۵) جو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک، پیاس یا ان کی ضد ان سے صفت مذکر

فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلَى کے وزن پر جیسے جَوْعَانُ

(بھوکا مرد) جَوْعَى (بھوک کی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشَى (پیاسی عورت)

صفت مشبہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح ان کے آخر میں

علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اس کے

صیغہ مَوْنَتُ کا ہمزہ تشبیہ بنانے میں واو سے بدل جاتا ہے۔ جیسے۔ حَمْرًا اءُ

حَمْرًا وَاِنِ اور مذکر و مَوْنَتُ دونوں کی جمع حُمُرًا آئے گی۔

تشبیہ :- غائب و مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل

اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ کے

ساتھ لگائی جاتی ہیں۔ جیسے۔ هُوَ سَيِّدٌ - اَنْتَ اَحْمَرٌ - اَنَا جَوْعَانٌ -

## سَوَالَاتُ

(۱) سَلِيمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کرو ؟

(۲) شَرِيفٌ - حَسَنَاتٌ - حَمْرًا ؕ کیا کیا صیغے ہیں ؟

(۳) اَنْتَ شَجَاعٌ - هُمَا سَلِيمَتَانِ - نَحْنُ حَسَنُونَ

کے معنی بیان کرو ؟

۔۔۔۔۔

عربی میں ترجمہ کرو

(م) وہ ناپاک مرد۔ تو ایک خوبصورت عورت

ہم دو بہادر آدمی۔ وہ سب سُرخ عورتیں

تو بھوکا مرد۔ میں پیاسی عورت

# سبق نمبر

## مبالغے کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اس کو مبالغہ کہتے ہیں۔  
 جیسے - ضَرَابٌ (بہت مارنے والا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور  
 کبھی ہی یا ویا الف کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے، اس کے اوزان بھی سماعی ہیں  
 اور کثیر الاستعمال یہ ہیں۔

فَعِيلٌ - فَعُولٌ - حَذِرٌ (بڑا پھینے والا) عَلِيمٌ (بہت جاننے والا) كَوَّلٌ (بہت کھانیوالا)  
 فَعَالٌ - فَعِيْلٌ - سَفَاكٌ (بڑا خونریز) كَبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِيقٌ (بہت سچا)  
 مِفْعَلٌ - مِفْعَالٌ مِفْعِيلٌ حِزْمٌ (بہت کا والا) مِثْعَامٌ (بہت ادینے والا) مِثْقَلٌ (بہت بولنے والا)  
 فُعَالٌ - فَاعُولٌ - فُعَلَةٌ - حِجَابٌ (بہت عجیب) فَاوُوقٌ (بہت فرق کرنے والا) خُفْكَةٌ (جسکو منسی کی عادت ہو)  
 فَعُولٌ فَعُولٌ - فُعْلٌ - قِيَوْمٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُوسٌ (بہت پاک) قَلْبٌ (بڑا جلیہ گر)  
 (۱) اوزانِ مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے آخر  
 میں آہ بڑھا دیتے ہیں جیسے - رَجُلٌ عَلَامَةٌ وَ امْرَأَةٌ عَلَامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا)  
 خواہ مرد ہو یا عورت) ۶

(۲) جب فَعِيلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفعول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث  
 میں تفریق کی جاتی ہے جیسے - هُوَ عَلِيمٌ - هِيَ عَلِيمَةٌ - جَمَلٌ حَمُولٌ - نَائِقَةٌ  
 حَمُولَةٌ ۶

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کیلئے فَعَالٌ کا وزن خاص ہے جیسے - خِيَّاطٌ (درزی) حِجَّامٌ  
 (پچھنے لگانیوالا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسمِ جاد سے بھی بنایا  
 جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کو بَقْلَةٌ سے نکلتا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں۔ ایسا ہی  
 جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں۔

# اسم تفضیل کا بیان!

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مفید  
معنی کی زیادتی پائی جائے جیسے **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** یعنی خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے  
اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے جیسے **ضَرَّابٌ** (بہت مارنے والا) اس میں کسی  
دوسرے کا لحاظ نہیں اور **اَضْرَبَ مِنْ زَيْدٍ** "بہت مارنے والا نسبت زید کے"۔  
اسم تفضیل کا مذکر **اَفْعَلُ** کے وزن پر اور صیغہ **مَوْنَتُ** فعلی کے وزن پر آتا ہے  
اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی، اور گردان اس کی یوں ہوگی۔

**اَفْعَلُ** (واحد مذکر) **اَفْعَلَانِ** (ثنیہ مذکر) **اَفْعَلُونَ** (جمع مذکر) **اَفْعَالٌ** (جمع مذکر) **فُعَلِي**  
(واحد مؤنث) **فُعَلِيَّانِ** (ثنیہ مؤنث) **فُعَلِيَّاتٌ** (جمع مؤنث) **فُعَلٌ** (جمع مؤنث)  
**فَاعِلٌ** کا۔ اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے جیسے **اَنْصَرُ** (بہت  
مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے۔ **اَشْهَرُ** (بہت شہور)  
**اَشْغَلُ** (بہت کام میں لگا ہوا)

تندیہ۔ الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس **اَسْوَدُ** (سیاہ رنگ)  
**اَعْوَرٌ** (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

سوالات: **اَسْلَا** **اَضْرَبَ** **سَمِعَ**۔ **قُرْبٌ** سے اسم تفضیل کی گردان کرو؟ (۲) **اَعْلَمُ**  
اور **قَدِيْلٌ** کیا صیغے ہیں اور ان کے صیغہ مذکر و مؤنث میں کس طرح تمیز  
کی جاتی ہے؟

(۳) **اَكْبَرُ** اور **اَحْمَرُ** میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا؟  
(۴) عربی میں ترجمہ کرو۔؟

وہ "مرد" بہت مددگار۔ زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد، میں عورت  
بہت نزدیک، تم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں؟

# سبق نمبر ۲

## اسم الاء کا بیان

اسم الاء۔ وہ اسم مشتق ہے کہ جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مؤنث کی کچھ تفریق نہیں۔

- ان تینوں کی گردان یوں آتی ہے۔
- (۱) مِفْعَلٌ جیسے مَحِيْطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی)
  - (۲) مِفْعَلَةٌ جیسے مِرْوَحَةٌ (ہوادینے کا ذریعہ یعنی پنکھا)
  - (۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)

|            |               |              |
|------------|---------------|--------------|
| مِفْعَلٌ   | مِفْعَلَانِ   | مِفْعَالٌ    |
| مِفْعَلَتٌ | مِفْعَلَتَانِ | مِفْعَالَانِ |
| مِفْعَالٌ  | مِفْعَالَانِ  | مِفْعَالَانِ |

## اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان پر یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو یا یہ اسم مادہ کے پہلے تم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرِبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ - مَفْعَلَانِ - مَفَاعِلٌ۔

(جمع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے۔)

عین کلے کی حرکات | اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے نفع عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

- (۱) نَسِکٌ (قربان گاہ) (۲) مَجْزُرٌ (منع شران کیلہ) (۳) مَنِیْتُ (اگنے کی جگہ) (۴) مَطْلِعٌ (جائے طلوع آفتاب) (۵) مَشْرِقٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) (۶) مَغْرِبٌ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) (۷) مَغْرِبٌ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) (۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) (۹) مَسْكِنٌ (رہنے کی جگہ).....

(۱۰) مَرْفِقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ) (۱۱) مَسْجِدٌ (مسلمانوں کی عبادت گاہ) (۱۲) مَنَحْرٌ (نقہنا) :-

فائدہ :- کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جیکہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت

کرتا ہو، مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے مَأْسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں آسڈ (شیر) بہت

رہتے ہیں) لیکن "مَقْبَرَةٌ" (وہ جگہ جہاں مردے کو دفن کرتے ہیں) مَيِّدَانَةٌ (وہ

جگہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں :-

سوالات :- (۱) ضَرْبٌ سے اسم آلہ اور جَلَسٌ سے اسم ظرف کی گردان کرو۔

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے واسطے مادہ میں کیا کیا

تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ ؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین

سے خلاف قیاس آتے ہیں ؟

(۴) مَكْحَلٌ اور مَقْبَرَةٌ کیا کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں؟

### صَوْرِ صَغِيرٍ كَابِيَانِ

جستدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں، صرفیوں نے انکی مشتق کیواسطے قاعدے

مقرر کئے ہیں اور ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کرتے ہیں اور اس

گردان کو صرفِ صغیر سے نام زد کرتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے :-

ضَرْبٌ يَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَرْبٌ يَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ

مَضْرُوبٌ. لَمْ يَضْرِبْ. لَمْ يَضْرِبْ لَا يَضْرِبُ لَا يَضْرِبُ لَنْ يَضْرِبَ

لَنْ يَضْرِبَ الْأَمْرُ مِنْ إِضْرِبٍ لِتَضْرِبُ لِضَرْبٍ لِيَضْرِبَ وَالنَّهْيُ مِنْ

لَا تَضْرِبُ لَا تَضْرِبُ لَا يَضْرِبُ لَا يَضْرِبُ الظَّرْفُ مِنْ مَضْرِبٍ

وَالْأَلْتِمَانُ مِنْ مَضْرِبٍ وَافْعَالُ التَّفْضِيلِ مِنْ أَحْضَرِبُ :-

۱۔ مصدر معروف و مجہول لغتوں میں یکساں ہوتے ہیں صرف معنی میں تفریق کی جاتی ہے

پس مَرَدٌ بامصدر معروف کے معنی ہیں مارنا اور مصدر مجہول کے معنی ہیں مارا جانا۔

# سابقہ نامبر

**انبیہ کی بحث** | اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں: ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو ثلاثی (رباعی) پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں، ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی ہوں اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوں ان کی تفصیل یہ ہے۔

## اسم کی قسمیں

- (۱) ثلاثی مجرد جیسے زَمَنٌ (وقت) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ (وقت) اسم الف زائد ہے
- (۳) رباعی مجرد جیسے ثَعْلَبٌ (لوٹری) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِنْدَبٌ (لالین) اسمی
- تی زائد ہے (۵) خماسی مجرد جیسے سَفْرَجٌ (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَفْرَفٌ (طوبامنی) (اس میں واو زائد ہے)

## فعل کی قسمیں

- (ثلاثی مجرد جیسے خَرَجَ (وہ نکلا) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ (اس نے نکالا) اسمی
- الف زائد ہے (۳) رباعی مجرد جیسے دَخْرَجَ (اس نے لڑھکایا) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَخْرَجَ (وہ لڑھکا) (اس میں ت زائد ہے)

**فائدہ**۔ مصاد اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں، مگر ان کو فعل کے ساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے اسلئے ان سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں:

لے جو حرف کلمے کے تمام تغیرات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہے ورنہ زائد مثلاً ضَرَبَ يَضْرِبُ اَضْرَبُ ضَارِبٌ مَضْرُوبٌ کو دیکھو کہ ض۔ ت۔ ب۔ ان سب میں موجود ہے اسلئے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد جیسے ت۔ ی۔ ا۔ الف۔ و۔ آ۔ و۔ فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے

واسلئے ماضی کا صیغہ واحد مذکر فاعل ہے پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر فاعل میں حرف زائد نہ ہو گا اسکے مصدر اور مشتق ہو تو اس فعل کو مجرد کہیں گے جیسے يَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا۔ اور مَضْرُوبٌ اپنے ماضی اَضْرَبَ کے لحاظ سے مزید فیہ مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں۔

وزن کی بحث تتبع زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے، مرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کے واسطے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے اور ف۔ ع۔ ل کو اس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ف۔ ع۔ ل کے ساتھ مقابل کرنے سے انکی اصلیت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے، میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اس کو موزون۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) فَعْلٌ یعنی ف۔ ع۔ ل۔ (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)

(۲) فَعْلَلٌ یعنی ف۔ ع اور ل۔ (یہ وزن رباعی مجرد کا ہے)

(۳) فَعْلَلَلٌ یعنی ف۔ ع اور ل۔ ل۔ (یہ وزن خماسی مجرد کا ہے)

ان اوزان کے ذریعہ سے کسی کلمہ کا ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکونات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے، حرف اصلی کو ف۔ ع۔ ل سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اس کو وزن میں بعینہ لائیں تو جو حرف ف۔ ع۔ ل کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اس کے سوا ہو وہ زائد دیکھو!۔ زَمَنْ رَفَعْلٌ تَعْلَبُ رَفَعْلٌ سَفَرٌ جَلُّ رَفَعْلَلٌ مجرد کہلائیں گے کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں۔

زَمَانٌ رَفَعَالٌ قِنْدِيلٌ رَفَعْلِيلٌ عَضْرَقُوهُ رَفَعْلُولٌ مزید کہلائیں گے

کہ موزون میں حرف زائد بھی ہیں۔

۱۔ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں

کثرت استعمال سے ان کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) کہ اصل میں اَبُو۔ اَخُو۔

تھے اور کُلٌ (کھا) ب (بچا) کہ اصل میں اُو۔ کُلٌ اور اُو۔ قُ تھے حذف سے یہ شکل رہ گئی۔

# سبق نمبر ۲۱

اوزان فعل - فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں۔ فَعَلَ - فَعِلَ - فَعُلَ۔  
 تینوں فعل ماضی ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں۔  
 يَفْعَلُ - يَفْعِلُ - يَفْعُلُ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات  
 متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف صریحوں نے ہر ماضی کے لئے مضارع کے چند  
 اوزان دریافت کئے ہیں۔ چنانچہ -

|          |         |          |               |     |
|----------|---------|----------|---------------|-----|
| يَضْرِبُ | ضَرَبَ  | يَضْرِبُ | يَفْعَلُ جیسے | (۱) |
| يَضْرِبُ | نَضَرَ  | يَضْرِبُ | يَفْعَلُ جیسے | (۲) |
| يَمْنَعُ | مَنَعَ  | يَمْنَعُ | يَفْعَلُ جیسے | (۳) |
| يَعْلَمُ | عَلِمَ  | يَعْلَمُ | يَفْعَلُ جیسے | (۱) |
| يَحْسِبُ | حَسِبَ  | يَحْسِبُ | يَفْعَلُ جیسے | (۲) |
| يَكْرُمُ | كَرَّمَ | يَكْرُمُ | يَفْعَلُ جیسے | (۱) |

ماضی فعل کا صرف ایک مضارع ہے، یَفْعَلُ جیسے کَرَّمَ  
 جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے  
 تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں، ان دونوں کے اختلاف حرکت ۴ کے باعث تو باب  
 آنے چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں۔

|     |                 |                                    |
|-----|-----------------|------------------------------------|
| (۱) | فَعَلَ يَفْعَلُ | ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین |
| (۲) | فَعِلَ يَفْعِلُ | ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین |
| (۳) | فَعُلَ يَفْعُلُ | ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین |
| (۴) | فَعَلَ يَفْعَلُ | ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین   |
| (۵) | فَعِلَ يَفْعِلُ | ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین   |
| (۶) | فَعُلَ يَفْعُلُ | ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین   |

یہ تینوں باب زدع کہلاتے ہیں۔  
 ان کے ماضی اور مضارع کے  
 ۶ کلمہ کی حرکات مختلف ہیں۔  
 یہ تینوں باب زدع کہلاتے ہیں۔  
 ان کی ماضی اور مضارع کے  
 ۶ کلمہ کی حرکات متفق ہیں۔



مفصلہ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو۔

(۱) مصادر باب م { الْقَضَبُ (مارنا) الْقَسْلُ (دھونا) الْقَلْبَةُ (غلب کرنا)  
فَعْلٌ يَفْعُلُ { الْقَطْمُ (ستم کرنا) الْكُذِبُ (جھوٹ بولنا)

(۲) مصادر باب م { الْقَطْرُ (مدد کرنا) الْقَطْبُ (دھونڈھنا) الْقَتْلُ (مار ڈالنا)  
فَعْلٌ يَفْعُلُ { الدُّخُولُ (اندر آنا) الْفَسَادُ (تباہ کرنا)

(۳) مصادر باب م { السَّمْعُ (سننا) الْعِلْمُ (جاننا) الْفَهْمُ (سمجھنا)  
فَعْلٌ يَفْعُلُ { الْجُبُلُ (رنہ جاننا) الشَّادَةُ (گواہی دینا)

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے - سَامِعٌ عَالِمٌ  
مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فاعل کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت  
مشبہ کا وزن فَعِيلٌ آتا ہے جیسے سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔

(۴) مصادر باب م { الْفَتْحُ (کھولنا) الْبُرْجُحُ (زخمی کرنا) الرَّهْمُنُ (رگڑ کرنا)  
فَعْلٌ يَفْعُلُ { الْمَنْعُ (روکنا) الصَّبْغُ (رنگ کرنا)

(۵) مصادر باب م { الْكِرْمُ وَالْكِرَامَةُ (بزرگ ہونا) اللَّطْفُ وَاللِّطَافَةُ (پاکیزہ ہونا)  
فَعْلٌ يَفْعُلُ { الْقُرْبُ (نزدیک ہونا) الْبَعْدُ (دور ہونا) الْكُشْرَةُ (بہت ہونا)

اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے كَرِيمٌ  
اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

(۶) مصادر باب م { الْحَسْبُ وَالْحِسَابُ (گمان کرنا) النِّعْمَةُ (خوش عیش ہونا)  
فَعْلٌ يَفْعُلُ { اس باب کے چند مصادر آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو ہیں۔

فائدہ :- ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اور آئے ہیں :- (۱) فَعْلٌ يَفْعُلُ ماضی مکسور  
العین مضارع مضموم العین جیسے فَضْلٌ يُفْضِلُ (۲) فَعْلٌ يَفْعُلُ ماضی

مضموم العین مضارع مفتوح العین جیسے كَادٌ يَكَادُ (كَلْدٌ وَكَلْدَةٌ) (نزدیک تر ہونا) :-  
مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ پہلا باب تداخل

لغات سے ہے اور دوسرا سَمِعٌ يَسْمَعُ سے :-

تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے فَعْلٌ يَفْعُلُ عربی میں دو بابوں سے آیا ہے  
اول جمع سے دوم نکر سے پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کا مضارع ل کر یہ باب پیدا ہوا۔

# سبق نمبر ۲۳

**ابواب ثلاثی مزید فیہ** | فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی

کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں۔

۱ اَفْعَلٌ - ق کلمہ کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمٌ سے اَكْرَمٌ۔

۲ فَعَلٌ - ع کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے صَرَفٌ سے صَرْفٌ۔

۳ فَاعِلٌ - ق کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتِلٌ۔

(۲) وہ ابواب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں۔

۱ تَفَعَّلٌ - اول میں ت لانے سے اور عین کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ

۲ تَفَاعَلٌ - اول میں ت اور ف کلمے کے بعد الف لانے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ۔

۳ اِفْتَعَلَ - اول میں ہمزہ اور ف کلمے کے بعد ت لانے سے جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ

۴ اِنْفَعَلَ - اول میں ہمزہ اور نون لانے سے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ۔

۵ اِفْعَلَّ - اول میں ہمزہ لانے سے اور لام کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے حَمَرَ سے اِحْمَرَ۔

(۳) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں۔

۱ اِنْفَعَالٌ - اول میں ہمزہ اور عین کلمے کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدّد کرنے

سے جیسے دَرَبْتُ سے اِدْرَبْتُ۔

۲ اِسْتَفْعَلَ - اول میں ہمزہ وس و ت کے لانے سے جیسے نَهَرَ سے اِسْتَنْهَرَ۔

۳ اِفْعُوْعَلٌ - اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واو اور عین لانے سے جیسے خَشِنَ سے اِحْشَوْشِنَ۔

۴ اِفْعُوْلٌ - اول میں ہمزہ لانے سے عین کے بعد واو مشدّد بڑھانے سے جیسے جَلَدَ سے اِجْلَوْدٌ۔

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اور پچھلے سات

باب ہمزہ وصل، باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے۔

لے حاشیہ ص ۴۱ پر دیکھیں

رباعی مجرد | کاصرف ایک باب ہے جیسے دُخْرَجُ بِرُوزِنِ فَعْلَلْ.

ابواب رباعی مزید فیہ | رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے۔  
۱- تَفَعَّلٌ۔ اول میں ت زیادہ کرنے سے جیسے دُخْرَجُ سے تَدُخْرَجُ۔

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں:-  
۱- فَعْنَلٌ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد تون لانے سے جیسے حُرْجَمُ سے اِحْرَجْمُ۔  
۲- اِفْعَلٌ۔ اول میں ہمزہ لانے اور دو کلام کے مشدّد پڑھنے سے جیسے

## سابق نمبر ۲۲

حركات مضارع معروف | اِنْفَعَالٌ تَفْعِيلٌ مُفَاعَلَةٌ فَعْلَلَةٌ۔ چار بابوں میں کہ انکی ماضی

چار حرفی ہے۔ مضارع معروف میں علامت مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح تَفَعَّلٌ تَفَاعَلٌ تَفَعَّلٌ۔ تین بابوں میں کہ ان کے ماضی کے پہلے ت زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا قبل مفتوح ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور۔

ہمزہ کا حذف | اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ۔ اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ

اِنْفَعَالٌ اِنْفَعَالٌ۔ نو بابوں کی ماضی کے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے بروقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے يَكْتَتِبُ يَنْقَطِرُ وغیرہ۔ باب اِنْفَعَالٌ کا ہمزہ ماضی اگر چہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے جیسے يَكْرِمُ کہ اصل میں يَأْكُرُمُ تھا۔

حاشیہ ۳۔ ہمزہ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزہ وصلی بحالت

وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا ہے جیسے فانتظر وانی معکم من المنتظرین (منتظر ہو میں بھی تمہارے

ساتھ انتظار کرنے والا ہوں اور ہمزہ قطعی برابر بولا جاتا ہے جیسے وَ اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

(اور ڈرا اپنے نزدیک رشتہ داروں کو)

تائے تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ کا حذف | جب تائے تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ پرت مضارع و

مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک ت کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے جیسے تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔

حَرَكَاتُ مَهْمِي مَجْهُول | جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ما قبلِ آخر مکسور اور باقی متحرک حروف

مضموم ہوتے ہیں جیسے اجْتَنِبْ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قَابِلٌ سے قُوْبِلٌ۔

حَرَكَاتُ مَضَارِعِ مَجْهُول | تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ما قبلِ آخر مفتوح اور علامات

مضارع مضموم ہوگی اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گے جیسے يَجْتَنِبُ. يُقَابِلُ۔

حَرَكَاتُ اِسْمِ فَاعِلٍ وَاِسْمِ مَفْعُولٍ | اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی

جگہ مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے، مگر ما قبلِ آخر اسم فاعل کا مکسور اور ما قبلِ

آخر اسم مفعول کا مفتوح ہے جیسے يَجْتَنِبُ (اسم فاعل) اور يَجْتَنِبُ (اسم مفعول)۔

اِسْمُ تَفْضِيلٍ وَاِسْمُ اَلَةٍ وَاِسْمُ تَفْضِيلٍ | اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے مگر اسم

آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے منظور ہوں

تو لفظ نَابَہ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے مَابَہِ الْاِجْتِنَابِ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم

تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشْدُّ یا اَكْبَرُ یا ان کی مثل مصدر پر زیادہ

کریں جیسے اَشْدُّ تَشْكِيلاً (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ التَّهْتَابِ (بہت ہی جلد بھرک اٹھنے والا)

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے لَوْنٌ اور عَيْبٌ کے معنی کے باعث اسم تفضیل

نہیں آتا ان سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے اَشْدُّ حُمْرَةً (بہت ہی سرخ رنگ)

اَشْدُّ صَمًّا (بہت ہی بہرا)

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلک صفحہ ۳۳، ۳۴ میں درج کی جاتی ہے

اس کی گردان کر جاؤ۔





**شناخت ابواب** (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے لینا چاہیے، مثلاً یُکْرِمُ بابِ افعال سے اور

یُضَارِبُ بابِ مفاعلتہ سے ہے۔

(۲) بابِ اِنْفِعَالِ اور اِنْفِعَالِ کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیے اگر تیسرا حرف تہ ہو تو بابِ اِنْفِعَالِ ہے اور اگر دوسرا حرف ن ساکن ہو تو اِنْفِعَالِ۔

(۳) اِنْفِعَالِ۔ اِنْفِعَالِ۔ اِنْفِعَالِ۔ اِنْفِعَالِ یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی تین حرف میں اور لام کلمہ مکرر ہے تو اِنْفِعَالِ ہے جیسے اِدْبِیْمَامِ اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو اِنْفِعَالِ جیسے اِخْشِیْثَانِ۔ اگر چار حرف اصلی اور ع کلمہ کے بعد ن زائد ہے تو اِنْفِعَالِ جیسے اِخْرُجْ نَجَامِ۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو اِنْفِعَالِ جیسے اِقْشَعْرَارُ

**مصادر غیر ثلاثی** ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں۔

(۱) بابِ تَفْعِيلِ کا مصدر اکثر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے تَخْرِجَةٌ (تکانا) اور یہ وزن ابواب ناقص سے خصوصیت کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی کبھی فَعَالٌ۔ فِعَالٌ۔ فَعَالٌ۔ تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے کلام بولنا کِذَابٌ۔ کِذَابٌ (جھٹلانا) تکرار (دوہرانا)

(۲) بابِ مُفَاعَلَةٍ کا مصدر بیشتر فَعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِیْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ۔

(۳) بابِ فَعْلَلَةٍ کا مصدر فَعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے زِلْزَالٌ بمعنی زَلْزَلَةٌ کبھی فَعْلَلِیٌّ کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے قَهْقَرِیٌّ (پھلے پاؤں چلنا)

(۴) بابِ اِنْفِعَالِ کا مصدر کبھی فَعْلِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قَشْعِرِیْرَةٌ بمعنی اِقْشَعْرَارٌ

# سبق نمبر ۲۰

**ملحق برباعی کا بیان** | ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ تثنائی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ برباعی کا ہم وزن بن جائے اس کو تثنائی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کا نام ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو پس اگر کم یکریم اگرچہ بظاہر دُحْرُجٌ یَدُ حَرْجٌ کے وزن پر آتا ہے مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے اگر کم کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

**ابواب ملحق برباعی** | ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں۔ ملحق بہ دُحْرُجٌ اور ملحق بہ تَدْحَرْجٌ اور دو ملحق بہ اِحْرَجْتُمْ مصدران ابواب کے یہ ہیں۔

- |   |                      |                    |
|---|----------------------|--------------------|
| (۱) فَعَلَّةٌ جِیْسَ جَلْبَتِہٖ (چادر اوڑھانا) فَعَلَّةٌ جِیْسَ خَبَلَتِہٖ (بے آستین کرتہ پہنانا)   | ملحق بہ دُحْرُجٌ     |                    |
| (۳) فَوَعَلَةٌ جِیْسَ جَوْرَبِہٖ (جراب پہنانا) (۴) فَعَنْكَةٌ جِیْسَ قَلَنْسَہٖ (ٹوپی پہنانا)   |                      |                    |
| (۵) فَعْبِلَةٌ جِیْسَ شَرِیْفَتِہٖ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) (۶) فَعَوَلَةٌ جِیْسَ سُرُوَلَتِہٖ (ازار پہنانا) (۷) فَعَلَاةٌ جِیْسَ قَلْسَاةِہٖ (ٹوپی پہنانا) |                      |                    |
| (۱) تَفَعَّلٌ جِیْسَ تَجَلَّبَبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَعَّلٌ جِیْسَ تَخَبَّلٌ (بے آستین کرتہ پہنانا)  |                      | ملحق بہ تَدْحَرْجٌ |
| (۳) تَفَوَعَلٌ جِیْسَ تَجَوْرَبٌ (جراب پہنانا) (۴) تَفَعَنَّسٌ جِیْسَ تَقَلَنْسٌ (ٹوپی پہنانا)  |                      |                    |
| (۵) تَفَعَّیْلٌ جِیْسَ تَشَرِیْفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) تَفَعَّوَلٌ جِیْسَ تَسُرُوَلٌ (ازار پہنانا) (۷) تَفَعَّلٌ جِیْسَ تَقَلْسٌ (ٹوپی پہنانا)          |                      |                    |
| (۱) اِفْعِنَالٌ جِیْسَ اِفْعِنَاسٌ (بہت کبڑا ہونا)  | ملحق بہ اِحْرَجْتُمْ |                    |
| (۲) اِفْعِنَاءٌ جِیْسَ اِسْلِقَاءٌ (چت سونا)  |                      |                    |

اے الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ تثنائی کو ایک حشر کی زیادتی سے رباعی کا ہم وزن یا رباعی کو ایک حشر کی زیادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں جیسے گو کب کہ ملحق ہے جَعُوْہُ سے اور عَفَّضَلٌ و ملحق ہے سَفْرُجُلٌ سے۔



# سوالات

- الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے ؟  
 (۲) باب کے کہتے ہیں مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریقہ ہے ؟  
 (۳) ہمزہ وصلی اور قطعی کے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے ؟  
 (۴) انتظام اور اقسام کس کس باب کے مصدر ہیں اور میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے ؟

- (۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کیساتھ کونسا وزن خاص ہے ؟  
 (۶) ملحق برباعی کے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے ؟

- ب (۱) تَقَاتَلَ اور تَقَاتَلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں ؟  
 (۲) اجْتَنَبَ اور جَلَبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

- ج (۱) ضَرْب سے باب مفاعلہ کی نفی جَدَّ نَلَمَ اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان ہائون ثقیلہ کرو۔ (۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بناؤ۔  
 د فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو ؟

- (۱) لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى۔ احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھوؤ۔  
 (۲) إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ۔ جو وقت تم گھروں میں داخل ہو تو ایک دوسرے کو سلام کرو۔  
 (۳) إِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ۔ اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہے۔  
 (۴) تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ رَجُلُونَ فِي مَعْزَلٍ كَرِيمٍ۔

- (۵) وَلَا تَنَابَرُوا بِاللُّقَابِ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے مت پکارو۔)  
 (۶) اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ گمان سے بہت بچا کرو۔

- (۷) اَوْ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ۔ اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کریں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے۔

- (۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسُنَّ كَثِيرًا۔ زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کرو۔  
 (۹) اَلَا يَذَّكَّرُ اَللّٰهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ۔ دیکھو اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں ؟

- (۱۰) اَلَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ۔ تو ان پر دار و فرائض نہیں۔

# سبق نمبر ۲۸

## ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا۔

پس صرفیوں نے اس اعتباراً اسما و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے۔ مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اس کو مُعْتَلٌ اور جس میں ہمزہ ہو اس کو مہموز اور جس میں دو حرف ہم جنس ہوں اس کو مضاعف کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اس کو صحیح کہتے ہیں۔

**الف حرف علت کا بیان** | حرف علت تین ہیں (واو۔ الف۔ ی) اور حرکاتِ ثلثہ کی درازی

سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی ضمہ کی درازی سے واو۔ فتح کی درازی سے الف کسرہ کی درازی سے ی۔ اسی واسطے مرنی واو کو اُختِ ضمہ الف کو اُختِ فتح۔ ی کو اُختِ کسرہ کہتے ہیں۔

**حرف علت کی وجہ تسمیہ** | ان حرفوں کو حرف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنی بیمار کے ہیں اور عسر کے مرہضوں کی زبان سے بیمار کے وقت وای کا لفظ نکلتا ہے جو واو۔ الف۔ ی کا مجموعہ ہے۔

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکتِ ما قبل ان کے موافق ہو تو مدہ کہلاتے ہیں اور جب حرکتِ ما قبل موافق نہ ہو تو لین ہیں۔

مدہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف دراز مچی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں اس واسطے کہ لین کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکتِ ثقیل (کسرہ ضمہ) کی برداشت نہیں کر سکتے خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اپر کوئی حرکت آہی نہیں سکتی۔ واو۔ ی صرف فتح کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے۔

(۱) صحیح۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرفِ اہلی میں ہمزہ و حرفِ علت اور حرفِ ہم جنس نہوں جیسے فَرَبٌ وَبَعَثَرَ۔ رَجُلٌ وَجَعْفَرٌ۔

(۲) مہموز۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرفِ اہلی میں ہمزہ ہو، ف کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفار کہلائے گا جیسے اَمْرٌ اِبْلٌ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز العین جیسے سَأَلٌ۔ رَأْسٌ۔ ل کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز اللام جیسے قَرَأٌ۔ جَسْرٌ۔

(۳) معتل۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرفِ اہلی میں حرفِ علت ہو اس کی تین قسمیں ہیں۔  
 (۱) مُعْتَلٌ الفار جساں کلمہ حرفِ علت ہو جیسے وَعَدٌ۔ وَرَدٌ۔ اس کو مثال کہتے ہیں۔

(۲) معتل العین جس کا ع کلمہ حرفِ علت ہو جیسے قَالَ لَيْلٌ اس کو اجوف کہتے ہیں۔

(۳) معتل اللام جس کا لام کلمہ حرفِ علت ہو جیسے رِي ظَبْيٌ۔ اس کو ناقص کہتے ہیں۔

اگر کلمے میں دو حرفِ علت ہوں تو اس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ لفیف مفروق جس میں دو حرفِ علت منفصل ہوں جیسے وَلِيٌّ۔ وَحْيٌ۔

۲۔ لفیف مقرون جس میں دو حرفِ علت متصل ہوں جیسے ظَلَوِيٌّ۔ يَوْمٌ۔

۳۔ مضاعف۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو حرفِ ایک جنس کے ہوں اگر عین اور لام کلمہ

ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائے گا جیسے مَدٌّ وَسَبَبٌ اگر ف و لام اول

اور عین و لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی جیسے زَلْزَلَةٌ۔

اس تفصیل کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں مگر صرفیوں نے ان

سب کو سات قسموں میں منجمہ کیا ہے جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں۔

## شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف



# سبق نمبر

## تصرفات لفظ کا بیان

حروفِ علت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اس کے دور کرنے کے آٹھ قاعدے مقرر ہیں۔

(۱) اسکان۔ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو جیسے یقول و اصل میں یقول تھا خواہ باستقاط جیسے یذعو کہ اصل میں یذعو تھا۔

(۲) تحریک۔ دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قل الحق و اصل میں قل الحق تھا۔

(۳) حذف۔ حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یعد کہ اصل میں یوعد تھا۔

(۴) نیابت۔ دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا جیسے انت کہ اصل میں انت تھا۔

(۵) ابدال۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قال کہ اصل میں قول تھا یا تلق کہ اصل تلقو تھا سہلے میں واو کو الف سے اور دوسرے میں ضمہ کو کسرہ سے بدلاواؤ بعد کسرہ کے ی ہو گئی۔

۱۔ حرف حذف گیارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ هُوَ حَفِيٌّ جَحَائِسَةٌ

۲۔ حرف زیادت یا زائد دل ہیں جن کا مجموعہ سَاكِنٌ مَوْئِيْهَارِيَا، هُوِيْتُ السِّمَانِ ہے

۳۔ الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن بے ضعف زبان کے ہوتا ہے جیسے ماولا

اور ہمزہ وہ جو متحرک ہو یا ساکن وقت سے پڑھا جائے جیسے امرا و راس حرف علت

کی نسبت ہمزہ میں ثقالت زیادہ ہے، باوجود اس ثقالت کے حرکات قویہ کا متحمل

ہو سکتا ہے۔

۴۔ حرف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے۔ اُتَجِدُ مَنْ قَطِيْمًا۔

(۶) ادغام۔ دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مَدَّو اِھل میں مَدَّو تھا۔

(۷) قلب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے اِیسَی کہ اِھل میں یِیسَی تھا۔

(۸) بَیْن بَیْن یا (تَسْمِیْل) ہمزہ کو درمیان مخرج ہمزہ اور اس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے قسم اول کو بَیْن بَیْن قریب کہتے ہیں

اور قسم ثانی کو بَیْن بَیْن بَعِیْد جیسے مُسْتَهزِؤن، پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں تو بَیْن بَیْن قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور ہی کے پڑھیں تو بَیْن بَیْن بَعِیْد

فائدہ:۔ ہفت اقسام میں جو تصرف معتل میں ہوتا ہے اس کو اعلال، اور تعلیل کہتے ہیں اور جو ہمزہ میں ہو اس کو تخفیف اور مضاعف میں ہو اس کو ادغام۔

اکثر ایک قسم میں تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں، چنانچہ ہمزہ میں ابدال حذف زیادت، تسہیل چار قاعدے: اعلال میں ابدال، حذف، اسکان

تین قاعدے، اور تین ہی ادغام میں، اسکان، ابدال، تحریک ان میں کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا۔

۱۔ حرف ادغام تیرہ ہیں۔ ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ن۔

۲۔ مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی لقب ہیں۔

۱۔ حروف حلقیہ۔ جن کا مخرج حلق ہے۔ یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ ی۔

۲۔ حروف شفویہ۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ واو۔ میم۔

۳۔ حروف لہویہ۔ جن کا مخرج تالو ہے۔ یعنی ج۔ ق۔ ک۔ ی۔

۴۔ حروف سنیہ۔ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے۔ یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن۔

۵۔ حروف اسلیہ۔ جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے۔ یعنی ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔

# سبق نمبر ۵۲

## مثال کا بیان !

مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے، جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں۔

(۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرہ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے جیسے یَعِدُّ کہ اصل میں یُوْعِدُّ تھا۔

فائِدہ: یَهَبُّ اور یَضُمُّ سے واؤ اس واسطے گرا کہ عین کلمہ ان کا بھی دراصل مکسور تھا، مگر عین اور لام کلمہ کے حرفِ حلقی ہونے کے باعث ان کو بابِ فَتْحِ یَفْتَحُ میں لائے اور کسرہ عین کو فتح سے بدلا۔

(۲) جو مصدر مثالِ واؤی سے فَعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو اس واؤ کو مصدر سے حذف کرتے ہیں اور اس کے عوض آخر میں ت بڑھاتے ہیں جیسے عَدَّةٌ کہ اصل میں وُعِدُّ تھا۔

(۳) جو واؤ کہ ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مکسور وہ تٰی سے بدل جاتا ہے جیسے مِيزَانٌ (صیغہ اسمِ آلہ) اِيجَلٌ (صیغہ امر) کہ اصل میں مِوزَانٌ وَاِوَجَلٌ تھا۔

(۴) جو تٰی ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مضوم ہو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مُوَقِّنٌ (صیغہ اسمِ فاعل) یُوَسِّرُ (صیغہ مضارع) کہ اصل میں مُوَقِّنٌ وِیُوَسِّرُ تھا۔

تنبیہ: جو صفت مشبہ فعلی کے وزن پر یا فَعْلٌ اور فَعْلَانٌ کی جمع فعلی کے وزن پر ہو اور عین کلمہ تٰی ہو تو ضمہ ماقبل تٰی کو کسرہ سے بدلیں گے جیسے حُكْمٌ سے حُكْمٌ (جمع) اَبْيَضٌ وِ بَرِيضٌ سے بَرِيضٌ۔

(۵) جو واؤ یا تٰی کہ بابِ افتعال کے ف کلمہ میں واقع ہو اور ہمزہ کے عوض میں نہ ہو تو اس کو ت سے جو باندھتے ہیں اور ت کو ت میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّقَدُّ وَاِتَّقَدُّ وَاِتَّقَدُّ تھا۔

اے اگر مقل کے ف یا ع یا لام کلمہ میں واؤ واقع ہو تو اس کو مقل واوی کہیں گے اگر تٰی واقع ہو تو اس کو مقل یا تٰی جیسے وَكَّدَ مثالِ واوی اور یَسَّرَ مثالِ یا تٰی ہے۔

مجرّد کے البواب | مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو سبب بندی قواعد صفحہ ۸۴ کے گردان کر جاؤ۔

مثال یائی

مثال واوی

|  |   |  |   |  |   |  |   |  |   |  |   |  |   |  |   |
|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|
| باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ | باب صرکت بصریہ<br>اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) | وَعَدَ<br>يَعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>وَأَعَدَّ<br>وَعِدَ<br>يُوعِدُ<br>عِدَّةٌ<br>مَوْعِدٌ<br>عَدَّ<br>لَا تَعِدُ<br>مَوْعِدٌ<br>مَيْعِدٌ<br>أَوْعَدُ |
|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|--|---|

۱۴ صفحہ ۳۹ میں ہم طرف کی حرکت عین کی نسبت جو لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے۔ غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے مفعول (رکب عین) اور ناقص و مضاعف سے مفعول (رفع عین) کے فن پر ہمیشہ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر مَوْجِبٌ اور دیگر چند الفاظ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

# سبق نمبر ۵۲

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا قائلہ اگر واو ہوتی  
ہو جاتا ہے (ق ۲) جیسے اَوْقَدَ - اِيقَادًا وِ اسْتَوْقَدَ اسْتِيقَادًا -  
قاعدہ ۱ - نمبر (۵۳) کو مد نظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کرو۔

باب افعال :- اَوْقَدَ - يُوْقِدُ - اِيقَادًا - مُوقِدٌ - اَوْقِدُ - لَأَسْتَوْقِدُ -

باب استفعال :- اِسْتَوْقَدَ - يَسْتَوْقِدُ - اِسْتِيقَادًا - مُسْتَوْقِدٌ - اِسْتَوْقِدُ - لَأَسْتَوْقِدُ -

باب افتعال :- اِنْقَدَ - يَنْقِدُ - اِنْقَادًا - مُنْقِدٌ - اِنْقِدْ - لَأَتَنْقِدُ -

مثال یائی میں کہا جائے گا - اَيْسَرَ - يُوسِرُ - اَيْسَارًا - اِسْتَيْقِظْ -  
يَسْتَيْقِظُ - اِسْتَيْقَظًا -

تکمیل ۱ - قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ دو قواعد اور بھی یاد رکھنے  
کے لائق ہیں -

(۶) جو واؤف کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو اس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَجْوَهْ  
اَزْوَرٌ کہ اصل میں وُجْوَهْ - اَدْوَرٌ تھا۔

بعض صرفی واؤ مکسور کو بھی جوف کلمہ میں واقع ہو - ہمزہ سے بدل لیتے ہیں۔  
جیسے اِشَاحٌ - اِسَاوَةٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ - وِسَاوَةٌ تھا۔

اور واؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ - اَنَاةٌ کہ اصل میں وَحَدٌ  
وَحَنَاةٌ تھا۔

(۷) اگر دو واؤ اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا واؤ وُجُوًا ہمزہ  
ہو جاتا ہے جیسے اَوَا اِصْلٌ - اَوِيصِلٌ کہ اصل میں وَوَا اِصْلٌ وَوِيصِلٌ تھا۔ پہلا جمع  
وَاصِلَةٌ اور دوسرا تصغیر وَاصِلٌ کی ہے۔

اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَوْرِي اِصْلٌ کہ اصل میں  
وَوْرِي تھا اور اولیٰ میں کہ اصل میں وُوْلِي تھا۔ اولیٰ کی موافقت کے لحاظ سے  
واؤ وُجُوًا ہمزہ ہوا۔



## سوالات!

- الف (۱) یَمَّعٌ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح حذف ہوا؟  
 (۲) میزَانٌ کیا کلمہ ہے تی اس میں کہاں سے آئی ہے؟  
 (۳) عِدَّةٌ کیا کلمہ ہے اور اس کی ت کیسی ہے؟  
 (۴) یُوْعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے و کیوں نہیں گرا؟  
 (۵) تی ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے

بدل جاتا ہے؟  
 (۶) جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت

میں کیا اختلاف ہوتا ہے؟

- ب۔ (۱) اُولَى اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی؟  
 (۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَّرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی؟  
 ج۔ (۱) وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا؟  
 (۲) وَصَلَ سے باب امتعال کی نفی جحد بکُمُ اور جَبَّ سے باب استفعال کی نفی  
 غائب کیا آئے گی؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسما کہ معتل الفار ہوں ان کو بیان کرو۔

(۱) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى۔ (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔)

(۲) اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَدِدْ وَلَمْ يُولَدْ (خدا بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔)

(۳) فَمَهَبَ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَيَا بَرِّئْتَنِ۔ (پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو)

(۴) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ زَمِيْنًا تَوَّاسِعًا لِّىْ كِىْ يَّجِبُّهَا هِىَ اسکا

وارث بنا دیتا ہے۔

(۵) وَمَنْ يَتَّوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کے لئے کافی ہے۔)

(۶) وَوَعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔)

(۷) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ النَّارِ الّٰتِيْ اسْتَوْقَدْنَا رَاۤا ان كى كِهَادَتِ اَكْجَلَانِىْ وَاَلِى كى كِهَادَتِ هِىَ۔

# سبق نمبر ۳۳

## اجوف کا بیان

اجوف واوی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

- (۱) نَضْرَ یَنْضَرُ سے جیسے قَالَ یَقُولُ (اَلنَّقُولُ) بات کرنا،  
 (۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ) ڈرنا،

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

- (۱) فَرَبَ یَفْرَبُ سے جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبِیْعُ) بیچنا،  
 (۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ) پانا،

ان میں سے سَمِعَ یَسْمَعُ کثیر الوقوع ہے اور اس سے کم فَرَبَ یَفْرَبُ اور سَبَّ سے کم نَضْرَ یَنْضَرُ۔

اجوف کے متعدد صیغوں میں تفسیل ہوتی ہے اور اس کے لئے چند قاعدے ہیں۔ ان سب کا ایک جادرج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں پہلے تفسیل لکھی گئی ہے، پھر جس قاعدے سے تفسیل ہوئی وہ قاعدہ اسی مقام پر علیحدہ درج کیا گیا ہے۔ جیسا کہ بیانات آئندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا۔

۱۔ قلیل طور پر اجوف واوی فَرَبَ یَفْرَبُ، گَرَمَ یُکْرِمُ سے اور اجوف یائی نَضْرَ یَنْضَرُ سے بھی آتا ہے جیسے۔

طَاحَ یَطِیْحُ اجوف واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّوْحُ) ہلاک کرنا،  
 طَالَ یَطُولُ۔ اجوف واوی باب گَرَمَ یُکْرِمُ سے (اَلطُّوْلُ) دراز ہونا،  
 بَادَ یَبُودُ اجوف یائی باب نَضْرَ یَنْضَرُ سے (اَلبُیُودُ) ہلاک ہونا،

# گردان ماضی معروف

| واوی       | یائی     | واوی     | تعلیل   | قاعدہ  |
|------------|----------|----------|---|--|
| قَالَ      | بَاعَ    | خَافَ    | قَالَ - بَاعَ - خَافَ - اصل میں قول   | <p>قاعدہ سے بدل جائے گی۔<br/>بہت سبب اجتماع ساکنین کے گرجائے اور وہ کلمہ یائی یا ماضی کسور العین نہ ہو تو ضمہ۔</p> |
| قَالَا     | بَاعَا   | خَافَا   | بَيْعٌ - خَوْفٌ تَحَا - دَاوِ - تى متحرک ماقبل اسکا مفتوح (دَاوِ - تى) کو الف سے بدلا (قاعدہ)   |  |
| قَالُوا    | بَاعُوا  | خَافُوا  | یہی تعلیل قَالَا - تَالُوا - قَالَتْ - قَالَتْ اور اسکی امثال میں جاری ہوگی۔  |  |
| قَالَتْ    | بَاعَتْ  | خَافَتْ  | تَلْنٌ - بَعْنٌ - خَفْنٌ اصل میں قولن بَعْنٌ  |  |
| قَالَتَا   | بَاعَتَا | خَافَتَا | خَوْفُنْ تَحَا (دَاوِ - تى) متحرک ماقبل مفتوح دَاوِ - تى کو الف سے بدلا (قاعدہ) دو ساکن جمع ہوئے۔ الف اجتماع ساکنین کے                  |  |
| قَالْنِ    | بَعْنِ   | خَفْنِ   | اگر گیا۔ بعد ازاں ق کلمہ کے فتح کو قُلْنِ میں ضمہ سے بدلا (کہ عین کلمہ دَاوِ اور ماضی غیر کسور العین ہے) اور بَعْنِ بَعْنِ میں کسر سلاک |  |
| قَالْتَا   | بَعِمَا  | خَفِمَا  | پہلے میں عین کلمہ (دی) اور دوسرے میں ماضی کسور العین ہے (قاعدہ ۹) اخیر تک یہی تعلیل رہے گی۔   |  |
| قَالْتُمُ  | بَعِمُمُ | خَفِمُمُ |   |  |
| قَالْتِ    | بَعْتِ   | خَفْتِ   |   |  |
| قَالْتُمَا | بَعِمَا  | خَفِمَا  |   |  |
| قَالْتِنِ  | بَعْتِنِ | خَفْتِنِ |   |  |
| قَالْتِ    | بَعْتِ   | خَفْتِ   |   |  |
| قَالْنَا   | بَعْنَا  | خَفْنَا  |   |  |

اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) و - تى - ف کلمے میں نہ ہو جیسے تَوَسَّطَ وَ تَتَّقَطُ - (۲) عین کلمہ ناقص یا بصورت عین ناقص کے نہ ہو

جیسے طَوِيٌّ وَ اِرْعَوِيٌّ : (۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو جیسے دَعَا وَ اَرْمِيَا : (۴) مدہ زائد کے پہلے نہ ہو جیسے

طَوِيْلٌ وَ عِيْرٌ : (۵) یائے مشدّد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو جیسے عَلُوْمِيٌّ وَ اَخْشِيْنَ :

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمہ کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے جیسے عَوْرٌ بمعنی اِعْوَرٌ وَ اَجْتَوْرٌ بمعنی

تَجَاوَرٌ کہ ان دونوں میں دَاوِ کا ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے :

(۷) اَفْعَلَانِ فَعْلًا وَ فَعْلَانِ کے وزن پر نہ ہو جیسے وَرَانٌ - حَبِيْمِيٌّ وَ حَوَكْتِيٌّ :

# گردان ماضی مجہول

| تعلیل  | واوی   | یائی   | واوی   |
|--|--|--|--|
| تیل۔ بیج۔ خیف۔ اصل میں قول۔ بیج خوف تھا۔ کسر و<br>تی پر دشوار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کر کے ماقبل کو دیا۔<br>قول۔ بیج خوف ہوا۔ (قاعدہ ۱۰)   | خِيفَ<br>خِيفًا<br>خِيفُوا<br>خِيفَتْ<br>خِيفَتَا<br>خِيفْنَ<br>خِيفَتْ<br>خِيفْتَا<br>خِيفْتُمْ | بِيعَ<br>بِيعَا<br>بِيعُوا<br>بِيعَتْ<br>بِيعْتَا<br>بِيعْنَ<br>بِيعَتْ<br>بِيعْتَا<br>بِيعْتُمْ | قِيلَ<br>قِيلَا<br>قِيلُوا<br>قِيلَتْ<br>قِيلْتَا<br>قِيلْنَ<br>قِيلَتْ<br>قِيلْتَا<br>قِيلْتُمْ |
| پھر قول اور خوف میں و ساکن ماقبل مکسور و کو تی سے بدلا<br>اور بیج اپنی حالت پر رہا۔ (قاعدہ ۱۰) :-<br>قلن۔ بعن۔ خفن۔ اصل میں قولن۔ بعن۔ خوفن تھا۔<br>کسر و۔ تی پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰)<br>و۔ تی اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ اب قلن کا کسرہ فتمہ سے<br>بدلا اور بعن خفن کا کسرہ بحال رہا۔ | خِيفَتْ<br>خِيفْتَا<br>خِيفْنَ<br>خِيفَتْ<br>خِيفْتَا<br>خِيفْتُمْ                               | بِيعَتْ<br>بِيعْتَا<br>بِيعْنَ<br>بِيعَتْ<br>بِيعْتَا<br>بِيعْتُمْ                               | قِيلَتْ<br>قِيلْتَا<br>قِيلْنَ<br>قِيلَتْ<br>قِيلْتَا<br>قِيلْتُمْ                               |
| قاعدہ ۱۰ :-<br>جو و۔ تی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی<br>مکسور میں تعلیل ہو چکی ہو اس کا کسرہ بعد ازالہ<br>حرکت ماقبل کو دیں گے۔ اگر وہی تو تی سے بدل جائے گی  | خِيفْتُمْ  | بِيعْتُمْ  | قِيلْتُمْ  |

اور تی ہے تو قائم رہے گی۔

# سبق نمبر ۳۲

## گردان مضارع معرّف

| قاعده   | تعلیل   | واوی   | یائی   | واوی  |
|---|---|--|--|---|
| <p>قاعده ۱۱ (جو و) کی متحرک ابدال حرف ساکن کے واقع ہوا اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے گی۔ اور وہ حرکت منتزہ ہو تو (و) کی ابدال نہیں گے اگر ضمیر یا کسره ہو اور ضمیر واد سے اور کسره ہی سے نقل کیا گیا ہو تو وہ دونوں اپنی حالت پر رہیں گے اور اگر ضمیر ہی سے اور کسره نہ نقل کیا گیا ہو تو موافق اس حرکت کے ہجائیے</p> | <p>يقولُ يبيحُ يخافُ - اصل میں يقولُ<br/>                 يبيحُ يخوفُ تھا۔ (و) کی متحرک ماقبل<br/>                 اس کا حرف صہیح ساکن حرکت (و) کی<br/>                 ماقبل کو دی يقولُ يبيحُ ہوا (قاعدہ ۱۱)<br/>                 اور يخوفُ میں یہ کہا جائیگا کہ واصل میں متحرک<br/>                 تھاب ماقبل اسکا مفتوح ہوا (والف) سے<br/>                 بد لکر يخافُ بنا (قاعدہ ۱۱) نقلنُ يبيحُنُ يخفنُ<br/>                 اصل میں يقولنُ يبيحونُ يخوفنُ تھے حرکت<br/>                 (و) کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱)<br/>                 (و) کی اجتماع ساکنین سے گر گئے نقلنُ<br/>                 يبيحونُ ہوا۔ يخوفنُ میں بعد نقل حرکت و کو<br/>                 الف سے بدلا (قاعدہ ۱۱) الف بسبب<br/>                 اجتماع ساکنین کے حذف ہوا۔</p> | <p>يخافُ<br/>                 يخافانُ<br/>                 يخافونُ<br/>                 يخافُ<br/>                 يخافانُ<br/>                 يخفنُ<br/>                 يخافانُ<br/>                 يخافونُ<br/>                 يخافينُ<br/>                 يخافانُ<br/>                 يخفنُ<br/>                 اخافُ<br/>                 يخافُ</p> | <p>يبيحُ<br/>                 يبيحانُ<br/>                 يبيحونُ<br/>                 يبيحُ<br/>                 يبيحانُ<br/>                 يبيحونُ<br/>                 يبيحانُ<br/>                 يبيحونُ<br/>                 يبيحانُ<br/>                 يبيحونُ<br/>                 يبيحونُ<br/>                 يبيحونُ<br/>                 يبيحونُ</p> | <p>يقولُ<br/>                 يقولانُ<br/>                 يقولونُ<br/>                 يقولُ<br/>                 يقولانُ<br/>                 يقولنُ<br/>                 يقولانُ<br/>                 يقولونُ<br/>                 يقولينُ<br/>                 يقولانُ<br/>                 نقلنُ<br/>                 أقولُ<br/>                 نقولُ</p> |

(اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے)

(۱) و) کی فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں (۲) انکے ماقبل حرف لین زائد نہ ہو جیسے

بويحُ بسيدُ (۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے حُرْ نَجْمُ (۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے يقولُ

یجی۔ (۵) وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو جیسے اسواؤ۔ و اعوز (۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب

اور مفعّل اور مفعّال کے وزن پر نہ ہو جیسے ما أقولُ و أقولُ بہ مقولُ۔ مقولُ :

# سبق نمبر ۳۲

## گردان مضارع جہول

| واوی       | یائی       | واوی       | تعلیل   |
|------------|------------|------------|---|
| يُقَالُ    | يُبَاعُ    | يُخَافُ    | يُقَالُ - يُبَاعُ - يُخَافُ - اصل میں يُقُولُ - يُبِيعُ -                       |
| يُقَالَانِ | يُبَاعَانِ | يُخَافَانِ | يُخَوِّفُ تھا۔ و۔ ی متحرک ما قبل اس کا حرف صحیح ساکن حرکت و۔ ی کی ما قبل کو دی۔ |
| يُقَالُونَ | يُبَاعُونَ | يُخَافُونَ | (قاعدہ ۱۱)  |
| تُقَالُ    | تُبَاعُ    | تُخَافُ    | پھر یہ کیا کہ و۔ ی اصل میں متحرک تھے اب ما قبل ان کا مفتوح ہوا۔ و۔ ی کو الف سے  |
| تُقَالَانِ | تُبَاعَانِ | تُخَافَانِ | بدلا (قاعدہ ۱۱)   |
| يُقَلْنِ   | يُبَعْنِ   | يُخَفْنِ   | يُقَلْنِ - يُبَعْنِ - يُخَفْنِ - اصل میں يَقُولُنَّ                             |
| تُقَالُ    | تُبَاعُ    | تُخَافُ    | يُبِيعُنَّ - يَخَوِّفُنَّ - سنا تعلیل مثل يُخَفْنِ معرف کے ہے۔                  |
| تُقَالَانِ | تُبَاعَانِ | تُخَافَانِ |   |
| تُقَالُونَ | تُبَاعُونَ | تُخَافُونَ |   |
| تُقَالِينَ | تُبَاعِينَ | تُخَافِينَ |   |
| تُقَالَانِ | تُبَاعَانِ | تُخَافَانِ |   |
| تُقَلْنِ   | تُبَعْنِ   | تُخَفْنِ   |   |
| أُقَالُ    | أُبَاعُ    | أُخَافُ    |   |
| نُقَالُ    | نُبَاعُ    | نُخَافُ    |   |

# سبق نمبر ۳۶

بحث نفی تاکید بن  
فعل مستقبل معروف

بحث نفی حجب لم  
فعل مضارع معروف

|                |                |                |                |                |                |
|----------------|----------------|----------------|----------------|----------------|----------------|
| لَنْ يَقُولَ   | لَنْ يَبِيعَ   | لَنْ يَخَافَ   | لَمْ يَقُلْ    | لَمْ يَبِعْ    | لَمْ يَخَفْ    |
| لَنْ يَقُولَا  | لَنْ يَبِيعَا  | لَنْ يَخَافَا  | لَمْ يَقُولَا  | لَمْ يَبِيعَا  | لَمْ يَخَافَا  |
| لَنْ يَقُولُوا | لَنْ يَبِيعُوا | لَنْ يَخَافُوا | لَمْ يَقُولُوا | لَمْ يَبِيعُوا | لَمْ يَخَافُوا |
| لَنْ تَقُولَ   | لَنْ تَبِيعَ   | لَنْ تَخَافَ   | لَمْ تَقُلْ    | لَمْ تَبِعْ    | لَمْ تَخَفْ    |
| لَنْ تَقُولَا  | لَنْ تَبِيعَا  | لَنْ تَخَافَا  | لَمْ تَقُولَا  | لَمْ تَبِيعَا  | لَمْ تَخَافَا  |
| لَنْ يَقُلْنَ  | لَنْ يَبِيعْنَ | لَنْ يَخَفْنَ  | لَمْ يَقُلْنَ  | لَمْ يَبِيعْنَ | لَمْ يَخَفْنَ  |
| لَنْ تَقُولِ   | لَنْ تَبِيعِ   | لَنْ تَخَافِ   | لَمْ تَقُولِ   | لَمْ تَبِيعِ   | لَمْ تَخَافِ   |
| لَنْ تَقُولَا  | لَنْ تَبِيعَا  | لَنْ تَخَافَا  | لَمْ تَقُولَا  | لَمْ تَبِيعَا  | لَمْ تَخَافَا  |
| لَنْ تَقُولُوا | لَنْ تَبِيعُوا | لَنْ تَخَافُوا | لَمْ تَقُولُوا | لَمْ تَبِيعُوا | لَمْ تَخَافُوا |
| لَنْ تَقُولِي  | لَنْ تَبِيعِي  | لَنْ تَخَافِي  | لَمْ تَقُولِي  | لَمْ تَبِيعِي  | لَمْ تَخَافِي  |
| لَنْ تَقُولَا  | لَنْ تَبِيعَا  | لَنْ تَخَافَا  | لَمْ تَقُولَا  | لَمْ تَبِيعَا  | لَمْ تَخَافَا  |
| لَنْ تَقُلْنَ  | لَنْ تَبِيعْنَ | لَنْ تَخَفْنَ  | لَمْ تَقُلْنَ  | لَمْ تَبِيعْنَ | لَمْ تَخَفْنَ  |
| لَنْ أَقُولَ   | لَنْ أَبِيعَ   | لَنْ أَخَافَ   | لَمْ أَقُلْ    | لَمْ أَبِعْ    | لَمْ أَخَفْ    |
| لَنْ تَقُولَ   | لَنْ تَبِيعَ   | لَنْ يَخَافَ   | لَمْ تَقُولَ   | لَمْ تَبِيعَ   | لَمْ يَخَفْ    |

(قاعدہ ۱۲) جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو حرف علت اپنی جگہ آجائے گا جیسے لَمْ يَقُلْ میں لام ضمہ کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا تو لَمْ يَقُولَا بن گیا۔

# سبق نمبر ۳۲

## بحث نہی حاضر معروف

## بحث امر حاضر معروف

|               |                |             |            |             |
|---------------|----------------|-------------|------------|-------------|
| لَا تَخَفْ    | لَا تَتَقَلَّ  | خَفْ لَهُ   | يَعْ لَهُ  | قُلْ لَهُ   |
| لَا تَخَافَا  | لَا تَتَّقُوا  | خَافَا لَهُ | يُعَا لَهُ | قُولَا لَهُ |
| لَا تَخَافُوا | لَا تَتَّقُوا  | خَافُوا     | يُعُوا     | قُولُوا     |
| لَا تَخَافِي  | لَا تَتَّقِي   | خَافِي      | يُعِي      | قُولِي      |
| لَا تَخَافَا  | لَا تَتَّقُوا  | خَافَا      | يُعَا      | قُولَا      |
| لَا تَخَفَنَّ | لَا تَتَّقَنَّ | خَفَنَّ     | يَعَنَّ    | قُلَنَّ     |

## بحث نہی غائب و متکلم معروف

## بحث امر غائب و متکلم معروف

|               |               |             |            |             |
|---------------|---------------|-------------|------------|-------------|
| لَا يَخَفْ    | لَا يَقُلْ    | لِيَخَفْ    | لِيَعْ     | لِيَقُلْ    |
| لَا يَخَافَا  | لَا يَقُولَا  | لِيَخَافَا  | لِيُعَا    | لِيَقُولَا  |
| لَا يَخَافُوا | لَا يَقُولُوا | لِيَخَافُوا | لِيُعُوا   | لِيَقُولُوا |
| لَا يَخَفْ    | لَا يَقُلْ    | لَتَخَفْ    | لَتَبِعْ   | لَتَقُلْ    |
| لَا يَخَافَا  | لَا يَقُولَا  | لَتَخَافَا  | لَتَبِعَا  | لَتَقُولَا  |
| لَا يَخَفَنَّ | لَا يَقُلَنَّ | لِيَخَفَنَّ | لِيَعَنَّ  | لِيَقُلَنَّ |
| لَا يَخَفْ    | لَا يَقُلْ    | لَا يَخَفْ  | لَا يَبِعْ | لَا يَقُلْ  |
| لَا يَخَفْ    | لَا يَقُلْ    | لَتَخَفْ    | لَتَبِعْ   | لَتَقُلْ    |

۱۔ اصل میں اقول۔ ایبج۔ احوف تھا۔ بموجب قاعدہ ۱۱۔ و۔ ہی کی حرکت ما قبل کو دے کر و۔ ہی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا بسبب متحرک ہوجانے ف کلر کے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی لہٰذا اصل میں اقولاً۔ ایبعا۔ احوفا تھا۔ بموجب قاعدہ ۱۱۔ و۔ ہی کی حرکت ما قبل کو دی اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔ حرف علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے قائم رہا۔



# سبق نمبر ۲۹ و ۳۰

## اسم فاعل کی بحث!

| قاعدا | تعلیل                             | واوی         | یائی         | واوی         |
|-------|-----------------------------------|--------------|--------------|--------------|
|       | قَائِلٌ - بَائِعٌ خَائِفٌ اصل میں | خَائِفٌ      | بَائِعٌ      | قَائِلٌ      |
|       | قَائِلٌ - بَائِعٌ خَائِفٌ تھا۔    | خَائِفَانِ   | بَائِعَانِ   | قَائِلَانِ   |
|       | تی مکسور بعد الف زائد کے وضع      | خَائِفُونَ   | بَائِعُونَ   | قَائِلُونَ   |
|       | ہو کر ہمزہ سے بدلا۔ اور قَائِلٌ   | خَائِفَةٌ    | بَائِعَةٌ    | قَائِلَةٌ    |
|       | بَائِعٌ خَائِفٌ ہو گیا۔           | خَائِفَتَانِ | بَائِعَتَانِ | قَائِلَتَانِ |
|       |                                   | خَائِفَاتٌ   | بَائِعَاتٌ   | قَائِلَاتٌ   |

رتاقعہ (۱۳) جو۔ تی مکسور بجائے بین کلمہ فاعل  
بعد الف زائد کے وضع ہو اور اس کے فعل میں  
ہوئی ہو یا کسی کا فعل مستقل نہ ہو وہ ہمزہ سے بدلتی ہے

## اسم مفعول کی بحث

|   |              |              |                |
|---|--------------|--------------|----------------|
| مُتَوَلٌّ مَبِيعٌ مَخُوفٌ اصل میں مَقْوُولٌ مَبِيعٌ مَخُوفٌ | مَخُوفٌ      | مَبِيعٌ      | مَقْوُولٌ      |
| مَخُوفٌ تھا۔ تی متحرک باقبل اس کا حرف صحیح                  | مَخُوفَانِ   | مَبِيعَانِ   | مَقْوُولَانِ   |
| و۔ تی کی حرکت باقبل کو دی (ق ۱۱) مَقْوُولٌ مَبِيعٌ          | مَخُوفُونَ   | مَبِيعُونَ   | مَقْوُولُونَ   |
| مَخُوفٌ ہوا۔ تی اجتماع ساکنین سے گر گئے مَقْوُولٌ           | مَخُوفَةٌ    | مَبِيعَةٌ    | مَقْوُولَةٌ    |
| مَبِيعٌ مَخُوفٌ ہوا۔ مَبِيعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے             | مَخُوفَتَانِ | مَبِيعَتَانِ | مَقْوُولَتَانِ |
| بدلا تاکہ داوی اور یائی میں فرق ہو جائے۔                    | مَخُوفَاتٌ   | مَبِيعَاتٌ   | مَقْوُولَاتٌ   |

مَبِيعٌ ہوا۔ اب و ذ ساکن باقبل اس کا مکسور کو تی سے بدلا مَبِيعٌ ہوا۔

## تَنْبِيْهُ

اجوف یائی کے مفعول میں تصحیح زیادہ مستعمل ہے جیسے مَدْيُونٌ (رض دار) مَعْيُوبٌ (عیب دار)

اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم۔ جیسے مَصُونٌ (نگہداشت شدہ)



# سوالیات

- الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں، اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟  
 (۲) تصرفات لفظی میں سے کونسا قاعدہ اجوف میں برتنا جاتا ہے؟  
 (۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دیکر سمجھاؤ؟  
 (۴) تنخاٹ میں کیا تعلیل ہوتی اور واؤ ساکن بعد فتح کے کس طرح الف ہو گیا؟

- ب (۵) بیعاً (تثنیۃ بیع) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ہے؟  
 (۶) مَبِیْعٌ اور مَقُولٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَبِیْعٌ بلا تعلیل بھی بولا جاسکتا ہے؟  
 (۱) قَلْنِ یَعْنُ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ہر ایک کی اصل میں تعلیل بیان کرو؟  
 (۲) خَفْنٌ اور یَعْنٌ میں کیا فرق ہے؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں؟  
 ج (۱) قائم باب افعال میں لا کر نفی جمد بکرم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے؟  
 (۲) باغ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانوا اور بتاؤ کہ ہی کے بحال ہونے کی کیا وجہ ہے؟

د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں ان کو بیان کرو۔

- (۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔  
 (۲) نَرٰ نَبِیَّ السَّمَاۗءِ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحٍ رَّہِمَ نَیْچَہ آسمانوں کو ستاروں سے زینت دی  
 (۳) سَاوَرُہُمْ فِی الْاٰمِرِ، (ہر کام میں ان سے مشورہ لے)  
 (۴) اِنْ جَاۗءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فِتْنٰیۗنَۗوَا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو۔

- (۵) تَعَاوَنُوْا عَلٰی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو۔)  
 (۶) اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔)  
 (۷) وَ اَبْیَضَّتْ عَیْنَاۗہُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں)

# سبق نامہ

## ناقص کا بیان

ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

- (۱) نَصْرٌ يَنْصُرُ سے جیسے - دَعَا يَدْعُو وَالِدًا دَعْوَةً بِلَانَا
- (۲) سَمِعَ يَسْمَعُ سے جیسے - رَضِيَ بِرَضِي (الرَضْوَانُ خوشنود ہونا)
- كِرْمٌ يَكْرِمُ سے جیسے - رَخْوٌ يَرُخْوُ (الرِخْوَةُ سُست ہونا)
- فَتَحَ يَفْتَحُ سے جیسے - نَحَا يَنْحِي (النَّحْوُ مٹانا)

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

- (۱) فَرَبٌ يَفْرِبُ سے جیسے رَمَى بِرَمِي (الرَّمِي تیر اندازی کرنا)
- (۲) فَتَحَ يَفْتَحُ سے جیسے سَعَى يَسْعَى (السَّعْيُ کوشش کرنا)
- (۳) سَمِعَ يَسْمَعُ سے جیسے نَحَشَى يَنْحَشِي (النَّحْشِيَةُ ڈرنا)

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں ہر صنف کے محاذات میں لکھی گئی ہیں۔ اور ان کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں، جیسا کہ گردالوں سے ظاہر ہوگا۔

اے قلیل طور پر ناقص واوی فَرَبٌ يَفْرِبُ سے اور ناقص یائی كِرْمٌ يَكْرِمُ اور نَصْرٌ يَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے :-

- جَثِي يَجْثِي ناقص واوی باب فَرَبٌ يَفْرِبُ سے (الْجَثْوُ گھٹنوں پر بیٹھنا)  
 نَمُو يَنْمُو ناقص یائی باب كِرْمٌ يَكْرِمُ سے (النَّمَايَةُ کمال عقل کو پہنچنا)  
 كَتَى يَكْتُو ناقص یائی باب نَصْرٌ يَنْصُرُ سے (الْكَلْبَانِيَةُ پوشیدہ بات کرنا)

## گردان ماضی معروف

## تعلیل

| واوی        | یائی        | تعلیل   |
|-------------|-------------|---|
| دَعَا       | رَهِی       | اصل میں دَعُو اور رَهِی تھے (و-ی) متحرک بعد فتح کے الف ہو گیا (قاعدہ ۸)   |
| دَعُوا      | رَامِیَا    | تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے۔  |
| دَعُوا      | رَمُوا      | اصل میں دَعُو وَا رَمِیُوا تھے (و-ی) متحرک بعد فتح کے الف ہوا۔ اب الف اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ |
| دَعَتْ      | رَمَتْ      | اصل میں دَعَوْتُ اور رَامَيْتُ تھے۔   |
| دَعْنَا     | رَمْنَا     | اصل میں دَعَوْنَا اور رَمَيْنَا تھے (و-ی) الف ہوا۔ چونکہ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے۔ اسلئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔    |
| دَعُونَ     | رَمِينُ     | بروزن نَفْرُنْ و فَرَبْنُ اپنی اصل پر ہیں۔  |
| دَعَوْتُ    | رَمَيْتُ    | یہ سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔   |
| دَعَوْتُمَا | رَمَيْتُمَا |   |
| دَعَوْتُمْ  | رَمَيْتُمْ  |   |
| دَعَوْتِ    | رَمَيْتِ    |   |
| دَعَوْتُمَا | رَمَيْتُمَا |   |
| دَعَوْنِ    | رَمِينِ     |   |
| دَعَوْتُ    | رَمَيْتُ    |   |
| دَعَوْنَا   | رَمَيْنَا   |   |

فائدہ :- جو الف اصل میں و ہو اس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اس کو

بصورت ی لکھتے ہیں جیسے دَعَا (دَعُو) اور رَهِی (رَهِی)۔

# بَحْثُ نَاقِصَاتِ

| قَاعِدَاةٌ | تَعْلِيلٌ   | وَاوِي   |
|------------|---|--|
|            | اصل میں رَضُوْ تَحَاوُ طَرْفِ مِیْنِ بَعْدِ كَسْرِهِ كِے وَاقِعٌ ہُو كَرْتِی ہُو گِیَا (ق ۱۴)   | رَضِي  |
|            | اصل میں رَضُوا تَحَا تَعْلِيلِ مِثْلِ رَضِي كِے   | رَضِيَا  |
|            | اصل میں رَضُوْ تَحَاوُ تِی سِے بَدَل كَر رَضِيُوْ اِهْوَا ضَمَّة تِی پَر دِشْوَار تَحَا مَا قَبْلِ كُو دِیَا تِی سَبَبِ اجْتِمَاعِ سَاكِنِيْنِ كِے گَر گِی (ق ۱۵) : | رَضُوا   |
|            | اصل میں [رَضِيُوْت] پِے تَعْلِيلِ مِثْلِ رَضِي كِے  | رَضِيْتُ<br>رَضِيْتَا<br>رَضِيْنُ<br>رَضِيْتِ<br>رَضِيْتُمَا<br>رَضِيْتُمْ<br>رَضِيْتِ<br>رَضِيْتُمَا<br>رَضِيْتُنَّ<br>رَضِيْتِ<br>رَضِيْتَا<br>... |
|            | ان سب صیغوں میں وِیَا سِے بَدَلَا ہِے۔  |  |

وقاعدا ۱۴ اور ۱۵ کے بعد طرف کل میں واقع ہونے سے ہوجاتا ہے۔  
 وقاعدا ۱۵ جب لام کل میں حرف علت مضموم اور اس کا آئین کسور ہو اور اس کے بعد و ہوتو اس کی حرکت ما قبل کو دیتے ہیں۔  
 اگر و نہ ہوتو حرکت حذف کر دیتے ہیں۔

# سبق نمبر ۲۲ گداں ماغی مچھو ل

| واوی | تعلیل   | واوی | تعلیل   | واوی | تعلیل   | واوی |
|------|---|------|---|------|---|------|
| رضی  | اے اہل پر ہے                                  | یای  | اے اہل پر ہے                                  | دی   | اے اہل پر ہے                                  | دی   |
| رضیا | اپنے اہل پر ہے                                | یایا | اپنے اہل پر ہے                                | دیا  | اپنے اہل پر ہے                                | دیا  |
| رضوا | اہل میں رضو و اتنا تبدیل مثل رضو امروف (ق ۱۵) | یایا | اہل میں رضو و اتنا تبدیل مثل رضو امروف (ق ۱۵) | دیا  | اہل میں رضو و اتنا تبدیل مثل رضو امروف (ق ۱۵) | دیا  |
| رضیہ | اہل میں رضو و اتنا تبدیل مثل رضو امروف (ق ۱۵) | یایا | اہل میں رضو و اتنا تبدیل مثل رضو امروف (ق ۱۵) | دیا  | اہل میں رضو و اتنا تبدیل مثل رضو امروف (ق ۱۵) | دیا  |

ان صیغوں میں و  
ی سے بدل لیا ہے۔

تعلیل

تعلیل

تعلیل



# سبق نمبر ۳۴

## گردان مضارع معروف

\*\*\*\*\*

یاد رکھو: یہ سب لفظیں مضارع معروف ہیں۔

| واوی        | یائی        | تعلیل  | قاعدہ  |
|-------------|-------------|--|--|
| یَدْعُو     | یَدْعُو     | اصل میں یَدْعُو یَزْنِی تھے ضمہ وئی پر دشوار تھا اسکو حذف کیا  | قاعدہ ۱۲: جو حرف علت لام کے میں مضوم اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۳: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۴: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۵: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۶: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۷: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۸: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۱۹: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔<br>قاعدہ ۲۰: جو حرف علت لام کے میں مضوم ہو اور اس کا آقبل بھی مضوم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اس کا کینن کا ہونے سے یہ ہے۔ |
| یَدْعُوَان  | یَدْعُوَان  | اپنی اصل پر ہیں۔   |  |
| یَدْعُوْنَ  | یَدْعُوْنَ  | اصل میں یَدْعُوْدُن دِیَرْمِیُون تھے ضمہ وئی پر دشوار تھا۔ یَدْعُوْدُن میں و کو ساکن کیا۔ (قاعدہ ۱۶)                                 |  |
| یَدْعُوْنَ  | یَدْعُوْنَ  | یَدْعُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۵) اجتماع ساکنین سے وئی گر گئے۔  |  |
| تَدْعُوْا   | تَدْعُوْا   | مثل یَدْعُوْا یَزْنِی کے   |  |
| تَدْعُوْاِن | تَدْعُوْاِن | اپنی اصل پر ہیں۔   |  |
| یَدْعُوْنَ  | یَدْعُوْنَ  | بروزن یَنْفَرْنَ اور یَنْفَرْنَ اپنی اصل پر ہیں۔   |  |
| تَدْعُوْا   | تَدْعُوْا   | مثل صیغہ ہائے تشبیہ واحد غائب  |  |
| تَدْعُوْاِن | تَدْعُوْاِن | مثل صیغہ ہائے تشبیہ مذکر غائب  |  |
| تَدْعُوْنَ  | تَدْعُوْنَ  | مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب  |  |
| تَدْعِیْنَ  | تَدْعِیْنَ  | اصل میں تَدْعُوْیْنَ اور تَدْعِیْنَ تھے کسرہ وئی پر دشوار تھا۔ تَدْعُوْیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۸) اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ |  |
| تَدْعُوْاِن | تَدْعُوْاِن | مثل صیغہ ہائے تشبیہ مذکر غائب  |  |
| تَدْعُوْنَ  | تَدْعُوْنَ  | بروزن تَنْفَرْنَ و تَنْفَرْنَ۔   |  |
| اَدْعُوْ    | اَدْعُوْ    | مثل یَدْعُوْا یَزْنِی۔   |  |
| نَدْعُوْ    | نَدْعُوْ    |  |  |



# بَحْثُ نَاقِصٍ

بَحْثُ نَاقِصٍ

| ی                  | نعلیل  | ی |
|--------------------|--|---|
| یَرْضِی            | اصل میں یَرْضَوُ تھا و تیسری جگہ تھا۔ اب چونکہ جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اسکے مخالف تھی سی سے بدلا (ق ۱۹) اور سی بعد فتح کے الف ہو گیا |   |
| یَرْضِیَانِ        | اصل میں یَرْضَوَانِ تھا و کو سی سے بدلا (ق ۱۹)   |   |
| یَرْضَوْنَ         | اصل میں یَرْضَوُونَ تھا و کو سی سے بدلا (ق ۱۹) یَرْضِیُونَ ہوا۔ سی متحرک بعد فتح کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔                 |   |
| تَرْضِی            | اصل میں تَرْضَوُ تھا مثل یَرْضِی   |   |
| تَرْضِیَانِ        | اصل میں تَرْضَوَانِ تھا مثل یَرْضِیَانِ  |   |
| یَرْضِیْنَ         | اصل میں یَرْضَوْنَ تھا بروزن یَرْضِیْنَ کے داد بکلمہ قاعدہ ۱۹) سی سے بدل گیا۔  |   |
| تَرْضِی            | مثل یَرْضِی  |   |
| تَرْضِیَانِ        | مثل یَرْضِیَانِ  |   |
| تَرْضَوْنَ         | اصل میں تَرْضَوُونَ تھا مثل یَرْضَوْنَ کے عمل کیا۔   |   |
| تَرْضِیْنَ         | اصل میں تَرْضِیُونَ تھا و۔ سی سے بدلا تَرْضِیْنَ ہوا۔ سی متحرک بعد فتح کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔                           |   |
| تَرْضِیَانِ        | مثل یَرْضِیَانِ  |   |
| تَرْضِیْنَ         | مثل یَرْضِیْنَ   |   |
| أَرْضِی<br>تَرْضِی | { مثل یَرْضِی کے   |   |

قاعدہ ۱۹: جو کلمے میں تیسری جگہ جب سبب زیادتی کے چونکہ جگہ یا اس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو۔ وہ سی ہو جاتا ہے۔

# سبق نمبر

## مضارع مجہول بحث ناقص

| واوی                               | یائی                                 | واوی                               |
|------------------------------------|--------------------------------------|------------------------------------|
| یُرْضَى - اصل میں یُرْضُو تھ       | یُرْمَى - اصل میں یُرْمِي تھ         | یُدْعَى - اصل میں یُدْعُو تھ       |
| یُرْضِيَانِ                        | یُرْمِيَانِ                          | یُدْعِيَانِ                        |
| یُرْضَوْنَ - اصل میں یُرْضُوْنَ تھ | یُرْمَوْنَ - اصل میں یُرْمِيُوْنَ تھ | یُدْعَوْنَ - اصل میں یُدْعُوْنَ تھ |
| تُرْضَى                            | تُرْمَى                              | تُدْعَى                            |
| تُرْضِيَانِ                        | تُرْمِيَانِ                          | تُدْعِيَانِ                        |
| یُرْضَيْنِ                         | یُرْمَيْنِ                           | یُدْعَيْنِ                         |
| تُرْضَى                            | تُرْمَى                              | تُدْعَى                            |
| تُرْضِيَانِ                        | تُرْمِيَانِ                          | تُدْعِيَانِ                        |
| تُرْضَوْنَ                         | تُرْمَوْنَ                           | تُدْعَوْنَ                         |
| تُرْضَيْنِ                         | تُرْمَيْنِ                           | تُدْعَيْنِ                         |
| تُرْضِيَانِ                        | تُرْمِيَانِ                          | تُدْعِيَانِ                        |
| تُرْضَيْنِ                         | تُرْمَيْنِ                           | تُدْعَيْنِ                         |
| أُرْضَى                            | أُرْمَى                              | أُدْعَى                            |
| تُرْضَى                            | تُرْمَى                              | تُدْعَى                            |



# سبق نمبر ۴۶

## بحث امر حاضر معروف

|           |           |           |             |             |             |
|-----------|-----------|-----------|-------------|-------------|-------------|
| اَدْعُ    | اِرْمِ    | اِرْضِ    | اَتَدْعُ    | اَتَرْمِ    | اَتَرْضِ    |
| اُدْعُوا  | اِرْمِيا  | اِرْضِيا  | اَتَدْعُوا  | اَتَرْمِيا  | اَتَرْضِيا  |
| اُدْعُوا  | اِرْمُوا  | اِرْضُوا  | اَتَدْعُوا  | اَتَرْمُوا  | اَتَرْضُوا  |
| اُدْعِي   | اِرْمِي   | اِرْضِي   | اَتَدْعِي   | اَتَرْمِي   | اَتَرْضِي   |
| اُدْعُوا  | اِرْمِيا  | اِرْضِيا  | اَتَدْعُوا  | اَتَرْمِيا  | اَتَرْضِيا  |
| اُدْعُونَ | اِرْمِينِ | اِرْضِينِ | اَتَدْعُونَ | اَتَرْمِينِ | اَتَرْضِينِ |

## بحث امر غائب و متکلم معروف

|             |             |             |              |              |              |
|-------------|-------------|-------------|--------------|--------------|--------------|
| لَيَدْعُ    | لَيَرْمِ    | لَيَرْضِ    | لَايَدْعُ    | لَايَرْمِ    | لَايَرْضِ    |
| لَيَدْعُوا  | لَيَرْمِيا  | لَيَرْضِيا  | لَايَدْعُوا  | لَايَرْمِيا  | لَايَرْضِيا  |
| لَيَدْعُوا  | لَيَرْمُوا  | لَيَرْضُوا  | لَايَدْعُوا  | لَايَرْمُوا  | لَايَرْضُوا  |
| لَيَدْعُ    | لَيَرْمِ    | لَيَرْضِ    | لَايَدْعُ    | لَايَرْمِ    | لَايَرْضِ    |
| لَيَدْعُوا  | لَيَرْمِيا  | لَيَرْضِيا  | لَايَدْعُوا  | لَايَرْمِيا  | لَايَرْضِيا  |
| لَيَدْعُونَ | لَيَرْمِينِ | لَيَرْضِينِ | لَايَدْعُونَ | لَايَرْمِينِ | لَايَرْضِينِ |
| لَاذْعُ     | لَاَرْمِ    | لَاَرَضِ    | لَاَاذْعُ    | لَاَاَرْمِ   | لَاَاَرْضِ   |
| لَيَدْعُ    | لَيَرْمِ    | لَيَرْضِ    | لَاَيَدْعُ   | لَاَيَرْمِ   | لَاَيَرْضِ   |

فائدہ :- مضارع مجہول کے پہلے لام کسور لگانے سے امر غائب و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔

فائدہ :- نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع باللام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی جیسے اُدْعُونَ، اَدْعُونَ، لَيَدْعُونَ، لَيَدْعُونَ، لَاَيَدْعُونَ، لَاَيَدْعُونَ وغیرہ۔

# اسم فاعل کی بحث

|  |   |   |   |
|--|---|---|---|
| اصل میں دَاعُو رَافِي۔ رَا ضُو تَھَا۔ دَاعُو رَا ضُو<br>میں د بعد کسرہ کے طفر میں واقع ہو کر دَاعِي<br>رَا ضِي ہوا (ق ۱۴) ضمہ ہی پر دشوار تَھَا۔<br>تینوں جگہ ساکن کیا۔ اب ہی اور تنوین<br>دو ساکن اکٹھے ہوئے ہی اجتماع۔ ساکنین سے<br>گر گئی دَاعِ رَا ضِي۔ رَا ضِي رَا ضِي۔ | رَا اِضِي<br>رَا اِضِيَانِ<br>رَا اِضُوْنَ<br>رَا اِضِيَّةُ<br>رَا اِضِيَانِ<br>رَا اِضِيَاتُ | رَا اِمِي<br>رَا اِمِيَانِ<br>رَا اِمُوْنَ<br>رَا اِمِيَّةُ<br>رَا اِمِيَانِ<br>رَا اِمِيَاتُ | دَا اِج<br>دَا اِجِيَانِ<br>دَا اِجُوْنَ<br>دَا اِجِيَّةُ<br>دَا اِجِيَانِ<br>دَا اِجِيَاتُ |
|--|---|---|---|

# اسم مفعول کی بحث

|   |                                       |   |                                       |   |                                       |
|---|---------------------------------------|---|---------------------------------------|---|---------------------------------------|
| مَوْضِيَّةُ<br>مَوْضِيَانِ<br>مَوْضِيَاتُ | مَوْضِي<br>مَوْضِيَانِ<br>مَوْضِيُونُ | مَوْضِيَّةُ<br>مَوْضِيَانِ<br>مَوْضِيَاتُ | مَوْضِي<br>مَوْضِيَانِ<br>مَوْضِيُونُ | مَدْعُوَّةُ<br>مَدْعُوْتَانِ<br>مَدْعُوَاتُ | مَدْعُو<br>مَدْعُوَانِ<br>مَدْعُوُونُ |
|---|---------------------------------------|---|---------------------------------------|---|---------------------------------------|

اصل میں مَدْعُو و مَرْمُوِي۔ مَرْمُوِي تَھَا۔ مَدْعُو و مَدْعُو میں دو جمع ہوئے ایک کو دو کے  
میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُو بنا۔ مَرْمُوِي میں ما ضی و مضارع و اسم فاعل کی  
موافقت سے و کو ہی کیا۔ اب مَرْمُوِي و مَرْمُوِي میں و۔ ہی ایک جگہ ہوئے  
اول ساکن تھا و کو ہی سے بدلا اور ہی کو ہی میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو  
واسطے مناسبت ہی کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمُوِي مَرْمُوِي ہوا۔

قاعدہ ۲۰۔ جب دو و ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اُسے دو کسر میں ادغام  
کر دیتے ہیں (قاعدہ ۲۱)۔ جب و۔ ہی ایک کلمہ میں جمع ہوں اول ان میں سے ساکن  
ہو تو و کو ہی سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے  
بدلتے ہیں :

# سبق نمبر

## لفيف كاسيان

لفيف مفروق تين بابوں سے آيا ہے اور لفيف مقرون دو سے تفصيل انكى یہ ہے

| لفيف مفروق                             |   | لفيف مقرون                           |   |
|--|---|--------------------------------------|---|
| باب ضرب يفرتب و<br>اوقا تية رگاہ رگہا  | وقى<br>وقا يى<br>واقى<br>وقى<br>وقا يى<br>موقى<br>فلاق<br>مواق              | باب جمع زيوع سے<br>ابو جى (سم كاسيا) | وجى<br>يوجى<br>وجيا<br>واج<br>..<br>..<br>ايح<br>لاقوج<br>موج       |
| باب جمع يثيب سے<br>ابو رى (زرديك بونا) | ولى<br>يلى<br>وليا<br>وال ولى<br>ولى<br>يولى<br>وليا<br>مولى<br>لاق<br>مولى | باب ضرب يفرتب سے<br>ابو رى (لبيدنا)  | طوى<br>يطوى<br>طيا<br>طوى<br>يطوى<br>مطوى<br>اطوى<br>لاقطوى<br>مقوى |
| باب جمع زيوع سے<br>انقوة (مضبوط بونا)  | قوى<br>يقوى<br>قوا<br>وقا<br>..<br>..<br>قوا<br>لاقطوى<br>مقوى              |                                      |   |

تنبیہ :- لفيف مفروق میں ق کلمے کی تفصیل مثل وھو يعيد کے اور لام کلمے کی مثل اظى يبرى اور اظى يرضى کے ہے۔  
لفيف مقرون کے عين کلمے میں تفصیل باکل نہیں اسلئے اس کی تفصیل اور گردان بعين مثل اظى يبرى اور اظى يرضى کے ہے۔

گردان ماضى - وقى - وقيا - وقو - وقت - وقتا - وقين الخ  
گردان مضارع - يقى - يقيان - يقون - يقى - يقيان - يقين الخ  
گردان امر - ق - قيا - قوا - قى - قيا - قين -







# سوالیات

- الف (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لطف میں کیا تمیز ہے؟  
 (۲) ناقص اور لطف میں کون کونسا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟  
 (۳) قوی اور زنی دونوں میں وہی متحرک ہیں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟  
 (۴) مرنی اور موتی کی اصل کیا ہے۔ ان کی تعلیل کرو؟  
 (۵) یرضی اور یغوی میں وکس قاعدے سے ہی ہوتی؟  
 (۶) نون تاکید کے آنے سے اسکے ما قبل میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ بیان کرو؟
- ب (۱) تدعون کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟  
 (۲) تریین اور ترقین کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوتی ہے؟
- ج (۱) دعی اور وئی سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو؟  
 (۲) مشی سے باب تفعّل اور علی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئے گا؟  
 مع تعلیل بیان کرو؟

د فقرات ذیل میں ناقص اور لطف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو؟

- (۱) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يُمْشُوْنَ عَلٰى الْاَرْضِ هُوْنًا (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)  
 (۲) اِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرانیا لانا آیا ہو۔)  
 (۳) وَقِنَارٌ نَّبَا عَذَابِ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)  
 (۴) رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ انکو سوداگری اور بیچا خدا کی یاد سے)  
 (۵) وَاٰتٰى كُلَّ وَجْهٍ مِّنْهُ هُوْمٌ لِّيْمًا (اور ہر کسی کو ایک طرف سے کہ ادھر منہ کرتا ہے۔)  
 (۶) نَادٰى نُوْحٌ فَلِنِعْمَةِ الْمُجِيْبُوْنَ (نوح نے ہم کو پکارا اور ہم بہت اچھے پکار پر پہنچنے والے ہیں)  
 (۷) اِذَا تَدَايَنُكُمْ بِدِيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (جب تم ادھار ایک وقت معاملہ کرو تو اسکو لکھو)  
 (۸) اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدْ اِهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انھوں نے راہ پائی)  
 (۹) اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ (اگر سہر جائیں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے)  
 (۱۰) لَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا)

# سبق نمبر ۱۹

## مُضَاعَفُ كَابِيَانُ

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے -

(۱) نَصْرٌ يَنْصُرُ عِيسَى مَدَّ يَمُدُّ (المدُّ كعِينِنَا)

(۲) قَرَبٌ يَفْرُبُ عِيسَى فَرَّ يَفِرُّ (الفِرَارُ بجاگنا)

(۳) سَمِعَ يَسْمَعُ عِيسَى مَسَّ يَمْسُ (المَسُّ چھونا)

قلیل طور پر کرم یکرُم سے بھی آیا ہے جیسے حَبَّ يَحْبُّ و لَبَّ يَلْبُ -

مضاعف میں تکرارِ حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اس کی تین صورتیں ہیں :-

(۱) ادغام قیاسی جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدٌ تھا (دال کو دال میں ادغام کیا)

(۲) حذف سماعی جیسے ظَلَمْتُ کہ اصل میں ظَلَلْتُ تھا (پہلے لام کو حذف کیا)

(۳) ابدال سماعی جیسے اَمَلْتُ کہ اصل میں اَمَلْتُ تھا (دوسرے لام کو می سے بدلا)

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حشر کو ادغام کرتے ہیں۔

اس کو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں

پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے مضاعف کی گردان اور اسکے

تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں :-

## فائدہ

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دونوں آئنگے

اور کتابت میں صرف ایک جیسے مَدَّ میں اور اگر دونوں قریب المخارج ہوں

تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک جیسے صَعَدْتُ

اور پڑھیں گے صَعَدْتُ :-

قواعد

| ضمیمہ   | ضمیمہ    | ضمیمہ     | تفسیر     | قواعد  |
|---------|----------|-----------|-----------|--|
| مَدَّ   | مَدَّا   | مَدَّوْا  | مَدَّ     | <p>ق (۱) جب دو حرف متحرک الفوج یا تریب الفوج جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا چاہئے۔ ق (۲) جب دو حرف ایک صنیع کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور ساکن ان کا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے انہیں کو بی ادغام کر دیتے ہیں۔<br/>                 زاید تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں۔</p> |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |
| مَدَّتْ | مَدَّتَا | مَدَّتُوا | مَدَّوْنَ |  |

شروط ادغام

- (۱) اعلال مزاحم نہ ہو جیسے اِرْعَوِيْ۔
- (۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے نہ ہو جیسے سَبَبٌ وَسِرٌّ مَوَدٌّ
- (۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو جیسے اُوْدِيْ (اِيُوَاوِيْ) سے تَوُوْلٌ (مَعَاوَلَةٌ سے)
- (۴) حرف اول مشدود نہ ہو جیسے حَبَبٌ (تَحْلِيْبٌ سے)
- (۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے (جَلْبَبٌ)

# سبق نمبر ۱۱

| تَفْصِيْلُ     | فَصْحَى        | اَمْر   | لَام تَاكِيْد       | لَام تَاكِيْد       | نَفْي تَاكِيْد | نَفْي تَاكِيْد |
|----------------|----------------|---------|---------------------|---------------------|----------------|----------------|
|                |                |         | بِالْوَنِّ خَفِيْفٌ | بِالْوَنِّ ثَقِيْلٌ | بَلَم          | بَلَن          |
| لَمْ يَمْدُ    | لَمْ يَمْدُ    | مَدِي   | لَمْ يَمْدَنَّ      | لَمْ يَمْدَنَّ      | لَمْ يَمْدُ    | لَمْ يَمْدُ    |
| لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   | مَدَا   | لَمْ يَمْدَانِ      | لَمْ يَمْدَانِ      | لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   |
| لَمْ يَمْدُوا  | لَمْ يَمْدُوا  | مَدُوا  | لَمْ يَمْدُوْا      | لَمْ يَمْدُوْا      | لَمْ يَمْدُوا  | لَمْ يَمْدُوا  |
| لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   | مَدِي   | لَمْ يَمْدِنِّي     | لَمْ يَمْدِنِّي     | لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   |
| لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   | مَدَا   | ...                 | لَمْ يَمْدَانِ      | لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   |
| لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا | مَدُوْا | ...                 | لَمْ يَمْدُوْا      | لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا |
| لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   | مَدِي   | ...                 | لَمْ يَمْدِنِّي     | لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   |
| لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   | مَدَا   | ...                 | لَمْ يَمْدَانِ      | لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   |
| لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا | مَدُوْا | ...                 | لَمْ يَمْدُوْا      | لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا |
| لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   | مَدِي   | ...                 | لَمْ يَمْدِنِّي     | لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   |
| لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   | مَدَا   | ...                 | لَمْ يَمْدَانِ      | لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   |
| لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا | مَدُوْا | ...                 | لَمْ يَمْدُوْا      | لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا |
| لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   | مَدِي   | ...                 | لَمْ يَمْدِنِّي     | لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   |
| لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   | مَدَا   | ...                 | لَمْ يَمْدَانِ      | لَمْ يَمْدَا   | لَمْ يَمْدَا   |
| لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا | مَدُوْا | ...                 | لَمْ يَمْدُوْا      | لَمْ يَمْدُوْا | لَمْ يَمْدُوْا |
| لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   | مَدِي   | ...                 | لَمْ يَمْدِنِّي     | لَمْ يَمْدِي   | لَمْ يَمْدِي   |

ق (۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور انہیں سے پہلے متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام متنع ہے جیسے مَدُذْن اور اگر سکون جزئی یا وقفی ہو تو ادغام بہ نقل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں۔ بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتح یا کسر دیتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو اسکی موافقت کیلئے ضمہ بھی جائز ہے۔

فائدہ

تفسیر

ایک منجز

ایک کواصل

|             |             |             |             |
|-------------|-------------|-------------|-------------|
| مَادِدٌ     | مَادِدٌ     | مَادِدٌ     | مَادِدٌ     |
| مَادَانِ    | مَادَانِ    | مَادَانِ    | مَادَانِ    |
| مَادُونَ    | مَادُونَ    | مَادُونَ    | مَادُونَ    |
| مَادَاةٌ    | مَادَاةٌ    | مَادَاةٌ    | مَادَاةٌ    |
| مَادَاتَانِ | مَادَاتَانِ | مَادَاتَانِ | مَادَاتَانِ |
| مَادَاتٍ    | مَادَاتٍ    | مَادَاتٍ    | مَادَاتٍ    |

ماد میں دوساکن جمع ہوئے ہیں۔ اول مدہ دوسرا مدغم اور جب اجتماع ساکنین ایک کلمے میں ہو تو وہ جائز ہوتا ہے اور اسکو اجتماع ساکنین علی حد کہتے ہیں مگر جب اول مدہ یا دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع دو کلموں میں ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اسکو اجتماع ساکنین علی غیر حد کہتے ہیں جیسے خضن اور قن الخ۔

ماد میں اصل میں مادد تھا اور حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔ ماد ہوا۔

مادد و داد  
مادان و دان  
مادون و دون  
ماداة و داة  
ماداتان و داتان  
مادات و دات

قاعدہ ۴: جس جگہ دو حرف ہم جنس اکٹھے ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو روک کر میں ادغام کرتے ہیں جیسے مد و صرف کہ اصل میں مد و صرف تھا۔  
ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو روک کر ادغام کرتے ہیں جیسے ادعی کہ اصل میں ادعی تھا۔ ت کو دال سے بدلا اور دال میں ادغام کیا۔

**ت افتعال کے احکام** | اگر ف کلمہ افتعال کا د۔ ذ۔ ز ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے جیسے اذتخاڑ اذتخاڑ اذتخاڑ۔ اصل میں اذتخاڑ۔ اذتخاڑ۔ اذتخاڑ تھا۔ اگر ف افتعال کی ص ض ط۔ ظ ہو تو ت۔ ط۔ ہو جاتی ہے، جیسے اذتخاڑ۔ اذتخاڑ۔ اذتخاڑ۔ اصل میں اذتخاڑ۔ اذتخاڑ۔ اذتخاڑ تھا۔

**ت تفعّل اور تفاعل کے احکام** | جب تفعّل اور تفاعل کا ف کلمہ منجملہ گیارہ حرفت ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ کے ہو تو جائز ہے کہ ت تفعّل اور تفاعل کو ف کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں، اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزہ وصل آئے گا جیسے اظہر۔ یظہر۔ اظہسراً۔ واثاقل۔ یثاقل۔ اثنائلاً۔

# سبق از سبقت

## ابواب مزید فیہ کی مشق

| بِنِعْمَتِكَ | بِنِعْمَتِكَ | بِنِعْمَتِكَ | بِنِعْمَتِكَ | بِنِعْمَتِكَ | بِنِعْمَتِكَ | بِنِعْمَتِكَ |
|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|
| الْأَمْدَادُ | الْأَمْدَادُ | الْأَمْدَادُ | الْأَمْدَادُ | الْأَمْدَادُ | الْأَمْدَادُ | الْأَمْدَادُ |
| مددینا       | مدد جاہنا    | دراز ہونا    | بند ہونا     | باہم ملنا    | التماس ملنا  | التقریر کرنا |
| أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       |
| يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      |
| أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      |
| مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    |
| أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       |
| يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      |
| أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      |
| مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    |
| أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       |
| يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      |
| أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      |
| مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    |
| أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       | أَمَدٌ       |
| يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      | يُمَدُّ      |
| أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      | أَمَدًا      |
| مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    | مُمَدَّدٌ    |

فائدہ: (۱) باب افعال اور استفعال میں قاعدہ یمد (قاعدہ ۲) جاری ہوگا۔ اور باب افعال سے تفاعل تک قاعدہ مد (قاعدہ ۱) تفعیل اور تفعیل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئیں گے۔  
 فائدہ: (۲) باب افعال استفعال تفعیل کے باقی ابواب کے اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف صوت میں ایک ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عین کسرہ سے ہے اور اسم مفعول و ظرف عین کے فتح سے۔

# سوالات

- الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟  
 (۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں انکے نام مع تعریف بیان کرو؟  
 (۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے؟  
 (۴) نم یمد کی اصل کیا ہے اور دوسری وال کو کیا حرکت آ سکتی ہے؟  
 (۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حروف میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں؟  
 (۶) یمدوں میں ادغام ممتنع ہے اور نم یمدو میں جائز اس کی کیا وجہ ہے؟

ب (۱) ماؤ کی صیغہ ہے اور اس اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟  
 (۲) سبب اور قوول میں ادغام کرنے سے کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟

ج (۱) مذ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب انفعال کی ماضی مجہول گردانو؟  
 (۲) جب سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو؟  
 د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں انکو بیان کرو؟

- ۱۔ اِنْ نَعُدُّ وَاِنِعْمَتَ اللّٰهِ لَا نَحْصُوْهَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو؟)
- ۲۔ وَاَقْصِدْ فِيْ مَشِيْكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں استغلی کر)
- ۳۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)

۴۔ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَيَّ اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدائے تعالیٰ کے ذمہ ہے۔)

- ۵۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ (جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا)
- ۶۔ قَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهُ (جس شخص نے اپنے آپکو گناہوں میں چھپالیا نامراد ہوا)
- ۷۔ مَنْ يُّشَارِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ (جو خدائے تعالیٰ اور رسول کی مخالفت کرے گا)
- ۸۔ لَا تَجَسَّسُوْا وَاَلَا يَغْتَبُّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت،
- ۹۔ اِلَّا اَنْ حَصَّصَ الْحَقُّ۔ (اب حق کھل گیا)

# سبق نمبر ۵۲

## ملموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دو سکر ہمزہ سے ملکر پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی۔ سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں۔

**ایک ہمزہ کی تخفیف** | ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں۔

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کیساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتح کے الف سے اور بعد ضمہ کے واؤ سے اور بعد کسرہ کے تاء سے) جیسے راسس۔ بوسس۔ ذیب کو اصل میں راسس۔ بوسس۔ ذیب تھا۔

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے و سے اور بعد کسرہ کے تاء سے جوازاً بدل جاتا ہے، جیسے جونس۔ میسر کو اصل میں جونس۔ میسر تھا۔

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ویاتی ساکن زاید غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے، اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مقرو خطیہ۔ انیس کو اصل میں مقرو خطیہ۔ انیس تھا۔

اسے یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں، مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کے ساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال و ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دیکھو ناؤس اور ناؤم میں اس قاعدے کے ساتھ قاعدہ اعلال و ادغام بھی موجود ہے۔ مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے ان ہی دونوں کو عمل میں لا کر ناؤس اور ناؤم پڑھا۔ اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا۔



(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدہ زائدہ اور نونِ انفعال اور کسے  
تصویر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کریں جیسے کَسَلٌ  
شَئِیْ ضَمُوْۤا قَدْ اَفْلَحَ۔ کہ اصل میں یَسْتَلُّ۔ شَئِیْ ضَمُوْۤا۔ قَدْ اَفْلَحَ تھا۔  
دو ہمزوں کی تخفیف | دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں ان کی تخفیف کے تین

قاعدے ہیں :

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت  
اول کے بدلنا واجب ہے جیسے اَمِنَ۔ اُوْمِنَ۔ اِیْمَانًا۔ اصل میں اَأْمِنَ۔ اُوْمِنَ  
اَمْنَا تھا۔

فائدہ : کُلُّ۔ خُذْ مَرْکُ اَصْلٌ مِیْنِ اُوْکُلٍ۔ اُوْکُلٌ۔ اُوْمُرٌ تَحْتِیْ اور قاعدہ بالا کے مطابق  
اُوْکُلٌ۔ اُوْکُلٌ۔ اُوْمُرٌ اَنَا چاہیے تھا۔ دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کئے جاتے  
ہیں۔ کُلُّ اور خُذ میں تو واجب ہے مگر مَرْکُ کی دو حالتیں ہیں شروع کلام میں ہمزہ حذف  
ہوگا۔ درج کلام میں باقی رہے گا۔

(دیکھو صفحہ ۹۴)

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک ان میں سے مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو۔ ہی  
سے بدلنا واجب ہے جیسے جَاءَ کہ اصل میں جَاءَ ہُتھا۔ مگر اِیْمَانَةٌ میں کہ اصل میں  
اِیْمَانَةٌ تھا) یہ قاعدہ جوازی ہے۔

(۷) اگر دونوں متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدلنا  
واجب ہے۔ جیسے :۔ اُوَادِمٌ وَاوَمِلٌ کہ اصل میں اُوَادِمٌ وَاوَمِلٌ تھا۔  
مسئلہ : ہمزہ اُکْرِمٌ کہ اصل میں اُکْرِمٌ تھا۔ خلاف قیاس  
حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمٌ کی موافقت کے لئے گو ان میں اجتماع ہمزتین  
نہیں ہے۔



تنبیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد نہوز بطریق ذیل جاری ہوں گے۔

(۱) نہوز الفاعل کے مضارع معروف اور اسم طرف میں راسس کا قاعدہ مضارع نہوز میں بوسس کا قاعدہ اسم آلہ میں ذنب کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا۔ مگر مضارع معروف و نہوز کے واحد متکلم اور فعل التفضیل میں آمن کا قاعدہ جوبی طور پر ہوگا۔

امر حاضر۔ معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اومرن وایمانا کے ماتحت ہے جیسے اذب یا اذب سے ایدب۔ اذب۔ یادب سے اودب۔ مگر امر یا امر سے خلاف قیاس مرآیا ہے۔ گردان یوں ہوگی:

امر حاضر۔ مَرَّ - مَرَا - مَرُوا - مَرَّيْ - مَرَا - مَرَّنْ :

بانون ثقیلہ۔ مَرَّنْ - مَرَّانْ - مَرَّانْ - مَرَّانْ - مَرَّانْ - مَرَّانْ -

بانون خفیفہ۔ مَرَّنْ - مَرَّنْ مَرَّنْ

فائدہ:۔ مَرَّ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے جیسے۔ مَرُّوا اَصِيَّاكُمْ بِالصَّلَاةِ اِذَا بَلَغُوا سَبْعًا اور درج کلام میں ہمزہ کے ساتھ جیسے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ :

(۲) نہوز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر میں یَسْأَلُ کا قاعدہ جوازی

طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائے گا جیسے سَأَلَ يَسْأَلُ سے سَلْ آئے گا۔ اور گردان یوں ہوگی:-

سَلْ - سَلَا - سَلُوا - سَلِيْ - سَلَا - سَلْنْ

بانون ثقیلہ:- سَلْنْ ..... سَلَانِ

فائدہ:۔ سَلْ شروع میں بغیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کے ساتھ آتا ہے۔

جیسے۔ سَلْ بِنِيْ اِمْرًا اَسِيْلًا - فَسَلُّوا اَهْلَكَ الَّذِي كَسِرَ :

(۳) نہوز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا اور اسم

مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہوں گے۔

# سبق نمبر

**مزید کے ابواب** | سبق نمبر ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو اگر اَمِنْ کو باب افعال میں اَمَرَ کو باب افتعال میں اور اِذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی۔ باب افعال۔ اَمِنْ يَوْمِنُ اِيْمَانًا مُؤْمِنٌ بِالْاَمْرِ مِنْ اَمِنٌ وَالنَّهْيِ عَنْهُ لَا تَوْمِنُ  
باب افتعال اِيْمَرًا يَأْتِيْمَرُ اِيْمَانًا مُؤْمِرًا بِالْاَمْرِ مِنْ اِيْمِرُ وَالنَّهْيِ عَنْهُ كَا تَأْتِيْمِرُ

باب استفعال۔ اِسْتَأْذِنُ۔ يَسْتَأْذِنُ۔ اِسْتِذْنَانًا۔

مُسْتَأْذِنٌ الْاَمْرِ مِنْهُ اِسْتِذْنَانًا وَالنَّهْيِ عَنْهُ لَا تَسْتَأْذِنُ

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں کے متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جبکہ مہوز الفار ہوں تَفْعَلُ تَفْعِيلٌ مُفَاعَلَةٌ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا جیسے۔

(باب تفعیل مادہ اشرے)

تَأْتَرُ يَتَأْتَرُ تَأْتِرًا

(باب تفاعل مادہ فالے)

تَعَاَلُ يَتَعَاَلُ تَعَاوُلًا

(باب تفعیل مادہ برأے)

بَرَأُ يَبْرِئُ بَرِيًّا

(باب مفاعلہ مادہ اخذے)

اِخَذَ يُوْخِذُ مُوْخِذَةً

ہر ۳ باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کے ہے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع اسم فاعل اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی۔

# سوالات

الف (۱) یا مُر اور یُو مُر میں مہوز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟  
 (۲) مُمُر و راسِم آلہ اور اُمُر (اسم تفضیل) میں ہمزہ کی تبدیلی جوازی ہے یا وجوبی۔  
 (۳) مہوز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟  
 (۴) مُر کیا صیغہ ہے اس کے ہمزہ کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں ؟

(۵) مزید فیہ کے کون کون ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔  
 (۶) باب افعال اور افعال کے کس کس کلمے میں ہمزہ کی تخفیف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) تُکْرِم کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا ؟  
 (۲) بُوس کی اصل کیا ہے اور اس میں رُاس کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟  
 ج (۱) اَدَب سے باب تَفَعُّل کا مضارع جمع مَوْنَت غائب اور امر واحد مَوْنَت حاضر بیان کرو ؟ (۲) قُرْأ سے باب استفعال کی نفی جَد بَلَمَّ واحد مَوْنَت حاضر اور نہی واحد غائب بانون ثقیلہ کیا آئے گی ؟

د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہوز کے واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو ؟

- (۱) کَلُوا وَاَشْرَبُوا وَاَلْتَسِرُوا (کھاؤ پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)
- (۲) فَاَقْرَبُوا وَاَمَّا تَكْتَبُونَ مِنَ الْقُرْآنِ (جتنا ہو کے تشران پڑھو)
- (۳) هُوَ الَّذِي اَنْشَاكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاَحَدٍ (وہ خدا جس نے تم کو جان واحد سے پیدا کیا)
- (۴) نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)
- (۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا لَوْ هُمْ هُمْ (ہمارے خدا! ہمیں بھول چوک پر مواخذہ نہ کر)
- (۶) لَا تَسْأَلُنَّ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں)
- (۷) لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ) :

# سنن نہدہر

## ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے یہ جنسیں تیرہ ہیں :-

- (۱) مہوز الفاء (۲) مہوز العین (۳) مہوز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) جوف واوی (۷) جوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مغروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دو سکر کے ساتھ ملایا جائے تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے۔

۱۔ مہموز الفاء واجوف واوی۔ باب نَفْرٍ يَنْفِرُ سے الْأَوْبُ (رجوع کرنا) أَبِ يُوْبُ بروزن قَالَ يَقُولُ ہمزے میں قواعد مہوز جاری ہوں گے اور وہیں قواعد معتل واوی مگر جس جگہ مہوز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا۔ معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی۔ یُوْبُ کہ اصل میں يُوْبُ تھا قاعدہ۔ رَأْسٌ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واو کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔

(۲) مہموز الفاء واجوف یائی۔ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے الْأَيْدُ (قوی ہونا)۔ اَدْيَيْدُ بروزن بَاعَ يَبِيعُ اس باب میں بھی قاعدہ بالاجاری رہے گا۔ يَبِيعُ بقاعدہ نقل حرکت يَبِيعُ کے وزن پر رہے گا۔

(۳) مہموز الفاء وناقص واوی باب نَفْرٍ يَنْفِرُ سے الْأَلْوُ (کوٹا ہی کرنا) الْأَيَا لُو ابروزن دَعَايِدُ عَوَا ہمزہ میں قاعدہ مہوز اور وہیں قاعدہ ناقص جاری ہوگا۔

(۴) مہموز الفاء وناقص یائی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے الْأَيْتَانُ (آنا) آتِي يَأْتِي بروزن رَمِي يَرْمِي باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے الْأَبَاؤُ (انکار کرنا) أَبِي يَأْتِي :-



(۵) مہموز الفاء ولفیف مقرون باب فَرَبْ يَفْرِبُ سے اَلَاوِي (پناہ لینا) اَوِي يَأْوِي بروزن طَوِي يَطْوِي .

(۶) مہموز العین و مثال واوی باب فَرَبْ يَفْرِبُ سے اَلْوَادُ رَزْدَه در گور کرنا) وَاَدَّ يَدُّ بروزن وَاَدَّ يَدُّ .

(۷) مہموز العین و ناقص یائی باب فَتَحْ يَفْتَحُ سے اَلرُّوِيَّةُ (دیکھنا اور جاننا) رَأِي، يَرِي۔ مہموز کا قاعدہ نمبر ۴ اس کے باب افعال میں وجو با جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مفعول مَرِي و اسم ظرف مَرَأِي اور اسم آل مَرَاة کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کا حذف جوازی ہے۔

(۸) مہموز العین و لفیف مفروق باب فَرَبْ يَفْرِبُ سے اَلْوَأِي (وعدہ کرنا) وَاوِي يَوِي بروزن وَاوِي يَوِي .

(۹) مہموز اللام و اجوف یائی باب فَرَبْ يَفْرِبُ سے اَلْمُهِي (انا) جَاءَ يَهِي بروزن بَاعَ يَبِيعُ باب فَتَحْ يَفْتَحُ سے اَلْمَشِيَّةُ (چاہنا) شَاءَ يَشَاءُ

(۱۰) مہموز الفاء و مضاعف باب نَصْرَ يَنْصُرُ سے اَلْاِمَامَةُ (امام ہونا) اَمَّ يَوْمٌ بروزن مَدَّ يُمَدُّ۔ ماضِي۔ مضارع۔ امر۔ نہی اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدہ مضاعف کو ترجیح دیں گے۔ پس اَمَّ میں يَمُدُّ کا حکم جاری ہوگا اور اَمَّنْ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزہ متحرک دوسرے ہمزہ کو دہرایا جائے گا۔

(۱۱) مثال واوی و مضاعف باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اَلْوُدُّ (دوست رکھنا) وَاوُدُّ بروزن مَسَّ يَمْسُ .

ۛ

# سبق نمبر ۵

## خاصیات ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں یہ معنی کبھی بہ سبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے اوصاف خلقی باب گرم نگرہم اور عوارض نفسانی باب سمع لسمع کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ خبر کو مزید فیہ میں لیجانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنی اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خروج (نکلنا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لائے تو اخراج (نکالنا) ہوا جس میں زائد معنی تعدیت کے پیدا ہو گئے۔

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دے کر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں جیسے ذہب (سونا) اسم جامد ہے اور ذہب (سونے کا گلت کیا) فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلت کرنے کے جدید معنی پیدا ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے۔

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (فرب، نقر، سمع) کثیر الخواص ہیں ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور اتم ابواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں۔



# ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

## بیان خاصیت

باب

اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہار غلبہ کے واسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے **يُنْجَا مَعْنَى زَيْدٍ فَأَخْضَمَهُ** (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں) مگر میں جھگڑنے میں اس پر غالب آتا ہوں :-

مغالبہ

اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ مگر جب کہ مثال واجوف یائی و ناقص یائی ہو جیسے **يَبَا مَعْنَى زَيْدٍ فَأَبْرَأَهُ** (زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے) مگر میں اس خرید و فروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں) :-

واجوف یائی

تنبیہ :- اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص و اووی ہو تو پہر کیف باب نصر سے ذکر کیا جائے گا۔ خواہ اصل وضع میں اس سے مستعمل نہ ہو جیسے **يُنْجَا مَعْنَى زَيْدٍ فَأَخْضَمَهُ** (زید میں اور مجھ میں مار کٹائی ہوتی ہے، مگر میں اس پر مار کٹائی میں غالب آتا ہوں) اگر فعل مذکور مثال و اووی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہار غلبہ عموماً ضرب سے ہوگا۔ جیسے **يَبَا مَعْنَى زَيْدٍ فَأَبْرَأَهُ** (زید کا مجھ سے زیر کی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زیر کی میں اس پر غالب آتا ہوں) ان دونوں مثالوں میں **أَخْضَمَ** بضم الزا اور **أَبْرَأَ** کو انہی بکسر الہا پڑھینگے اگرچہ دراصل پہلا مکسور الزا اور دوسرا مضموم الہا ہے۔

# سبق نمبر ۱۵

بَابُ

## بَيَانُ خَاصِيَّةِ

بَابُ

یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنجِ خوشی - بیماری - رنگ - عیوب اور  
 حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے حَزَنٌ (غمناک ہوا) فَرَحٌ  
 (خوش ہوا) سَقَمٌ (بیمار ہوا) کِدْرٌ (گدلا ہوا) عَوْرٌ (کانا ہونا) بَلِغٌ (کشادہ ابرو ہوا)

بَابُ  
 بَابُ  
 بَابُ

اس باب کی خاصیت لفظی ہے، اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جنکے میں یا لام  
 کلمے کی جگہ حرفِ حلقی ہو جیسے ذَهَبٌ (وہ گیا) وَضَعٌ (اس نے رکھا) مگر رُكِنٌ  
 رُكِنٌ وَا بِي يَابِي چندان الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آئے ہیں۔

بَابُ  
 بَابُ  
 بَابُ

تنبیہ :- عین یا لام کلمے کا حرفِ حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب  
 بنتے ہیں۔ جیسے وَقَدْ يَعِدُ - يَبْلُغُ يَبْلُغُ۔ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دو ہم جنس ہوں تو  
 وہ لفظ اس باب سے نہیں ہوتا۔

بَابُ  
 بَابُ  
 بَابُ

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصافِ حلقی پائے جاتے  
 ہیں جیسے حَسَنٌ (خوبصورت ہوا) شَجِيعٌ (دلیر ہوا) اور جو اوصاف بار بار کے  
 تجربہ اور مشق سے مثل اوصافِ طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل  
 ہیں جیسے فَحْرٌ (سمجھدار ہوا) اَدَبٌ (صاحب ادب ہوا)

نکتہ لطیف :- اوصافِ حلقی و عوارضِ نفسانی بابِ تَمَعٍ سے بھی آتے ہیں مگر فرق  
 صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً دوام پر  
 دلالت کرتے ہیں جیسے حَسِينٌ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر  
 زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں جیسے فُرْحَانٌ :-

اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبٌ وَ نَقِيسٌ) اور چند الفاظ  
 مثالِ واوی کے آئے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرَمٌ (سوج گیا)  
 وَرِثٌ (وارث ہوا) وغیرہ۔

بَابُ  
 بَابُ  
 بَابُ

اے حرفِ حلقی چھ ہیں۔ ہمزہ آؤ۔ حَاو۔ حَاو۔ حَاو۔ عَسِين۔ عَسِين۔

# سبق نمبر ۵۰

## ابواب ثلاثی مزید فیہ

| نام   | جانب   | افعال   | تفہیم  |
|-------|--|---|--|
| م     | لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرتا ... | أَخْرَجْتُمْ (میں نے اس کو نکالا) اَخْرَجْتُكُمْ (میں نے اس سے نہر کھودائی) | خَرَجْتُكُمْ (میں نے اس کو نکالا) اَخْرَجْتُكُمْ (میں نے اس سے نہر کھودائی)        |
| تصییر | کسی چیز کو ماخذ بنانا  | أَشْرَكَ الْفَعْلُ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنائی                         | أَشْرَكَ الْفَعْلُ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنایا (ماخذ و شراک)                  |
| سلب   | کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا                                  | بَكَرَ لَيْلًا زَيْدٌ زَيْدٌ نَزَلَ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنائی        | بَكَرَ لَيْلًا زَيْدٌ زَيْدٌ نَزَلَ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنایا (ماخذ و شراک) |
| مباذع | ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا                              | أَصْبَحَ زَيْدٌ زَيْدٌ نَزَلَ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنائی              | أَصْبَحَ زَيْدٌ زَيْدٌ نَزَلَ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنایا (ماخذ و شراک)       |
| مجان  | کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی یا کمی سے زیادتی یا کمی   | أَسْرَعَ الْفَعْلُ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنائی                         | أَسْرَعَ الْفَعْلُ فِي مَبْنًى جُوتی شراک دار بنایا (ماخذ و شراک)                  |



# مکرمات فیہ کے خواص

|                            |   |   |   |
|----------------------------|---|---|---|
| مفعول کو فعل ماضی میں لایا | مفعول کو فعل ماضی میں لایا  | مفعول کو فعل ماضی میں لایا  | مفعول کو فعل ماضی میں لایا  |
| صیغہ                       | صاحب ماضی ہونا  | صاحب ماضی ہونا  | صاحب ماضی ہونا  |
| حلیہ                       | کسی چیز کا ماضی کے وقت کو پہنچنا  | کسی چیز کا ماضی کے وقت کو پہنچنا  | کسی چیز کا ماضی کے وقت کو پہنچنا  |
| مکمل                       | فعل نے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو مستجاب کیا۔     | فعل نے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو مستجاب کیا۔     | فعل نے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو مستجاب کیا۔     |
| نسبت                       | کسی چیز کو ماضی کی طرف نسبت کرنا  | کسی چیز کو ماضی کی طرف نسبت کرنا  | کسی چیز کو ماضی کی طرف نسبت کرنا  |
| الساخ                      | کسی چیز کو ماضی پہنچانا   | کسی چیز کو ماضی پہنچانا   | کسی چیز کو ماضی پہنچانا   |
| تخلیض                      | کسی چیز کو ماضی سے جڑنا   | کسی چیز کو ماضی سے جڑنا   | کسی چیز کو ماضی سے جڑنا   |
| مخبر                       | کسی چیز کو ماضی یا مشی ماضی بنانا   | کسی چیز کو ماضی یا مشی ماضی بنانا   | کسی چیز کو ماضی یا مشی ماضی بنانا   |
| مضارع                      | اقتضای کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق                                   | اقتضای کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق                                   | اقتضای کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق                                   |
| ابتداء                     | کسی فعل کا ابتداء اس باب سے آنا ہر دوں کے لئے ہر دوں کے لئے ہر دوں کے لئے | کسی فعل کا ابتداء اس باب سے آنا ہر دوں کے لئے ہر دوں کے لئے ہر دوں کے لئے | کسی فعل کا ابتداء اس باب سے آنا ہر دوں کے لئے ہر دوں کے لئے ہر دوں کے لئے |

أَبَتْ وَالْفَرْسُ { میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا }

أَبَتْ أَبَتْ رُكَّائِهِ دَوْدَهُ وَالِي هُوَ كَتَبَ مَاضِي لَبَّنَ

أَحْصَا الْأَرْبَعُ رَكْعَتِي كَانَتْ وَقْتُ بِنَاءِ صَاحِدٍ مَاضِي

بَشَّرْتُهَا بِأَبْنَاءٍ { میں نے اس کو خوشخبری دی }

أَكْفَرْتُ رَبِّي أَرِيحُ نِي زَيْدٍ كَوْنِ نِسْبَتِ كِي

...

...

...

أَشْفَقْتُ رَبِّي زَيْدٍ زِيَادًا مَادَهُ حُرْدٌ شَفَقَتْ

دَوْرًا فَطَحِيحًا وَرَفَّتْ شُكْرًا وَارْتَجَى مَاضِي نَزَرَ

...

...

فَسَقَتْ زَيْدًا أَرِيحُ نِي زَيْدٍ كَوْنِ نِسْبَتِ كِي مَاضِي فَتَحَى

جَلَّاتِ الْفَرَسِ أَرِيحُ نِي زَيْدٍ كَوْنِ نِسْبَتِ كِي مَاضِي جَلَّاتِ

دَهَبَتْ الْأَمَانَةَ أَرِيحُ نِي زَيْدٍ كَوْنِ نِسْبَتِ كِي مَاضِي دَهَبَتْ

نَصْرًا زَيْدًا عَمْرُوًّا أَرِيحُ نِي زَيْدٍ كَوْنِ نِسْبَتِ كِي مَاضِي نَصْرًا

هَلَّلًا أَرِيحُ نِي زَيْدٍ كَوْنِ نِسْبَتِ كِي مَاضِي هَلَّلًا

...

## الف

### فوز

| نام         | باب                                   |   |  |
|-------------|---------------------------------------|---|--|
| تکلمہ       | ماخذ میں تصحیح لانا کرنا              | تَشَجِّعُ عَمْرُوَ رَعْرُوَ بِحُكْمَتِ بَهَارِ سَبَا ( شجاعت ماخذ ) | تَكْوَفُ زَيْدٌ زَيْدٌ بَزْرٍ كَوْنِي سَبَا ( ماخذ کون )           |
| جذبہ        | ماخذ سے بہ سیر کرنا                   | تَحْوِبُ عَمْرُوَ رَعْرُوَ نَغْنَا يَوْمًا مِنْ سَبَا ( ماخذ )      | تَأْتِيهِ زَيْدٌ زَيْدٌ رَعْرُوَ مِنْ سَبَا ( ماخذ آئ )            |
| تعمُّلٌ     | ماخذ کو کام میں لانا                  | تَبْرَسُ عَمْرُوَ رَعْرُوَ دَهْمًا كَوْنِي سَبَا ( ماخذ )           | تَحْلَهُ زَيْدٌ زَيْدٌ رَعْرُوَ مِنْ سَبَا ( ماخذ حل )             |
| اِخْتِزَادٌ | کسی چیز کو ماخذ بنانا                 | تَابَطَ الصَّبِيَّ عَمْرُوَ رَعْرُوَ نَحْيًا كَوْنِي سَبَا ( ماخذ ) | تَوَسَّلَ أَلْحَى زَيْدٌ زَيْدٌ رَعْرُوَ مِنْ سَبَا ( ماخذ واسطہ ) |
| تلاویح      | کسی کا کو آہستہ آہستہ کرنا            | حَفِظَ عَمْرُوَ رَعْرُوَ نَحْوًا تَحْوِيلًا ( ماخذ حفظ )            | جَرَّعَ زَيْدٌ زَيْدٌ رَعْرُوَ مِنْ سَبَا ( ماخذ جر )              |
| تحوُّلٌ     | کسی چیز کا میں ماخذ یا اصل ماخذ بنانا | تَجَلَّ عَمْرُوَ رَعْرُوَ نَحْوًا كَوْنِي سَبَا ( ماخذ )            | نَهَضَ زَيْدٌ زَيْدٌ رَعْرُوَ مِنْ سَبَا ( ماخذ نہض )              |
| تت          | اس کے معنی اور پڑھنا                  | ...   | ...  |
| مطالعہ      | "                                     | ...   | ...  |
| فعل         | "                                     | ...   | ...  |
| ابتدا       | "                                     | ...   | ...  |

\* اس میں ماخذ فعل مطلوب و مرغوب ہوتا ہے۔



# سبق نمبر ۲۲

| اشتراك  | تخییل   | موافقت                         | موافقت                          | مطابقت                             | ابتدا  |
|---|---|--------------------------------|---------------------------------|------------------------------------|--|
| دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا یا ایک ایسی سے معمول ہونا۔ | دوسرے کو حصولِ مائدہ کا اپنے میں دکھانا                   | بجود کے ہم معنی ہونا           | افعل کے ہم معنی ہونا            | مفعل کے ہم معنی ہونا               | ایکے معنی اور اپنے کے                        |
| زیاد اور عمر نے باہم قتال کیا                               | ..  | ساقی زینب زینب نے سوز کیا یعنی | باعدت میں نے اس کو روک دیا یعنی | ھا عفتت الشیء میں نے اس کو روک دیا | ..   |
| زیاد اور عمر نے باہم وصول دھیا کیا                          | تآثر حسی زینب زینب نے دکھانے کے لئے اپنے تئیں پیار بنایا۔ | ..                             | ..                              | ..                                 | جود اس کا بڑا ہے (یعنی اونٹ بیٹھا)           |
| تلاطمہ زینب و عمر و   | ..  | ..                             | ..                              | ..                                 | تاؤلتس فتناؤل میں نے اس کو بیچری پس اپنے لئے |
| ..  | ..  | ..                             | ..                              | ..                                 | تبارک اللہ رضواتی بہت بابرکت ہے۔             |

**فائدہ**۔ باب مفاعله اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے واسطے آتے ہیں۔ لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعله میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے، اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل لیکن معنی میں کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں۔

اے تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے، بخلاف تخییل کے کہ اس میں صرف دوسرے شخص کو دعو کا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماخذ فعل طبعاً مکروہ۔

# سبق ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

| نام    | باب                          | افتتاح   | استفصال   |
|--------|------------------------------|--|---|
| انتقاد | منے اوپر گزرنے               | اجتَعَلَ الْفَارُ رُجُوعَ نَبِيٍّ تَبَايَا الْاَفْزَعُ                     | اسْتَوْطِنَ الْاَبْنَاءُ رُجُوعَ نَبِيٍّ تَبَايَا الْاَفْزَعُ |
| تصرف   | تعمیل یا خدمت میں کوشش کرنا  | اَلْاَسْبَبُ الْعِلْمُ رَايَةُ كُوشِشٍ عَلَى مَلِكِيَا                     | ...   |
| تغییر  | ناہل کا فضل اپنے لئے کرنا    | اَلْاَثَالُ الْمَشْعِيْرُ رَايَةُ اَيْنِي لَمْ يُوْنَايَا اَلْمَفْزَعِيْلُ | ...   |
| مطالعہ | منے اوپر گزرنے               | حَالَتِي فَاَحْكَمُ وَرَايَةُ اَيْنِي لَمْ يُوْنَايَا اَلْمَفْزَعِيْلُ     | ...   |
| طلب    | ماخذ طلب کرنا                | ...  | ...   |
| لیاقت  | کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا | ...  | ...   |
| تجدید  | منے اوپر گزرنے سے            | ...  | ...   |
| حسبان  | کسی چیز کو موزوں ہونے سے     | ...  | ...   |
| تحوّل  | قلب یا ہیئت یا صفت پر کرنا   | ...  | ...   |
| تصہیر  | منے اوپر گزرنے سے            | ...  | ...   |

اے کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب مطلق تحصیل سے کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے میں معاون ہونا اور کوشش کرنا خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے لَمَّا مَا كَسَبْتُمْ وَعَلَيْكُمْ اَلْكُتٰبُ (یعنی ہر جی کو اس کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ سے ادنیٰ محنت سے کی ہو اور وبال اسی صورت میں آتا ہے کہ نافرمانی کے لئے کوشش کی ہو بیشہ چونکہ اس باب کے معنی میں طلب ہوتی ہے اس لئے فعل لازم اس باب میں آنے سے مستعدی ہو جاتا ہے اے وجدان میں معنی یقین کے ہوتے ہیں اور حسان میں معنی شک کے :

# سبق نمبر ۶۲

| نام باب | لزوم و علاج | مطاوعت<br>فَعَلَ وَ أَفْعَلَ | ابتدا | مبالغہ و لون<br>و عیب | اقتضاب |
|---------|-------------|------------------------------|-------|-----------------------|--------|
|---------|-------------|------------------------------|-------|-----------------------|--------|

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب سے آئے اس کی واسطے ضرور ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو اور اسکے فاعلہ میں یہ سأت حشر نہیں آتے۔ ل۔ م۔ ر۔ ن اور تین حشر علت اگر یہ حشر ہوں اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں۔

## انفصال

|  |  |  |  |  |  |
|--|--|--|--|--|--|
| گم - اِنكَسَا  | گم - اِنكَسَا  | گم - اِنكَسَا  | گم - اِنكَسَا  | گم - اِنكَسَا  | گم - اِنكَسَا  |
| ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔ | ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔ | ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔ | ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔ | ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔ | ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔ |

## افعال - افعیال

|   |   |   |   |   |   |
|---|---|---|---|---|---|
| اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔ | اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔ | اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔ | اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔ | اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔ | اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔ |
|---|---|---|---|---|---|

## افعیال

اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اسکے معنی سے مناسبت رکھتا ہو نہیں تاکو یا ایک نئی بنا

|   |   |   |   |   |   |
|---|---|---|---|---|---|
| : | ! | ! | ! | ! | ! |
|---|---|---|---|---|---|

اقتضاب اور ابتداء میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثنائی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور ابتداء کا مادہ مستقل ہوتا ہے۔ مگر جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے جیسے اشفاق مزید فیہ کے معنی ہیں ڈرا۔ اور مجرد اشفاق کے معنی ہیں بہر بان ہوا۔



# سبق نمبر ۱۵

## ابواب باغی مجرد اور مزید فیہ کے خواص

| نام باب   | قصر  | الباس ماخذ                                     | تعطل   | اتخاذ  | تحول   | مطاوعت فَعَلَّ                                 | مبالغه   | اقتضاب   |
|-----------|--|--|--|--|--|--|--|--|
| فَعَلَّكَ | سومندل<br>اس نے اٹھوڑ کہا۔<br>سبزو قحطی<br>میں غے اس کو برقد اڑھایا۔ | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا |
| تَفَعَّلَ | ...  | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا |
| أَفْعَلَّ | ...  | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا |
| أَفْعَلَّ | ...  | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا | تَبَرَّعَ الشَّوْبِ<br>اس نے زعفرانی کپڑا رنگا |

تفسیر :- ابواب ملحقات معانی اور خاصیات میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں۔ مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے۔

اسم جامد کے اوزان | اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو ثلاثی رباعی خماسی اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں۔ (۱) ثلاثی جہد ف کلمہ کو فتح کسرہ۔ ضمتہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو انکے سوا سکون بھی آئے گا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں مگر اہل عرب اسم میں ضمتہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمتہ کے ثقیل سمجھتے ہیں۔ اب اس لئے فَعَلَ اور فَعِلٌ دونوں ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے جنکی تفصیل یہ ہے۔

فَلَسٌ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) كَتِفٌ (کنڈھا) عَصْدٌ (بازو) حَبْرٌ (وانا)  
عَنْبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قَفْلٌ (تالا) صَوْدٌ (گھورا) عُنُقٌ (گردن) ۛ  
فائدہ: بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعَلَ کا دوسرا حرف ملتی ہو تو تین طرح سے پڑھیں گے جیسے فَعِدٌ سے فَعِدٌ۔ فَعِدٌ۔ فَعِدٌ اگر حرف ملتی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے كَتِفٌ سے كِتِفٌ۔ كَتِفٌ اور فِعِلٌ۔ فَعِلٌ۔ فَعِلٌ میں دو کے حرف کا سکون بھی جائز ہے جیسے اِبِلٌ سے اِبِلٌ۔ عَصْدٌ سے عَصْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنُقٌ ۛ

(۲) اسم رباعی جہرد۔ اس کے پانچ وزن ہیں۔

جَعْفَرٌ (نام مرد) نَبِيْرٌجٌ (آرائش) بُرْشُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ)  
تَقْرِيٌّ (قِمَطْرٌ) (مذوق) (۳) اسم خماسی جہرد۔ اس کے چار وزن ہیں۔

سَنَرٌجَلٌ (بہی) قَدْ عَمِلٌ (موٹا اونٹ) حَجْمَرٌ شٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَبٌ (تھوڑی چیز)  
(۴) اسم خماسی مزید فیہ: ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں ۛ

عَصْرٌ فَوْطٌ (بامنی) خَزْعَبِيْلٌ (باطل) قِرْطَبُوْسٌ (تیز روانہ ٹیٹی) قَبَعَثَرِيٌّ  
(موٹا اونٹ) خَنْدَرٌ يَسِيٌّ (شراب کہنہ)

# سبق نمبر ۶

## مصدر کا بیان

اوزان سماعی | ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے

ہیں۔ یہ تمام اوزان دراصل ۳ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے، ان مصادر کے صرف اخیر میں زیادت کی جاتی ہے

(۲) جن کا عین کلمہ متحرک ہے۔ ان مصادر کے اول اور وسط اور آخر میں تینوں

جگہ زیادت کی جاتی ہے۔

فَعَلَ اصل وزن ہے جیسے قَتَلَ (مار ڈالنا) فَسَقَ (حکم سے باہر آنا) شَغَلَ (کام میں رہنا)

فَعَلَّتْ (زیادت تا) جیسے رَحِمَتْ (مہربانی کرنا) نَشَدَتْ (گشہ چیز کو ڈھونڈنا) كَدَرَتْ (تاریک ہونا)

فَعَلَّى (زیادت الف مقصورہ) جیسے دَعَوَى (بلانا) ذَكَرَى (یاد کرنا) بَشَّرَى (خوشخبری دینا)

فَعَلَّانٌ (زیادت الف و فون) لَيَّانٌ (مڑنا) جُرْمَانٌ (بد نصیب ہونا) غَضَّانٌ (بھٹنا)

فَعَلُّ (بلا زیادت حرف) جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈنا) خَنَقٌ (گلا گھونٹنا)

فَعَلَّتْ (زیادت تا) جیسے غَلَبَتْ (غالب ہونا) سَرَقَتْ (چرانا)

فَعَلَّانٌ (زیادت الف و فون) جیسے فَرَّانٌ (کودنا)

فَعَلُّ (بلا زیادت) جیسے صَغَرُ (چھوٹا ہونا) هَدَى (راہ دکھانا)

فَعَالٌ (زیادت الف در وسط) جیسے ذَهَابٌ (جانا) صِرَافٌ (کتیاکانز کی خواہش کرنا) سَوَّالٌ (مانگنا)

فَعَالَتْ (زیادت الف در وسط) جیسے زَادَتْ (بے نسبتی کرنا) دَرَّابَتْ (جانا) بَغَّابَتْ (نافرمانی کرنا)

فَعِيلٌ و فَعُولٌ (زیادت می و و) جیسے وَصِيضٌ (چمکنا) دَخُولٌ (آجانا)

فَعِيلَتْ و فَعُولَتْ (زیادت تا) جیسے قَطِيعَةٌ (رشتہ قطع کرنا) صُعُوبَةٌ (سخت ہونا)

مَفْعَلٌ (زیادت میم در اول) جیسے مَدْحَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا)

مَفْعَلَتْ (زیادت تا) جیسے مَسْعَاةٌ (کوشش کرنا) مَحْمَدَةٌ (سراہنا)

فَائِدَةٌ ۱۔ فَعُولٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا۔

اور وہ پانچ یہ ہیں:-

وَهُنُوءٌ (وضو کرنا) طَهُوْرًا (پاک ہونا) وُلُوْرًا (رحمیں ہونا) وَقُوْدٌ (اینڈ من ڈالنا)  
 قَبُوْلٌ (قبول کرنا)

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں۔

اسم فاعل کی مثال:- جیسے كَاذِبَةٌ (بمعنی کذب) بَاقِيَةٌ (بمعنی بقا) خَدَائِعٌ (بمعنی خدائے)  
 فرماتا ہے۔ فَمَلٌ تَرَى لَهْمًا مِّنْ بَاقِيَةٍ (کیا تو ان میں سے کسی کے لئے بقا دیکھتا ہے):

اسم مفعول کی مثال:- جیسے مَيْسُوْرًا (بمعنی يَسْرًا) مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ) خَدَائِعٌ (بمعنی خدائے)  
 فرماتا ہے۔ بِأَيْتِكُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے) مگر اسم فاعل کا وزن

بہت کم متعلق ہے کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے، اور اس سے مصدر کے معنی  
 حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادِقٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَةٌ اسم مجرد ایسا ہی اِعْطَاءٌ  
 وِعْطَاءٌ اِمْهَالٌ وِعْهَلَةٌ اِبْيَاضٌ وِبْيَاضٌ بعض لوگ ان اسماء کو حاصل مصدر  
 قرار دیتے ہیں:

## سبق نمبر ۶۸

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فَعُوْلٌ (بضم ف) کے وزن پر آتا ہے، جیسے دَخَلَ دُخُوْلًا اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعْلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے، جیسے فَرِحَ فَرْحًا اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ (بیسکون عین) کے وزن پر آتا ہے، جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا جَمِيْلًا جَمِيْلًا۔ اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَةٌ (بفتح ع) فَعْلٌ (بفتح ع) کے وزن پر آتے ہیں گے اَمَةٌ عِظْمًا كَرْمًا حُسْنًا

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے، خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور جیسے مَفْعَعٌ (کھولنا) مَفْعَلٌ (مار ڈالنا) مَفْرَبٌ (مارنا) اور مَفْرَجٌ (بکسر عین) شاذ ہے، کبھی اسکے آخر میں ت بھی لاحق ہوتی ہے بَسْتَلَةٌ (پوچھنا)

(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسلے معنی وحدت کے بنا کیا جائے

تَوْفَعَلَةٌ کے وزن پر اور جب واسطے معنی نوع کے بنا کیا جائے تو فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے جَلَسَ سے جَلَسَةٌ (ایک دفعہ بیٹھنا) مَرَّةً کے واسطے اور جَلَسَتْ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے اگر مصدر کے آخر میں ت ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا جیسے هَدَايَةٌ وَاحِدَةٌ وَ هَدَايَةٌ حَسَنَةٌ۔

فَاعِلَةٌ: فعلتہ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُكَلَّتْ (نوالہ) اور فَعَالَةٌ اس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قَلَامَةٌ (تراشہ ناخن) (۴) افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں، ان کے مھاگانے اور ان ذیل پر آتے ہیں:

فِعَالَةٌ حُرُوفٍ اور فِعَالَةٌ حُرُوفٍ کے واسطے جیسے خِيَاطَةٌ (سینا) تِجَارَةٌ (سوداگری) بعض الفاظ اس وزن پر بافتح بھی آتے ہیں جیسے وَكَاةٌ (دوکیل ہونا) وَوَايَةٌ (حکومت کرنا) فَعْلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوْلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) فُعَالٌ اور فَعِيلٌ اصوات کے واسطے نُبَاحٌ (رکتے کا بھونکنا) مُرَاغٌ (چیننا) هَدِيرٌ (کبوتر کا آواز دینا) زَيْبٌ (شیر کا آواز کرنا) اور نیز فُعَالٌ دردوں اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعٌ (درد سر ہونا) مُعَالٌ (کھاننا) فُعْلَةٌ رنگوں کے واسطے جیسے حُمْرَةٌ (سرخ ہونا) كُدْرَةٌ (گدلا ہونا)

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تفعّالٌ اور فَعِيلِيٌّ کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوْلَانٌ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ حَشِيئَةٌ (زیادہ برا نگیختہ کرنا) مبالغہ حَشٌّ۔ دَيْبِيٌّ (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ وَايَةٌ۔

۔۔۔

# سبق نمبر ۱۰۸

## تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو علامتیں تین ہیں۔  
 ۱۔ اے یہ علامت تانیث کی ہے، اسمائے جامد اور صفات دونوں کے ساتھ  
 آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کے لئے لگائی جاتی ہے جیسے  
 امرؤ سے امرأة قاتل سے قاتلة۔

(۲) الف مقصورہ :- افعال تفضیل کا مؤنث فعلاً اس کے لگانے سے بنتا ہے  
 جیسے احسن (نیک مرد) سے حسنة (نیک عورت) :-

(۳) الف ممدودہ :- افعال صفتی کا مؤنث فعلاً بنانے کے واسطے  
 یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے۔ جیسے ابيض (گورے رنگ کا آدمی) سے بيضاء  
 (گورے رنگ کی عورت) :-

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری لفظی۔

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں زبانا دار جیسے امرأة (عورت) کہ اس کے  
 مقابلے میں امرؤ (مرد ہے) :-

لفظی :- وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو کبھی اس میں علامت تانیث لفظوں میں  
 ظاہر ہوتی ہے جیسے ظلمة (اندھیرا) بشری (خوشخبری) صحراء (جنگل) اور  
 کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے، جیسے ارض (زمین)  
 دار (گھر) پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

۱۔ تانیث کے علاوہ اور مطلب کے لئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً امرأة۔ نوع جس کا  
 بیان صفحہ ۱۰۷ میں ہو چکا ہے۔ ایسا ہی وحدت اور جمع کے واسطے بھی جیسا کہ جمع کے بیان  
 میں مذکور ہوگا۔

مَوْنَت سماعی کی شناخت کے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں، صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے، اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کئے جاتے ہیں۔

- اول :- وہ الفاظ جو عموماً مَوْنَت مستعمل ہوتے ہیں :-
- (الف) بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اُذُن (کان) عَیْن (آنکھ) وغیرہ صرف حَاجِب (ابرو) خُد (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔
- (ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ - خُرْطُوْمٌ - طَلَاؤٌ وغیرہ۔
- (ج) ہوا کے تمام نام جیسے رِيْحٌ - صَرْصَرٌ وغیرہ ؛
- (د) دوزخ کے کل نام جیسے جَهَنَّمٌ - سَقْرٌ وغیرہ۔
- (ه) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے ؛

دوم :- وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں ؛

(الف) شہروں کے نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل بقعہ کے مَوْنَت ہوتے ہیں ؛

- (ب) حرف تہجی مثلاً الف - ب - ت وغیرہ اور حرف عامل مثلاً مِنْ وَاِلٰی وغیرہ
- (ج) اسم جمع مثلاً رُكْبٌ - (اسم جمع رَاكِبٌ) عَبِيْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) لیکن اِبِلٌ - خَيْلٌ - عَنَسٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں۔

اے کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا ؛

اساتے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مَوْنَت لایا جائے گا اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مَوْنَت اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو سے معلوم ہوگا۔

# سبق نمبر

## تشنیہ و جمع کا بیان!

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:-

۱- واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ - امْرَأَةٌ۔

۲- تشنیہ جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح

اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ - امْرَأَتَانِ ؛

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں ؛

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں و کا بدل ہو تو و ہو جاتا ہے جیسے عَصَا

سے عَصَوَانِ اور تہی کا بدل ہو تو تہی ہو جاتا ہے جیسے فِتْيَانِ سے فِتْيَانِ ، اور غیر سہ

حرفی میں عموماً تہی ہو جاتا ہے۔ خواہ و یا تہی کا بدل ہو۔ جیسے مَصْطَفَا (مادہ صَفْوُ)

سے مَصْطَفِيَانِ اور مُجْتَبِي (مادہ جَبِي) سے مُجْتَبِيَانِ ، خواہ علامت تانیث ہو جیسے

جَبَلِي سے جَبَلِيَانِ ؛

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قَسْرًا سے

قَسْرَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا و سے بدلنا واجب ہے

جیسے خَمْرًا سے خَمْرَانِ ورنہ جائز جیسے كِسَارًا سے كِسَارَانِ كِسَاوَانِ ؛

۱۔ تشنیہ کی اصلی علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں

ی ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَيْنِ اس کا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا

۲۔ اس بات کی شناخت کہ الف و کا بدل ہے یا تہی کا تو یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی

میں بصورت الف ہو تو و کا بدل سمجھو اور بصورت تہی ہو تو تہی کا اور غیر سہ حرفی میں مطلقاً

کی صورت میں ہوتا ہے مگر اصلی مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ؛

؛



۳۔ جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں۔  
 اول جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اس کے آخر میں و ساکن  
 ماقبل مضموم اور نون مفتوح (و۔ ن) زیادہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی  
 ہے جیسے مُسَلِّمٌ سے مُسَلِّمُونَ اور آ۔ ت لگانے سے جمع مؤنث۔ جیسے ہِنْدٌ  
 سے ہِنْدَاتٌ۔ اگر واحد کے آخر میں ت تانیث کی ہو، تو گر جاتی ہے جیسے  
 مُسَلِّمَةٌ سے مُسَلِّمَاتٌ ۛ

تندیہ ۱۔ جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع رَو۔ ن سے آئے گی،  
 جیسے زَيْدٌ۔ زَيْدُونَ۔ قَاتِلٌ۔ قَاتِلُونَ ۛ

(۲) اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو تو جمع آ  
 ت۔ سے آئے گی۔ جیسے ہِنْدٌ۔ ہِنْدَاتٌ۔ قَاتِلَةٌ۔ قَاتِلَاتٌ اور صَافِنٌ (عمد گھوڑا)  
 صَافِنَاتٌ ۛ

ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم صرف

ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے غیر علم یا صفت غیر ذوی العقول کی  
 نہیں ہوتی۔ پس رُجُلٌ کی جمع رُجُلُونَ اور نَابِہٌ کی جمع نَابِہُونَ نہیں ہو سکتی  
 کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے  
 اَرْضٌ سُنَّةٌ کی جمع اَرْضُونَ۔ سُنُونَ خلاف قیاس آئی ہے ۛ

دوم ۛ۔ جمع مکسر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے ۛ

اس کی دو قسمیں ہیں،

ایک جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔

دوسری جمع کثرت۔ جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔

جمع قلت کے چار وزن ہیں اور کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ تر سماع پر

منحصر ہیں۔ مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۛ۔

# سبق نمبر ۱۱۲

## جمع قلت کے اوزان

| وزن جمع   | وزن نفع | امثلة   |
|-----------|---------|---|
| اَوْجُكَا | فَعْلٌ  | فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلَسٌ جمع یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا۔<br>قَوْسٌ (کمان) جمع اَقْوَسٌ اور عَيْنٌ (چشمہ) کی جمع اَعْيُنٌ شاذ ہے<br>اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا حرف سمر مذہ ہو اور مؤنث معنوی ہو یہ جمع<br>بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ رہا تھ کی جمع اَذْرُعٌ                              |
| اَوْجُكَا | فَعْلٌ  | یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے۔ خواہ اسم ہو خواہ صفت جیسے<br>تَوْبٌ (کپڑا) اَلتَّوَابُ جمع۔ ضیف (مہمان) اَضْيَافٌ جمع۔   |
| اَوْجُكَا | فَعْلٌ  | حُرٌّ (اصیل) اَحْرَارٌ جمع<br>عِيدٌ (م) اَعْيَادٌ جمع<br>بَطْلٌ (جوان) اَبْطَالٌ جمع<br>كَيْفٌ (موندھا) اَلْكَافُ جمع<br>.. ..<br>عَصْدٌ (بازو) اَعْضَادٌ جمع<br>عَنْقٌ (گردن) اَعْناقٌ جمع<br>عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ جمع<br>عَنْبٌ (انگور) اَعْنَابٌ جمع<br>شَرِيفٌ (بزدگ) اَشْرَافٌ جمع |
| اَوْجُكَا | فَعْلٌ  | یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف سمر مذہ ہو۔<br>جیسے طعام (کھانا) اَطْعِمَةٌ جمع۔ رَغِيفٌ۔ رَوِيٌّ۔ اَرْغِفَةٌ جمع اور صفت<br>مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے حَبِيبٌ (دوست)<br>اَرْجَبٌ۔ (جمع)   |
| اَوْجُكَا | فَعْلٌ  | صَبِيٌّ (لڑکا) صَبِيَّةٌ (لڑکی) جمع<br>فَتَى (جوان) فِتْيَةٌ جمع<br>غَلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ جمع   |

(۱) جمع قلت چار استا بنیہ : اَفْعَلٌ وَاَفْعَالٌ وَاَفْعَلَةٌ۔ اَفْعَلَةٌ۔

# جمع کثرت کے اوزان

| مذہب     | وزن      | شرط            | امثلاً   |
|----------|----------|----------------|--|
| فعل      | افعل     | صفت مشبہ       | أَحْمَرُ (سرخ) حُمْرٌ - جمع                                      |
| فعل      | فِعَالٌ  | مضاعف ہو       | حَارٌّ (گدھا) حُمُرٌ جمع کتاب (کتاب) کُتُبٌ - جمع                |
|          | فَعِيلٌ  | اسم یا صفت     | رَغِيفٌ (روٹی) رُغْفٌ جمع - نَذِيرٌ (درانے والا) نَذِيرٌ جمع     |
|          | فِعُولٌ  | بمعنی فاعل     | عَمُودٌ (ستون) عُمُدٌ جمع - صَبُورٌ (صابر) صَبِيرٌ جمع           |
| فعل      | فَعَلَةٌ | اسم اجوف ہو    | نُوبَةٌ (باری) نُوبٌ جمع   |
|          | فُعَلَةٌ | اسم ہو         | بُرُقَةٌ (پتھر یا کپڑا) بُرُقٌ جمع - شُبُهَةٌ (بدھنی) شُبُهٌ جمع |
|          | فُعَلَةٌ | مونث اسم تفضیل | نُفْرَى (زیادہ مددگار عورت) نُفْرٌ جمع                           |
| فِعَلٌ   | فِعَلَةٌ | اسم ہو         | بُزْدَةٌ (تھیلی) بُزْدٌ جمع - بَزْدَةٌ (گروہ) بَزْدٌ جمع         |
| فَعَلَةٌ | فَاعِلٌ  | صفت ماقبل فاعل | طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ جمع   |
| فَعَلَةٌ | فَاعِلٌ  | صفت ماقبل فاعل | قَاضٍ (قاضی) قُضَاةٌ جمع کہ اصل میں قُضِبَةٌ تھا۔                |
| فَعَلَةٌ | فِعْلٌ   | .....          | قِرْدٌ (بندر) قِرْدَةٌ جمع                                       |
| فِعْلٌ   | فَاعِلٌ  | صفت            | نَائِبٌ - نَائِبَةٌ (خوابندہ) نَوَائِبٌ جمع                      |
| فِعَالٌ  | فَاعِلٌ  | صفت ماقبل صحیح | جَابِلٌ (نادان) جُهَالٌ جمع                                      |
| فعل      | فَعْلٌ   | غیر اجوف       | زَنْدٌ (پہنچا) زَنْدٌ جمع - صَنْبٌ (دشوار) صَنْبٌ جمع            |
|          | فَعْلٌ   | مضاعف اجوف     | جَبَلٌ (پہاڑ) جِبَالٌ جمع حَسَنٌ (نیک) حَسَانٌ جمع               |
|          | فَعْلٌ   | ناقص نہ ہو     | قَصْفَةٌ (پیالہ) قِفَاعٌ جمع - رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ جمع       |
| فعل      | فَعْلَةٌ | اسم            | كِرِيمٌ (بزرگ) كِرَامٌ جمع                                       |
|          | فَعْلَةٌ | مونث           | عَفْشَى (پیاپی عورت) عِفَاشٌ جمع                                 |

امثلة

| وزن جمع | وزن مفرد شرط | امثلة  |
|---------|--------------|--|
| فعل     | فعل          | فلس (پیسہ) فلوس جمع (پیسے) جمع (بوجھ) عمول جمع |
| فعل     | فعل          | قرء (حیض) قرود جمع - ذکر (نر) ذکور جمع         |
| فعل     | فعل          | بذرة (م) بذور جمع                              |
| فعل     | فعل          | راغيف (م) رغان جمع                             |
| فعل     | فعل          | راكب (سوار) ركبان - امر بمز ان - شجاع - شجاعان |
| فعل     | فعل          | سريع (تیز رو) سريعان - شجاع - شجاعان           |
| فعل     | فعل          | صرد (کنشک) صردان                               |
| فعل     | فعل          | تاج (تاج) تاجان - عود (کڑی) عیدان              |
| فعل     | فعل          | جريح (مجروح) جرحى                              |
| فعل     | فعل          | جمل (بکری) جملة - ظربان (چھوٹا سا جانور) ظربان |
| فعل     | فعل          | جبان (بزدل) جبناؤ - شجاع - شجاعاء              |
| فعل     | فعل          | شريف (شرفاء) شاعر - شعراء                      |
| فعل     | فعل          | غني (دولتمند) اغنياء حبيب (دوست) احباب         |
| فعل     | فعل          | صحرار (جنگل) صحرار - فتوى (حکم شرعی) فتاوى     |
| فعل     | فعل          | ذري (رگی) ذراري - سعدی (نام عورت) سعادي        |
| فعل     | فعل          | حرمي (مشکی بکری) حرامی - خنثی (بھیرا) خنثا     |
| فعل     | فعل          | سكران - سكارى                                  |
| فعل     | فعل          | اسير (رقیب) اسارى                              |
| فعل     | فعل          | سكران - سكارى                                  |

# منتہی الجموع کے اوزان

| وزن جمع  | وزن مفرد   | شرط          | امثله  |
|----------|------------|--------------|--|
| مفاعِل   | مَفْعَلٌ   | اسم ظرف      | مَسْجِدٌ مَسَاجِدٌ - جمع مِفْرَبٌ مَفْرَبٌ - جمع   |
| مفاعِل   | مَفْعَلَةٌ | اسم آر       | مَكْرَمَةٌ مَكْرَمَاتٌ (بزرگی) مَكْرِمٌ مَكْرِمٌ - جمع                                   |
| فواعِلان | فَاعِلَةٌ  | اسم ہویا صفت | گائتہ (پیش شانہ اسپ) گَوَائِبٌ - جمع - نائمتہ نَوَائِمٌ - جمع                            |
| فواعِلان | فَاعِلٌ    | اسم ہویا صفت | گاہل (موندھا) گَوَاهِلٌ - جمع - نائِقٌ رِبِیغِنے والا نَوَائِقٌ - جمع                    |
| فواعِلان | فَعِيْلَةٌ | اسم ہویا صفت | سَفِيْنَةٌ رَشْتی (سفان جمع نفیثہ عمدہ) نَفَاسٌ - جمع عَجْوَزَةٌ رُبُصِیَا (عجائز) - جمع |
| فواعِلان | فَعُوْلَةٌ | صفت          | حَاْمَةٌ رِکْبُوْتٌ (حائم جمع رسالتہ خط) رسائل جمع                                       |
| فواعِلان | فِعَالَةٌ  | اسم          | ذَوَابٌ رِزْفٌ (ذواب جمع شائل رخصلت) شَائِلٌ - جمع                                       |
| فواعِلان | فَعْلَاءٌ  | اسم ہویا صفت | عِزَارٌ رِجْلٌ (عذارئ) عِزَارٌ - جمع - عِزَارٌ رِجْلٌ (کنواری) عِزَارٌ - جمع             |
| فواعِلان | فَعْلَى    | اسم          | ذِفْرٌ رِجْلٌ (ذفر) ذِفَارٌ - جمع  |
| فواعِلان | فَعْلَى    | اسم          | ذِفْرٌ رِجْلٌ (ذفر) ذِفَارٌ - جمع  |
| مفاعِل   | مِفْعَالٌ  | اسم آر       | مِصْبَاحٌ رِجْرَاحٌ (مصابیح) مِصَابِیحٌ - جمع  |
| مفاعِل   | مَفْعُولٌ  | ...          | مَلْعُونٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلْعَائِنٌ  |

منتہی الجموع کے اوزان اور جمع تھانہ

تذکرہ ۱۔ جو اسم رباعی یا اس کا ہوزن ہو اس کی جمع قیاساً اوزان ہنرا کے مطابق آئیگی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعْفَرَاتٌ  
 اَصْبَحٌ (صبح) اَصْبَاحٌ۔ اگر آخر میں ة ہو تو گر جائے گی جیسے تَجْرِبَةٌ تَجَارِبٌ۔ اگر آخر حرف سے پہلے  
 مذہ زائد ہو تو ہی ماقبل سکور سے بدل کر اس کی جمع وزن نمبر ۲ کی صورت میں ہوگی جیسے قِرطاسٌ  
 قِرطَاسٌ (قراطیس سلطان (بادشاہ) سَلَاطِیْنٌ۔ اِقْلِیْمٌ وِلايَتٌ۔ اَنَابِیْمٌ جو خواہی ہو اس کا اخیر حرف گرا کر  
 اوزان ہنرا کے مطابق جمع بناؤ جیسے مَفْرَجٌ رِجْلٌ (سفارج اگر اخیر حرف سے پہلے مذہ زائد ہو تو  
 اس کو بھی گرا دو جیسے عَمْدٌ رِیْبٌ۔ بِلْبَلٌ عَمَادٌ جمع۔

(۱) کبھی جمع کے حرف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور اسکو اصطلاح میں جمع من غیر لفظ کہتے ہیں جیسے امرأۃ کی جمع نسائے اور ذوی جمع اولواہ (۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، جیسے ام (ماں) اُمہات۔ فم (منہ) فموات۔ ماء (پانی) میاء۔

(۳) کبھی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے فلک و کشتی و کشتیاں۔ (۴) کبھی جمع کی جمع کیجاتی ہے اور اس کو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے۔

کَلْبٌ (کتا) اَكْلَبٌ (گلاب)  
نِعْمَةٌ (نعمت) اَنْعَمٌ (انعام)  
حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ (حُمُرَاتٌ)  
بَيْتٌ (گھر) بَيْوتٌ (بَيْوتَاتٌ)

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ وہ کے ساتھ واحد پر اور بدون ت کے جنس پر اور کبھی وہ کے ساتھ جنس پر اور بدون ت کے واحد پر دلالت کرتے ہیں، انکو اسم جنس کہتے ہیں جیسے

شَجَرَةٌ (درخت) شَجَرٌ (درختیاں)  
تَمْرَةٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں)  
كَمَاةٌ (کھنسی) كَمَاةٌ (کھنسیاں)  
جَبَابٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبَابَةٌ (بہت سی گھاس)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ان میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں، اور ان کا واحد نہیں ہوتا جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَهْطٌ (جمعا) یا واحد ہوتا ہے، مگر اسکا وزن جمع کے وزن سے خارج ہوتا ہے جیسے رَاكِبٌ (سوار) رَاكِبٌ (سواران) رَفِيقٌ (بھراہی رفیقہ) (بھراہیان) خَادِمٌ (خدمتگار) خَادِمٌ (خدمتگاران صاحب) صَحَابَةٌ (صحابہ)

ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں۔

## سبق نمبر

### نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں یاے مشدود یا قبل مکسور برہمانے کو نسبت کہتے ہیں۔ اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب، اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یاے نسبت لگائی گئی ہے اسکے ساتھ کس چیز کا تعلق ہے جیسے ہندی (جو ہند سے کچھ تعلق ہو) مسیچی (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو)۔ نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں۔

(۱) جس لفظ کے آخر میں ة ہو نسبت کی وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے، جیسے: کَوْفَةٌ كَوْفِيٌّ مَكَّةٌ مَكِّيٌّ اور نسبت کے بعد مؤنث کیلئے ة زیادہ کر دی جاتی ہے جیسے كَوْفِيَّةٌ وَمَكِّيَّةٌ

(۲) فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ فَعِيلَةٌ جیسا نقص ہو تو پہلی ہی کو دور کریں اور دوسری کو و سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں جیسے عَلِيٌّ عَلَوِيٌّ غَنِيَّةٌ غَنَوِيٌّ أُمِيَّةٌ أُمُوِيٌّ

(۳) جو اسم غیر اجوف وغیر مضاعف فَعِيلَةٌ يَفْعُولَةٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فَعِيلَةٌ کے وزن پر ہوں حرف علت اور ة کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے جیسے: مَدِينَةٌ مَدَائِنِيٌّ كَهْوَلَةٌ كَهْلِيٌّ جُهَيْنَةٌ جُهَيْتِيٌّ مَدِينَةٌ مَدَائِنِيٌّ مَدَائِنِيٌّ اور سَلِيْقَةٌ سَلِيْقِيٌّ

طَبِيْعِيٌّ اور سَلِيْقِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۴) فَعِيلٌ اور فَعِيلٌ صحیح سے ہی نہیں گرتی جیسے رَبِيْعٌ رَابِعِيٌّ عُبَيْدٌ عُبَيْدِيٌّ مگر تَقِيْفٌ سے تَقِيْقِيٌّ اور قُرَيْشِيٌّ سے قُرَشِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے رَضِيٌّ رَضَوِيٌّ مَوْكُوِيٌّ اور پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے جیسے: مُصْطَفَاً مُصْطَفِيٌّ مَكْرَمُصْطَفَاً

بھی آیا ہے (۶) الف مدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے قُرْآنٌ قُرْآنِيٌّ اور علامت تانیث ہو تو و سے بدل ہوتا ہے جیسے بَيْضَانٌ سے بَيْضَانِيٌّ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے سَمَاءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِيٌّ و سَمَاوِيٌّ

(۷) جو یائے مشدود و سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو تو وہ قائم مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے جیسے شَانِعِيٌّ (شَانِعِيٌّ) سے شَانِعِيٌّ (امام شافعی کا پیرو)

(۸) اگر تیسری جگہ بعد کسر یا سی کے ہو تو و سے بدل جاتی ہے ماقبل کو فتح دیا جاتا ہے جیسے عَمِيٌّ (عَمِيٌّ سے عَمَوِيٌّ) حَمِيٌّ سے حَمِيَوِيٌّ اور اگر چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور و سے ابدال دونوں جائز ہیں جیسے دہلی سے دہلی و دہلوی اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے جیسے مشتری سے مشتری

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت

کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے جیسے اَخْ اَخْوَى، اَبْ اَبْوَى، دَمْ دَمْوَى۔  
 (۱) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے جیسے خُورْ خُورَانِي،  
 حَقْ حَقَانِي، هِنْدْ هِنْدَوَانِي (سیف ہندی) فَرْدْ سے فَرْدَوَانِي (مرو کا  
 آدمی) رَايْ سے رَايَانِي (رے کارہنے والا) يَمْنْ سے يَمَانِي، بَادِيْتَا سے بَدْوِيْتَا۔

# سبق نمبر

## تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیر کریں اسے مکبر  
 اور جو تغیر پا کر بنے اسے مصغر کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اس کے مدلول کی چھٹائی  
 معلوم ہوتی ہے۔ تصغیر کے پانچ وزن ہیں :

(۱) فَعِيلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے رَجُلٌ رَجِيلٌ، عَبْدٌ عَبِيدٌ،

(۲) فَعِيلٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدہ

نہ ہو جیسے مِضْرَبٌ مِضْرِبٌ، جَعْفَرٌ جَعْفِرٌ، سَفْرَجٌ سَفْرَجٌ،

(۳) فَعِيلٌ واسطے تصغیر ثلاثی و رباعی و خماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدہ ہو

جیسے مِضْرَابٌ مِضْرِيبٌ، قَرَطَا سٌ قَرَطِيسٌ، خَنْدَرِيسٌ خَنْدَرِيسٌ،

(۴) فَعِيَالٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے

سُكْرَانٌ سُكْرِانٌ، اَجْمَالٌ اَجْمِالٌ،

(۵) فَعِيْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرد کے جیسے سَفْرَجِلٌ سَفْرَجِلٌ، فائدہ اگر موت

معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں ظاہر کیجاتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) اَرْضِيَّةٌ شَمْسٌ

(سورج) شَمِيسَةٌ فائدہ علامت تانیث تثنیہ و جمع نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے

جیسے طَلْقَةٌ طَلِقَةٌ، جَبَلٌ جَبَلٌ، حَمْرٌ حَمْرٌ، رَجُلَانٌ رَجُلَانٌ، هِنْدَاتٌ هِنْدَاتٌ، بَهْرِيٌّ بَهْرِيٌّ

فائدہ جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو تصغیر کے بعد اپنی اصل پر آجاتا ہے جیسے مَدْمُنِيْدٌ۔

عِدَّةٌ وَعَيْدَةٌ، اِبْنٌ بَنِيٌّ، بَنِيَّةٌ بَنِيَّةٌ، فائدہ الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں و سے

بدلجاتا ہے اور جو تیسری جگہ ہو وہ ہی سے جیسے ضَارِبٌ ضَوْبَرٌ، حَمَارٌ حَمِيرٌ،



# ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علامتے عبر اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں ان میں سے ضروری بحثیں بفضل الہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصنفین یورپ نے معرفہ و نکرہ کے اقسام اور بحث حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اس کا بھی کیا جائے چنانچہ یہ ضمیمہ ان ہی پر مشتمل ہے۔

## سبق نمبر

### معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ و نکرہ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شے پر دلالت کرے، نکرہ وہ ہے جو غیر معین شے پر دلالت کرتا ہے۔

اسم معرفہ کی چہرہ قسمیں ہیں

(۱) علم۔ جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو جیسے زید (نام شخص) کوفہ (نام شہر)

(۲) معرف باللام یعنی جس اسم پر اُن۔ داخل ہو جیسے اُنحیث

(۳) ضمیر جیسے انا (میں) انت (تو) وغیرہ

(۴) اسم اشارہ۔ جیسے ہذا (یہ) ذلک (وہ)

(۵) اسم موصول۔ جیسے الذی (جو) الّذین (جن)

(۶) جو ان پانچوں میں سے کسی ایک طرف مضاف ہو جیسے کتاب زید (زید کی کتاب) انہیں سے نمبر

وہ وہ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ضمایر کا بیان۔ ضمیر وہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر متصل۔ جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو جیسے انا (میں) ضمیر متصل

جو اپنے ماقبل کا جزو بن کر مستقل ہو جیسے ضربت کی ت

الہاں حرف تعریف اور اسم نکرہ پہلا اگر اس کو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے رجل ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں مگر اگر رجل خاص وہ شخص جو متکلم یا مخاطب کو معلوم ہو



## ضمائر منصوب و متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے خَرَبْتُكَ (اس کو مارا) میں ہ ضمیر مفعول ہے۔ گردان یوں آئے گی۔

| غائب          | مخاطب         | متکلم         |
|---------------|---------------|---------------|
| خَرَبْتُكَ    | خَرَبْتُكَ    | خَرَبْتُكَ    |
| خَرَبْتُكَمَا | خَرَبْتُكُمَا | خَرَبْتُكُمَا |
| خَرَبْتُكُمْ  | خَرَبْتُكُمْ  | ...           |
| خَرَبْتُكُمْ  | خَرَبْتُكُمْ  | ...           |
| خَرَبْتُكُمْ  | خَرَبْتُكُمْ  | ...           |
| خَرَبْتُكُمْ  | خَرَبْتُكُمْ  | ...           |

۱۔ اصل ضمیر کے علاوہ سے خَرَبْتُ ہونا چاہیے تھا۔ مگر اسمی کا آخر سببی ہوتا ہے۔ واسطے حفاظت فتح کے قائل ہی کے بڑھا دیا۔ اس کو زون وقایہ کہتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر و معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے خَرَبْتُكَ اور خَرَبْتُكَمَا کے بعد صرف ضمہ کی آواز دیتا ہے اِخْرَبْتُكَ :

### (۳) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ متصل ہوتی ہیں اور انکی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہینگے لَنَا۔ لَهُمَا۔ لَهُمْ۔ لَنَا۔ لَهُمَا۔ لَنَا۔ اور ضمیر مجرور متصل با اسم میں کہینگے كِتَابَهُ۔ كِتَابَهُمَا۔ كِتَابَهُمَا۔ كِتَابَهُمَا۔ كِتَابَهُمَا۔ كِتَابَهُمَا۔ تنبیہ :- ہ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اگر ماقبل اس کے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر ہی معروف کی مانند پڑھا جائے گا جیسے ہا اور اگر ماقبل ہی ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے جیسے عَلِيٍّ۔ فَيْسِرٍ۔

# سبق نمبر

## اکم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کے واسطے یہ الفاظ مقرر ہیں

|   |                |                                      |
|---|----------------|--------------------------------------|
| واحد  | تثنیہ          | جمع                                  |
| مذکر<br>ذَآئِمًا - ذَآئِمًا - ذَآئِمًا<br>ذِی - ذِی - ذِی | ذَانِ<br>تَانِ | أُولَاءِ (بالماء)<br>أُولَى (بالقرا) |

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ ہا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تشبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے

|      |      |      |       |       |
|------|------|------|-------|-------|
| مذکر | مؤنث | ہذا  | ہذان  | ہذان  |
| ہذا  | ہذہ  | ہذان | ہاتان | ہؤلاء |

اسم اشارہ قریب کے بعد ك یا لك لگانے سے ام اشارہ بعید بن جاتا ہے۔

|      |      |         |         |            |
|------|------|---------|---------|------------|
| مذکر | مؤنث | ذالك    | ذانک    | اولئک      |
| تاک  | تئک  | تَانِکَ | تَانِکَ | أُولَآئِکَ |

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تشبیہ

اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو۔

|               |                             |
|---------------|-----------------------------|
| قریب کے واسطے | بعید کے واسطے               |
| هنا - ههنا    | هنا - ههنا - ههناک - شم شمہ |

اسمائے موصول کے واسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں

|      |      |       |       |       |
|------|------|-------|-------|-------|
| مذکر | مؤنث | الذی  | الذی  | الذین |
| الذی | الذی | الذان | الذان | الذین |
| اللہ | اللہ | اللہ  | اللہ  | اللہ  |

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں مَنْ اکثر ذوی العقول کے لئے اور مَا

اکثر غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہوتا ہے :

# سبق نمبر ۱۲۳

## اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی۔  
 اسم عدد ذاتی :- وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے۔  
 اسم عدد وصفی :- وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا) اسمائے اعداد ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں۔

| صورت عدد | مذکر اسم عدد | مؤنث اسم عدد | صورت عدد | اسم عدد مذکر       | مؤنث اسم عدد       |
|----------|--------------|--------------|----------|--------------------|--------------------|
| ۱        | وَاحِدٌ      | وَاحِدَةٌ    | ۱۱       | أَحَدٌ             | أَحَدٌ             |
| ۲        | اِثْنَانِ    | اِثْنَانِ    | ۱۲       | اِثْنَا عَشَرَ     | اِثْنَا عَشَرَ     |
| ۳        | ثَلَاثَةٍ    | ثَلَاثَةٍ    | ۱۳       | ثَلَاثَةَ عَشَرَ   | ثَلَاثَةَ عَشَرَ   |
| ۴        | أَرْبَعَةٍ   | أَرْبَعَةٍ   | ۱۴       | أَرْبَعَةَ عَشَرَ  | أَرْبَعَةَ عَشَرَ  |
| ۵        | خَمْسَةٍ     | خَمْسَةٍ     | ۱۵       | خَمْسَةَ عَشَرَ    | خَمْسَةَ عَشَرَ    |
| ۶        | سِتَّةٍ      | سِتَّةٍ      | ۱۶       | سِتَّةَ عَشَرَ     | سِتَّةَ عَشَرَ     |
| ۷        | سَبْعَةٍ     | سَبْعَةٍ     | ۱۷       | سَبْعَةَ عَشَرَ    | سَبْعَةَ عَشَرَ    |
| ۸        | ثَمَانِيَةٍ  | ثَمَانِيَةٍ  | ۱۸       | ثَمَانِيَةَ عَشَرَ | ثَمَانِيَةَ عَشَرَ |
| ۹        | تِسْعَةٍ     | تِسْعَةٍ     | ۱۹       | تِسْعَةَ عَشَرَ    | تِسْعَةَ عَشَرَ    |
| ۱۰       | عَشْرَةٍ     | عَشْرَةٍ     |          | عَشْرَةٌ           | عَشْرَةٌ           |

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے ہے اور تین سے دس تک فلا قیاس مذکر کے ساتھ اور مؤنث بغیرت کے اور ۱۱ اور ۱۲ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں۔  
 اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلی جز کے ساتھ ت آئے گی اور مؤنث میں دوسری جز کے ساتھ، عشرات یعنی وہابیوں میں مذکر و مؤنث برابر ہے۔

اور ان کے واسطے یہ لفظ مقرر ہیں: - عَشْرُونَ . مِثْلَتُونَ . أَرْبَعُونَ . خَمْسُونَ . سِتُونَ . سَبْعُونَ . ثَمَانُونَ . تِسْعُونَ جب اکائیاں ان کے ساتھ ملانی جائیں تو او ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس عشرات کے بعد سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے، سینکڑے کے لئے مائۃ اور ہزار کے لئے اَلْف مقرر ہے اور ان دونوں کے ترتیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچتا ہے۔ مثلاً مائۃ اَلْف (ایک لاکھ) اَلْف اَلْف دس لاکھ) وغیرہ۔

فائدہ: - بولتے وقت اَعَاد (اکائی) کو پہلے بولیں گے پھر عشرات کو پھر مِائَات کو اور اَلْوَف سب سے پیچھے آئے گا اور ہر درجہ کے بعد وعاطفہ برسمانی جائے جیسے هَذِهِ السَّنَةُ سَنَةٌ اَرْبَعٌ عَشَرَ اَلْفًا وَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَ اَلْفٌ مِّنَ الْمُهْجَرَةِ ۱۳۱۲ھ ہجری:

اسمائے اعداد و صفی: - پہلے عدد کے سوا فاعل کے وزن پر آتے ہیں اور انکی تین تکرار و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صفیہ اسمائے اعداد ذاتی سے اس طرح آتے ہیں:

| اولیٰ مؤنث کی واسطے | اولیٰ مذکر کی واسطے | سَادِسُ مِائَاتٍ کی واسطے | سَادِسُ مِائَاتٍ کی واسطے |
|---------------------|---------------------|---------------------------|---------------------------|
| ثَانِيَةٌ           | ثَانِيَةٌ           | سَابِعَةُ                 | سَابِعَةُ                 |
| ثَالِثَةٌ           | ثَالِثَةٌ           | ثَامِنَةٌ                 | ثَامِنَةٌ                 |
| رَابِعَةٌ           | رَابِعَةٌ           | تَاسِعَةٌ                 | تَاسِعَةٌ                 |
| خَامِسَةٌ           | خَامِسَةٌ           | عَاشِرَةٌ                 | عَاشِرَةٌ                 |

اس سے آگے حادی عشر و حادی عَشْرًا وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے اعداد کسرے۔ کسر نصف کے تہائی سے دسویں حصہ تک فعل کے وزن پر آتے ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی صورت ہے۔ نِصْفٌ . مِثْلَةٌ . رُبُعٌ . خُمْسٌ . سُدُسٌ . سَبْعٌ . ثَمَنٌ . تِسْعٌ . عَشْرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسر کی تعبیر ہوتی ہے۔ جیسے حُرُوفٌ مِّنْ اَحَدٍ عَشَرَ (۱۱) وغیرہ۔

# سبق نمبر

## حروف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حرفِ عاملہ (۲) حرفِ غیر عاملہ۔

(۱) حروفِ عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں اور حروفِ غیر عاملہ کچھ نہیں کرتے، حروفِ عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ انکی تفصیل حسبِ ذیل ہے:-

حروفِ الجراء۔ تعداد میں سترہ ہیں اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں وہ یہ ہیں:-

بَاؤ۔ تَاؤ۔ كَافٍ و لاَمٍ و۔ وَاؤ۔ مُنْدٍ۔ مُذٍ۔ خَلَا  
رُبِّ۔ حَاشَا۔ مِنْ۔ عَدَا۔ فِي۔ عَنِ۔ عَلَيَّ۔ حَتَّى۔ اِلَى

تَاللّٰهِ لَاقْتُلَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کروں گا)

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا زید کا لاسد (زید شیر کی مانند ہے))

الْمَالُ لِلزَّيْدِ (یہ مال زید کا ہے)  
مَا رَأَيْتُهُ مُذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

وَاللّٰهِ لَأَخْضِرَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور مارونگا)  
مَا رَأَيْتُهُ مُذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعرات کے دن سے نہیں دیکھا)

رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٍ (میں نے قوم کو زید کے سوا دیکھا)  
جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)

رَأَيْتُ رَجُلًا كَرِيمًا لَقِيْتُهُ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی۔)

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گذرا)

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے باہر نکلا)  
زَيْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

رَأَيْتُ السَّمَكَةَ عَنِ الْقَوْمِ (میں نے تیرکمان سے چلایا)  
أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّى رَأَيْتُهَا (میں نے مچھلی کو معمر کے کھا لیا۔)

زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)  
ذَهَبْتُ اِلَى زَيْدٍ (میں زید کے پاس گیا)

فَأُذِيَ عَدَا اور خَلَا کے پہلے جب لفظ مآئے تو دونوں اسم کو نصب دیتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّحْمَةُ مَعَدَا ان زَيْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا) قَدِمَ الْقَائِلُ مَا خَلَا بَكَدَا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)۔

(۲) حروف مشتبہ بالفعل تعداد میں چھ ہیں، جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع وہ یہ ہیں:-

إِنْ بَأَنَّ - كَانَنَّ - لَيْتَنَّ - لَعَنَّ - نَامِبِ اسْمِ اَنْدَوْرَا فِعْ دَرْ خَبْرُ صَنْدِ مَا وَوَلَا

اِنْ زَيْدًا اَقَامْتُ رَتْمِيْقَ زَيْدٍ كَهْرًا هِيَ | سَمِعْتُ اَنْ زَيْدًا اِذَا هَبَّ رِيْحًا سَانِيْدًا جَانِيًا وَاللّٰهُ

كَانَ زَيْدًا اَسَدًا رُغْوِيَا زَيْدٍ شِيْرِيًّا هِيَ | لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ رُكَاشًا جَوَانِيًا وَاپْسِلَاتِي

قَامَ زَيْدٌ لَكِنْ عَمْرًا وَاجَالِسُ | لَعَلَّ اللّٰهُ يَجِدُكَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے | شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے

(۳) حروف النداء تعداد میں پانچ ہیں۔ یا۔ ایا۔ ہیا۔ آئی۔ ہمزہ۔ یا عام ہے قریب و بعید

دونوں کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ ایا۔ ہیا۔ بعید کی واسطے۔ آئی۔ ہمزہ۔ قریب کے واسطے

معوذ ان کے بعد مضموم ہوتا ہے اور اسم مضاف منصوب جیسے یا اللہ۔ یا رسول اللہ :-

(۴) حروف الشرط :- تعداد میں چار ہیں۔ اِنْ۔ كُوْ۔ كُوْلَا۔ اَمَّا۔

اِنْ تَنْصُرُوْا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔)

كُوْ لَا حَيَّةٌ لَهْلَاكُ عَمْرٍ وَاگر علی نہ ہوتا

پاس آتا تو میں اس کی عزت کرتا :-

جَاءَ اَخْوَالِكَ فَاَمَّا زَيْدٌ فَاَكْرَمْتُهُ وَاَمَّا عَمْرٌ

فَاَهَنْتُهُ (بیرے دونوں بھائی آئے زید کی تو میں نے

عزت کی اور عمرو کی ذلت کی)

(۵) حروف لواصب المضارع۔ تعداد میں چار ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں:-

اَنْ وَ كُنْ پَسْ كَيْ۔ اِذْنُ اِيْنَ چَارْ حَرْفٌ مَعْتَبَرٌ نَصْبٌ مُسْتَقْبَلٌ كُنْدَا اِيْنَ جَمْلَةٌ دَائِمٌ اِقْتِصَارٌ۔

ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے۔

(۶) حروف جواز المضارع تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں:- اِنْ وَ كَمْ

لَمَّا وَاوْلَامٌ اَمْرٌ لَّاوٌ نِيْزٌ بِنَجْ حَرْفٌ اِيْنَ جَاْزِمٌ فِعْلٌ اَنْدَ بَرِيْكِي بِي دَعَا: اِنْكَابِيَانٌ هِيَ مَضَارِعٌ كِي ذِيْلٌ هِيَ هُوْجَا كَا هِيَ :-

(۷) حرف النفي :- تعداد میں دو ہیں مَا وَاوْلَا يِهْ جَمْلَةٌ پَرْدَا خَلٌ هُوْ كَرَا سَمٌ كُوْرَفِعٌ دِيْتِي هِيَ اُوْرْ خَبْرٌ كُوْ

نصب جیسے مَا زَيْدٌ قَا مِمَّا زَيْدٍ كَهْرًا اِنْ هِيَ (اگر جُلُّ اَفْضَلٌ مِنْكَ رَتْمٌ سِيْ بِنْتَرُ كُوْنِيْ نِيْسِي)



# سبق نمبر

## حرف غیر عاملہ کا بیان

حرف عطف تعداد میں دس ہیں۔

و۔ ف۔ ث۔ ح۔ حتی۔ او۔ اما۔ ام۔ لا۔ بل۔ لیکن۔

### مثالیں

### مثالیں

قَامَ رَشِيدٌ فَمَا مَوْنٌ (رشید کھڑا ہوا پیرامون)

جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو آئے)

قَدِمَ الْقَوْمُ حَتَّى رَأَيْتَهُمْ۔

أَتَى بَكْرٌ ثُمَّ أَخُوهُ (بکر آیا پھر اس کا بھائی)

(لوگ آئے یہاں تک کہ ان کا سردار بھی)

هَذَا الْمَاجِرُ وَالْمَاشِجِرُ (یہ پتھر ہے یا درخت)

هَذَا الْإِنْسَانُ أَوْ حَيَوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)

قَدِمَ زَيْدٌ بَلْ بَكْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)

مَا قَامَ زَيْدٌ لَكِنْ عَمْرُو (زید نہیں کھڑا ہوا بلکہ عمرو)

(۲) حروف التثنية۔ تین ہیں۔ آ۔ ا۔ ما۔ ها۔

هَازَيْدٌ قَائِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

أَمَا لَا تَفْعَلُ (خبردار تم مت کرو)

(خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)

(۳) حروف الايجاب۔ پانچ ہیں۔ نعم۔ بلی۔ ای۔ اجل۔ جلی۔

نعم واسطے ثبوت ماسبق کے آتا ہے مثلاً جاء زيدٌ کے جواب میں کہا جائے گا۔

نعم بلكے واسطے اثبات نفی کے آتا ہے جیسے السُّبُّ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں بلكے یعنی انت

رَبَّنَا: ای کا استعمال تم کے ساتھ ہوا کرتا ہے جیسے اجاء زيدٌ ای واللہ:

(۴) حروف التفسير دو ہیں۔ ای۔ ان: ہومنی ای مسوب الے مکتا نادینا:

أَنْ يَا اِبْرَاهِيمُ (ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم)

(۵) حروف الردع منسب ایک لفظ کلا ہے۔ جیسے ضاربٌ زیدٌ اگلا میں نے

زید کو کبھی نہیں مارا:

(۶) حروف الاستفهام۔ دو ہیں۔ ہنہ۔ هل جیسے اجاء لک زیدٌ کیا زید تیرے

باس آیا، هل عندك دراهمٌ کیا تیرے پاس درہم ہے؟

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استقام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں ایسے  
 مَنْ - مَاذَا - أَيْ - مَتَى - أَيَّانَ - أَيْ - أَيْنَ :

مَنْ فِي الدَّائِرِ (گھر میں کون ہے) | مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے)

مَاذَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے) | أَيْ الْبِلَادِ أَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے)

مَتَى تَذْهَبُ (تو کب جائے گا؟) | أَيَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (قیامت کب ہوگی)

أَيْ لَكَ هَذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا) | أَيْنَ تَمْشِي (تو کدھر جائے گا)

(۷) حروف التخصیص والتوبيخ تین ہیں۔ هَلَّا - لَوْلَا - لَوْ مَا۔ جب یہ حرف ماضی

پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَّا أَكْرَمْتَنِي إِذْ أَوْقَدْتَ كَانِ ضَيْفَكَ

(تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)

اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَّا تَقْرَأُ فَيَتَكُونُ

عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے)

(۸) حروف مصدر دو ہیں۔ مَا - أَنْ جیسے أَتَجِدُنِي أَنْ تَضْرِبَ زَيْدًا أَيْ ضَرْبَكَ

(۹) حرف توقع (قَدْ) ہے ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تعقل

کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز کھڑی ہو گئی) | الْجَوَادُ قَدْ

يُقْسِرُونَ (سنی کبھی کبھو سہی کرتا ہے)

(۱۰) حروف التأكيد۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح فعل

اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلُ اللَّهِ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان

اور زمین میں اللہ کے سوا کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہوتے) | إِنَّ زَيْدًا الْقَائِمُ

(تحقیق زید کھڑا ہے)

## تمت

ہر قسم کی عمدہ و ارزاں درسی وغیر درسی کتب ملنے کا پتہ



- ۱ نور الایضاح مع ترجمہ نور الایضاح  
مولانا محمد میاں صاحب
- ۲ کتاب العرف
- ۳ حافظ عبدالرحمن امرتسری
- ۴ کتاب النور  
علم النور
- ۵ مولانا مشتاق احمد چٹاوی  
تاریخ اسلام کامل ۲ حصے  
مولانا محمد میاں صاحب
- ۶ سنت رسول الثقلین  
فی ترک رفع الیدین  
مولانا عبدالرشید کشمیری
- ۷ شرح مانہ عامل مع حل ترکیب کامل
- ۸ دورِ حاضر کے سیاسی اور اقتصادی مسائل  
مولانا محمد میاں صاحب
- ۹ ذوالی کی شرعی حیثیت  
مولانا اشرف علی تھانوی

ہر قسم کی درسی، غیر درسی، علمی و دینی کتابوں کے ملنے کا پتہ  
مکتبہ قاسمی  
۷۰ اردو بازار  
لاہور

- ۱ نور الایضاح مع ترجمہ نور الایضاح  
مولانا محمد میاں صاحب
- ۲ کتاب العرف
- ۳ کتاب النور  
حافظ عبدالرحمن امرتسری
- ۴ علم النور  
" " "
- ۵ تاریخ اسلام کامل ۲ حصے  
مولانا مشتاق احمد چٹاوی
- ۶ سنت رسول الثقلین  
فی ترک رفع الیدین  
مولانا عبدالرشید کشمیری
- ۷ شرح مانہ عامل مع حل ترکیب کامل
- ۸ دورِ حاضر کے سیاسی اور اقتصادی مسائل  
مولانا محمد میاں صاحب
- ۹ ذوالی کی شرعی حیثیت  
مولانا اشرف علی تھانوی

ہر قسم کی درسی، غیر درسی، علمی و دینی کتابوں کے ملنے کا پتہ  
مکتبہ قاسمی  
۷۷ اردو بازار  
لاہور

دیگر نسخوں میں باقی جانے والی کثیر اغلاط سے پاک

# کتاب الصبر

تألیف

حافظ عبدالرحمن امرتسری مرحوم

مکتبہ قاسمیہ

۱۷- اردو بازار لاہور